وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

حاشیہ جدیدہ و مضامین مفیدہ ،

تحفہ نصائح فارسی

حاشیہ اردو

مصنف

حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ مجاز حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

عبد التواب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

حسبِ فرمائش

شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد افضل خان صاحب اعظمی قادری،

مہتمم دار العلوم محمدیہ فریدیہ انوار الاسلام لودھراں (ملتان)

تحفۂ نصائح

مصنف

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ مجاز حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

محشی

حضرت مولانا محمد احمد صاحب سعیدی صدر مدرس مدرسہ عربیہ سیرانیہ کاظمیہ خانقاہ شریف

نظرِ ثانی:۔ مولانا محمد کلیم اللہ صاحب نوری رضوی۔ کوچھی والا تحصیل لودھراں

ناشر

عبد التواب اکیڈمی

بیرون بوہڑ گیٹ۔ ملتان

قیمت:۔ روپے

فہرست ابواب تحفہ نصائح معہ سرخیہائے دیگر

الحمد للہ حمداً کثیراً والشکر لہٗ بکرۃً واصیلاً والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ کثیراً کثیراً اما بعد ہر علم کے شروع کرنے سے پہلے تین چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔ تعریف موضوع۔ غرض و غایۃ علم فارسی کی تعریف یہ ہے کہ فارسی وہ علم ہے جس کے قوانین ذہن نشین کر لے سے فارسی زبان کے لکھنے پڑھنے بولنے کی مہارت پیدا ہو جائے موضوع کلمہ اور کلام۔ غرض و غایۃ فارسی لغت میں پڑھنے لکھنے کی مہارت حاصل کرنا

ا‌ے قولہٗ حمد سے حمد اور مدح مترادف ہیں بمعنی تعریف معلق بضم میم و فتح لام مشدد بمعنی لٹکا ہوا۔ اختران جمع اختر بمعنی ستارہ اور ایک فرشتے کا نام ہے جو دنیا میں پھرتا رہتا ہے اور آمین آمین کہتا رہتا ہے جس کی دعا اس کی آمین کے وقت واقع ہو وہ جلدی قبول ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

در تحمید باری تعالےٰ اعز اسمہٗ

بمعنی حمد
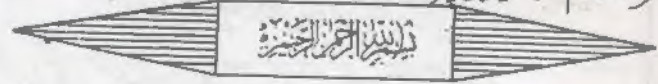
حمد ے بگویم بیعدد مر خالقِ جن و بشر
کردہ معلّق آسمان ہم اختران شمس و قمر
عظمٰے بدادہ عرش را پُر دز پا لیش طائرے
چوں برق سالے چار صد آنگہ رسد پایہ دگر
ہم آفریدہ جنتے کش عرض و طولست آنچناں
ہفت از طبق ارض و سما پیشش چو قبہ بر سپر
دنیا و جملہ آسماں ہمچوں مدوّر بیضہ
بر پاست بے تکیہ ستوں دائم بدار د در نظر
دریا و لبہا جوئے ہا کردہ رواں روئے زمین
اشجار پُر از میوہ ہا روید زمین شہد و شکر

عظمٰی بضم عین بزرگی و بلندی۔ عرش اعظم اتنا بلند ہے کہ اس کے چار رکن ہیں اور ہر رکن کے تین ہزار ساٹھ پائے ہیں (شرح) پایہ سیڑھی مراد ہے۔ آفریدہ بفاء موقوف پیدا کیا ہوا کش دراصل کہ اش تھا

۲ے عرض چوڑائی طول لمبائی قال اللہ تعالیٰ وجنۃ عرضھا السمٰوٰت والارض پ۴ طبق بفتحتین موافق و برابر لیکن یہاں مراد زمین و آسمان کے سات طبق (تہہ و درجات) ہیں قال اللہ تعالیٰ الذی خلق سبع سمٰوٰت طباقاً ۃ پ۲۹

۳ے سپر بکسر سین و فتح بار فارسی بمعنی ڈھال مدور گول بیضہ بفتح بار انڈا اور خود جو فوجی سر پر رکھتے ہیں۔ ستون بضمتین پیلپایہ سرائیکی میں کھنبہ کہتے ہیں۔

۴ے لبیا بروزن دریا بمعنی نہر لیکن یہاں لبیا سے مراد بڑی نہریں اور جوئی سے مراد چھوٹی نہریں ہیں۔ روئے زمین میدان زمین ۱۲

(فقیر محمد احمد سعیدی عفرلہٗ)

مردہ[1] اراضی جملگی زندہ کند از قطرہ ہا
از خشک میدان یکزمان ہم لعل بینی ہم خضر
سیّارگان چون شمعہا کردہ ضیا از مہر خود
روشن مزین شد سما از بہر خلقے راہبر
تسبیح[2] گویان عالمی نامی بود خاہی جماد
شایانِ این نعمت ہمہ از لطف رب بحر و بر
چیزیکہ باشد در جہان آنچیز گوید ذکر حق
تسبیح گوید ہر یکے نامی بود خواہی حجر
لیکن نمی فہمد کسے تسبیح ہر یک در جہاں
مگر آنکہ رب العالمین دارد بایں ہر یک خبر

[1] مردہ ویران قطرہ ھا بارش قولہ تعالیٰ وانزلنا من السماء ماء فاحیا بہ الارض بعد موتہا۔ لعل بفتح اول وسکون ثانی معرب ہے لال کا بمعنی سرخ اور بمعنی جوہر بھی آتا ہے۔ خضر بفتح خاء وکسر ضاد بمعنی سبز اور بکسر اول یہ ایک نبی ہیں یا ولی (علی احد القولین) کا نام ہے مزین بضم میم وفتح زاء یار مفتوحہ مع التشدید بمعنی آراستہ کیا ہوا اور بکسر یار مشددہ بمعنی حجام

[2] تسبیح قولہ تعالیٰ وان من شیئ الا یسبح بحمدہ۔ نامی نباتات جماد جمادات سے ہر گیاہی کہ از زمین روید تسبیح وحدہ لاشریک لہ گوید راہبر چنانچہ مغرب کے بعض علاقوں میں رات کو ستاروں کی راہبری سے سفر کرتے ہیں۔ ہر یکے یعنی ہر چیز اللہ کا ذکر کرتی ہے کوئی زبان قال سے کوئی زبان حال سے لیکن لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ چنانچہ فرمایا ولکن لاتفقہون تسبیحہم ۱۲۔

در نعت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

گویم درود[3] دُر فشان بر روح خاص مرسلان
آن نورِ عرش و آسمان سلطان جملہ بحر و بر
شاہِ جہان آن مصطفیٰ سلطان جملہ انبیاء
بہر شفاعت[4] ہمگنان روز جزا بند کمر

[3] درود بضمتین درود موصوف اور درفشاں صفت ہے یعنی اعلیٰ واجل مدح وثنا۔ نور قال علیہ السلام اول ما خلق اللہ نوری مدارج ج ۲ ص ۔ شہاب الثاقب صـ۱۲ شاہ ـــ وکلہم من رسول اللہ ملتمس غرفا من البحر اور شفا من الدیم۔

[4] شفاعت قال علیہ السلام شفاعتی لاھل الکبائر من امتی ہمگناں تمامی کیونکہ قیامت کے میدان میں ہر نبی کہے گا یارب نفسی یارب نفسی لیکن ہمارے مشکل کشا نبی یارب امتی امتی فرمائیں گے۔ کسی نے کیا خوب فرمایا۔

فردوس میں نبی ہمارا نہ جائے گا
جب تک ایک ایک امتی بخشا نہ جائیگا
دوزخ میں میں تو کیا میرا سایہ نہ جائیگا
کیونکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا نہ جائیگا

لولاک[1] چتری بر سرش چون چاوشان[2] پیشش رسل
تا او نباید در جهان جملہ رسل باشد بدر

شاہی ندیدم در جہان از قاف[3] تا ہم قیروان
نے در زمین نے در سما چون مصطفیٰ باشد دگر

جملہ رسل اندر زمین کردند پیدا معجزہ[4]
دو نیم شد مہ در سما بر وے چو کرد او یک نظر

رایات او ماحی شدہ جملہ رسوم کفر را
آیات او دیدند چون جملہ عرب گشتہ مقر

[1] لولاک قال اللہ تعالیٰ لولاک لما اظہرت الربوبیۃ۔ اے نبی اگر آپ کا ظہور ہم نہ چاہتے تو کوئی چیز وجود میں نہ آتی بلکہ ہماری طرف سے اظہار خداوندی بھی متصور نہ ہوتا۔

[2] چاوشان جمع چاوش بمعنی نقیب و نگہبانان یہاں مراد نوکران شاہ ہے پیشش ای پیش مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

[3] قاف ایک پہاڑ کا نام ہے جو تمام عالم کے گرداگرد ہے۔ قیروان بفتح قاف وضم راء افریقہ کے ایک ملک کا نام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس۔

[4] معجزہ بالضم وجیم مکسورہ وہ کام جو خلاف عادت ہو اگر نبی سے ظاہر ہو تو اسے معجزہ اگر ولی سے ظاہر ہو تو کرامت اگر کافر سے ظاہر ہو تو استدراج کہتے ہیں۔

فائدہ۔ معجزہ کا معنی ہے عاجز کرنے والا کیونکہ اس سے فہم عاجز ہو جاتا ہے اس لئے اسے معجزہ کہتے ہیں۔ رایات۔ جمع رایت بمعنی جھنڈا۔ آیات نشانیاں مراد معجزات ہیں ماحی مٹانے والا۔ مقر اقرار کرنے والے۔

دگرست

آفاقہا گردیدہ ام
مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام
لیکن تو چیزے دیگری

در مدح شیخ نصیر الدین محمود چراغ[5] اولیاء دہلوی، قدس سرہٗ

شیخ معظم پیر ما محمود آن صاحب قران
چون او نباشد ہیچکس ہم محتشم ہم مشتہر

عالم بعلمے ہمچو او ہرگز ندیدم مردمے (آدمی)
اندر کرامت مثل او خیزد کجا دور قمر[6]

او بود شیخ مقتدا او را جہانے مقتدے (اس کا بے حد مقتدی)
گشتند اعمیٰ سالکان چون رفت آن صاحب نظر

(اندھا)

[5] چراغ، چراغ دہلوی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بوقت ضرورت آپ کے حکم سے مرید چراغ میں تیل کی بجائے پانی استعمال کرتے تھے۔

(شرح) قران بالکسر بمعنی نزدیکی اور وہ وقت جب زہرہ و مشتری ایک برج میں جمع ہوں جو شخص اس وقت پیدا ہو اسے صاحب قران کہتے ہیں یہاں مراد سعادتمندی ہے۔

[6] دور قمر زمانہ سالکاں راہ طریقت پر چلنے والے خوش وقت خوش قسمت۔

دارد تمنّا عالمے خاکِ درش سرمہ کند
خوش وقت آن صاحبدلان گشتند اوراپے سپر[1]

اے شیخ مخدوم جہان مارا بخواہی از خدا
تا رستہ گردم از عنا[1] یابم بجنت کشک زر

بیان حال خود دعائے فرزند و سخنے چند در نصیحت

گوید ہمی یوسف[2] گدا در وعظ سخنے چند را
از بہر خلف خوش لقا بوالفتح آن نور البصر

آن رکن دین کز علم خود معمور دار رکنہا
یارب بگردان ہمچنین بپذیر داز من این قدر

از تو بخواہم بہر او علم و عمل تقوے[3] و ورع
سالک بگردان آنچنان چون او نباشد کس دگر

از صدق دل خواہم ز تو یارب بگردان پیش من
درسی بگوید بشنوم بینم جہانے پیش در

پندے بگویم بعد ازیں بشنو بہر بابے ز من
دُرّ لیست آخر بے بہا در گوش کن جانِ پدر

تحفہ نصائح[4] نام این کردم ز حق دارم رجا
کاندر نظر پاکان شود مقبول چون شیر و شکر

رنجے کشیدم مدّتے ہم دردہا چون دردزہ[5]
تا من بزادم این چنیں تحفہ منوّر نامور

یارب فضل و لطف خود گردان چنان این تحفہ را
جملہ جہان عاشق شود خوانند ہم شام و سحر

---

[1] پے سپر، بالکسر قدم سپر یعنی پیروی کرنے والے مرید عنا بالفتح بمعنی رنج کشک بضم اول و فتح ثانی مخفف ہے کوشک بمعنی محل ۱۲

[2] یوسف شیخ یوسف دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ تھے۔ شیخ نصیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اور حدیث و تفسیر کے امام تھے۔ آپ نے ۷۱۲ھ میں وفات پائی۔ ۱۲ تذکرہ علماء ہند ص ۲۵۶ مصنفہ مولانا رحمان علی صاحب۔

[3] تقوی بالفتح بمعنی ڈرنا اور مشتبہ اشیاء سے پرہیز کرنا ورع حرام اشیاء سے پرہیز کرنا درسی بگوید یعنی اے اللہ! میرے فرزند کو عالم دین بنا کر میرے سامنے طلباء کو تعلیم دے اور میں اپنے کانوں سے سنوں۔ بشنوام ہے شنیدن سے یہ خطاب فرزند مذکور کو ہے یا ہر پڑھنے اور سننے والے کو ہے

[4] نصائح یہ جمع ہے نصیحت کی اور تحفہ کا معنی ہے نادر، انوکھا، بہت خوب رجاء بفتح راء اور الف کے بعد ہمزہ ہے بمعنی امید اور بغیر ہمزہ کے بمعنی کنارہ اور راء کو مکسور پڑھنا غلط ہے۔

[5] دردزہ وہ درد جو عورت کو بچہ پیدا ہوتے وقت ہوتا ہے لیکن یہاں کنایہ ہے مشقت کثیر سے ۱۲

باب اوّل
در بیان توحید خدائے تعالیٰ عزوجل گوید

گرده چو بالغ کودکے[1] فرض ست شناس حق برو
داند یکے بیشک خدا جز او نداند کس دگر
بیشک بدان حضرت خدا مثلے ندارد شبہ ہم
ہرگز نزاده کس از و نے مادر او نے پدر
او را طعام[2] و آب و زن وقتے نباشد حاجتے
خوابی[3] نہ او را غفلتے نے شہوتی بر وئے گذر
پشتے[4] نخواہد از کس و نے مشورت با کس کند
جملہ جہاں محتاجِ او او از کس نخواہد او نصر
جوہر مرکّب جسم ہم عرض و تناہی ہم مگو
نامش[5] مخوان جز آنکہ آں صاحب شرع کرده خبر
نے کل بگوئی بعض ہم رنگے نہ گوئی نے مزه
بوئی نگوئی شکل ہم نے قد و قامت نے صور
او را نگوئی در مکاں نے عرش گوئی جائے او
نے پیش و پس نے راست و چپ نی زیر گوئی نے زبر
زنده بدان حضرت خدا شنواست او بیناست ہم
اشیاء[6] شده از خواست او ہم نور و ظلمت خیر و شر
موجود کرده عالمے مختار در ایجاد ہم
عاجز نبوده ہیچگہ وقتے نگشتہ مضطر

---

[1] کودک کیونکہ انسان قبل از بلوغت احکام شرع کا مکلف نہیں ہوتا لیکن والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو احکام شرع پر چلنے کا حکم دیں کما قال علیہ السلام مروا صبیانکم اذا بلغوا سبعاً واضربوھم اذا بلغوا عشراً۔

[2] اللہ تعالیٰ خورد و نوش کا محتاج نہیں کیونکہ یہ ممکنات فانیہ کے خواص ہیں۔ زن قال اللہ تعالیٰ ما اتخذ اللہ صاحبۃ ولا ولداً۔ [3] خوابی قولہ تعالیٰ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔

[4] پشتے مدد قولہ تعالیٰ لا یتخذ ولیاً و لا نصیراً۔

[5] نامش مسئلہ وہ نام جو کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت نہ ہو وہ ذاتِ باری تعالیٰ کے لئے اطلاق کرنا ناجائز ہے نے کل کیونکہ کل بعض رنگ، مزه، بُو، شکل قد اور صورت یہ صفات اجسام ہیں اور اللہ تعالیٰ جسم سے منزہ ہے۔ عرش الرحمٰن علی العرش استویٰ کے دو جواب ہیں ایک یہ کہ یہ آیت متشابہات سے ہے دوسرے یہ کہ استویٰ کنایہ ہے استیلاء اور غلبہ سے۔

[6] اشیاء یہ رد ہے معتزلہ کا مضطر بضم میم و فتح طاء نقصان پہنچا ہوا اور مجازاً بمعنی بے اختیار و بے چاره کے آتا ہے جو یہاں مراد ہے۔

حادثِ[1] بدان جملہ جہاں جز حق بدان کس را قدم
جملہ صفاتش ہمچناں نے شک بدان جان پدرا

گویا بدان حضرت خدا اندر ازل بر یک سخن
آمر[2] بدان ناہی بدان صیغہ یکے جملہ خبر

حرفے ندارد صوت ہم اعراب در وے نی ہجا
دانی کلامش بیشکے از جنس خاطر ہم فکر

دیدہ[3] شود حضرت خدا از بعد جنت آخرت
بینند جملہ مومناں ہر یک بدیدہ چشم سر

بکنند فرامش ہر یکی زحمت جہان نعمت جناں
مدہوش[4] جملہ مومناں از یک تجلی در نظر

رویت نباشد در مکان نے در جہت نے متصل
کیفے ندارد ایں سخن نے درک نے مثل دگر

دیدن[5] خدا در خواب ہم باشد روا اندر شرع
محکی است از جملہ سلف صد لک[6] درین دارد اثر

[1] حادث العالم متغیر و کل متغیر حادث۔ نتیجہ نکلا العالم حادث قدم بکسر قاف بمعنی قدیم القدیم مالا یکون بوجودہ ابتداءً ولا انتہاءً۔

[2] آمر و ناہی دونوں صیغے اسم فاعل ہیں یکے یعنی مثل دیگر صفات اللہ تعالیٰ کی صفت کلام بھی واحد امر ہے اگر اس کا تعلق منہی عنہ سے ہوا تو پھر نہی ہوگی اگر اخبار سے ہوا تو خبر ہوگی۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ تعدد ظاہری کلام لفظی سے ہے اور کلام الٰہی تو کلام نفسی یعنی قبیلہ معانی سے ہے۔ ہجا حروف کا ادا کرنا اور کنایہ ہے الف باء تاء وغیرہ سے

[3] دیدہ قال علیہ السلام ستروں ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر۔ ۱۲۔

[4] مدہوش چنانچہ امام محمد علیہ الرحمۃ نے سورہ یوسف کی تفسیر میں رقم فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنے جلوے سے مشرف فرمائے گا تو وہ بے ہوش پڑے رہیں گے۔ ستر لاکھ سال کے بعد حوریں عرض کریں گی۔ یا اللہ! ہمارے رفیقوں کو ہماری طرف روانہ فرما۔ جب اللہ تعالیٰ اپنا جلوہ اٹھائے گا تو مومنین عرض پرداز ہونگے کہ یا باری تعالیٰ بس ایک لحظہ دیدار سے مشرف فرمایا۔ ایک لحظہ اور تو کرم فرما۔ سبحان اللہ، لاکھ سال کو ایک لحظہ شمار کریں گے (شرح تحفہ)

[5] دیدن مسئلہ خواب میں زیارت خدا سے مشرف ہونا حق ہے لیکن یہ چیز ہر کسی کو میسر نہیں ہوتی۔ صرف اولیاء اللہ کو۔ اور شرح قصیدہ امالیہ میں مرقوم ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ ایک سو مرتبہ زیارت خدا سے مشرف ہوئے ہیں۔

[6] لک بالفتح ایک لاکھ عدد اور بیوقوف کے معنی میں بھی آیا ہے۔

باب دوم
در بیان تصدیق نمودن بدل و اقرار کردن بزبان

گر انبیا ہم نامدے نے شرع بودے در جہاں
واجب[1] شدی بر مردمان ایمان بخالق مقتدر
تصدیق دل ایمان بدان این رکن اصلی بشنوی
اقرار شد اندر زبان از بہر احکام اے پسر
تصدیق[2] گر داری بدل اقرار ناری بر زبان
باشی تو مومن نزد حق کافر بہ نزدیک بشر
گر مردی اندر جبل[3] خود نشنودہ علمے از کسے
آنجا بمیرد ہمچنان یابد عذابے در سقر
ایمان بیارد چون کسے علمی نخواند معرفت
عاصی بود آن مومنے ایمان مقلد معتبر
ہرگز[4] نیاید مومنے بیرون ز ایمان ہیچگہ
گرچہ گناہان میکند از صد کبائر بیشتر
چون کافری کو میکند صد چند حسنہ[5] طاعتے
از کفر نایداو برون گرچہ کند عد[6]د المطر
شکے نیاری شبہ ہم ایمان خود جانان[7] من
بر حق بگو من مومنم ورنہ تو باشی از کفر
دوزخ نماند مومنی جاوید لیکن چند گاہ
قدرے گناہ رنجے کشد آید برون پس زان قدر
چون تو کنی عصیان پسے نیکی بکن ہم متصل
عفوت کند حضرت خدا جملہ گنہ گردد ہدر

[1] واجب یعنی بالفرض اگر انبیاء تشریف نہ لاتے تو تب بھی عاقلوں پر مطلق ایمان علی اللہ واجب ہوتا اس لئے کہ خرد مندوں کی عقل بمنزلہ مبلغ و راہبر کے ہے کیونکہ عقل مصنوعات ظاہرہ سے صانع تک پہنچا دیتی ہے قال الامام ابو حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ لو لم یبعث الرسل لوجب علی العقلاء معرفۃ خالقہم مقتدر صیغہ اسم فاعل بمعنی قدرت والا۔

[2] تصدیق۔ ایمان کا رکن تصدیق قلبی ہے لیس فیہ احتمال سقوط اور اقرار لسانی نہیں کما لا یخفی اور اعمال صالحہ نہ جزء ایمان ہیں نہ شرط ۱۲۔

[3] جبل قال علیہ السلام اطلبوا العلم ولو کان بالصین ۱۲۔
سقر بفتحتین دوزخ کے ادنی طبقے کا نام ہے جہاں گنہگار مومن ہوں گے اور بفتح اول و سکون ثانی بمعنی شکرا۔

[4] ہرگز مسئلہ المعصیۃ لا تخرج العبد المومن من الایمان ۱۲۔

[5] حسنہ نیکی جمع حسنات آتی ہے۔

[6] عدد المطر، عدد بمعنی گنتی شمار ہندسہ مطر بفتحتین بمعنی بارش اور بکسر میم بمعنی تازگی۔ کیونکہ ایمان یعنی تصدیق اور کفر یعنی تکذیب امر قلبی ہیں اور امر قلبی اعمال جوارح (جو اس کے مخالف ہوں) سے مرتفع نہیں ہوتا۔

[7] جانان جان۔ محبوب پیارا۔ اس میں الف اور نون زائد ہیں جیسے جاوید ان میں

کفر بفتحتین جمع کافر متصل لاگو لاگ (ملا ہوا) ہدر لغو دور قال اللہ تعالی ان الحسنات یذہبن السیئات تفسیر حسینی میں ہے کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ لکھنا چاہتا ہے لیکن دائیں طرف والا فرشتہ اسے روک لیتا ہے اور کہتا ہے کہ شاید یہ بندہ توبہ کرلے یا متصل کوئی نیکی کرے اور اللہ تعالی معاف فرمادے

باب سوم ۳

در بیان عقاید و عقوبت گور گوید

در گور پرسش حق بداں بر کودکاں[۱] ہم بالغان
منکر نکیری پرسدش از وے چو غایب شد بشر
مومن کہ باشد پارسا یابد جوابے زود شاں
گویند او را خسپ تو ہمچوں عروسے شاد ور
عصاۃ[۲] بعضے مومنان گویند جواب از فضل رب
کفار را بستہ زبان دائم عذابے بیشتر
غرقہ بآبے گر شود شیری خورد یا سوختہ
او را سوالے داں یقین در گور نے ایں منحصر
در گور ضغطہ داں بحق ابرار را آساں شود
اشرار را باشد چناں چون در جوازان[۳] نیشکر
اطفال جملہ مشرکان اندر سوال از بہشت
کردہ توقف[۴] بیشکے آن شمع اُمت نامور
در گور عاصی مومنے بیند عقابے چند گاہ
کفار را در گور داں دائم عذابے بیشتر
انعام و راحت بیعدد احسان کرم در گورہا
مومن کہ باشد صالحی بیند ہمیں شام و سحر

۱ے کودکاں تثنیہ کودک (بچہ) بمعنی جمع ہے اور یہ فارسی میں کثیر الوقوع ہے۔ منکر بضم میم و فتح کاف ایک فرشتے کا نام ہے۔

فائدہ:۔ منکر نکیر ہر دو بمعنی اسم مفعول ہیں اور مشتق ہیں نکرہ (ضد معرفہ) سے بمعنی ناشناختہ متوحش۔

۲ے عصاۃ ضم عین و تخفیف صاد جمع عاصی بمعنی گنہگار اور صاد کو مشدد پڑھنا غلط ہے۔ منحصر موقوف، ضغطہ بالضم تنگی مشقت، ابرار جمع بار و بر نیک کام کرنے والے۔

۳ے جوازن بروزن خراسان بمعنی بیلنا نیشکر بمعنی گنا ؟

۴ے اطفال کافروں کے اطفال میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک اہل جنت کے خادم ہوں گے اور بعض کے نزدیک اعراف میں ہوں گے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر سکوت فرمایا ہے۔

فائدہ:۔ امام صاحب کو شمع اُمت کہنے میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے۔ قال علیہ السلام سیاتی من بعدی رجل یعرف و یکنی اباحنیفة وھو سراج امتی کتاب الفوائد ص ۵۳ مصنفہ شوکانی نجدی اور موضوعات میں علامہ علی قاری نے اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے۔

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام سیاتی من بعدی رجل یحی السنة و یمیت البدعة واسمه نعمان بن ثابت کذا فی تغییر المغنی۔

در گور باشد زندگی چوز زندگی امروز ما
کنجشک نشیند بر قبر مردہ[1] بداند مادہ نر

راحت عذابے ہر چہ ہست از نیک و بد در گورہا
دانند خلقے ہمگنان الا ہمیں جن و بشر

صورے[2] چو اوّل در دمد میرند جملہ زندگان
در صور دوم بیشکے خیزند ہر یک از قبر

صورے گرفتہ در دہاں دادہ خمی مر پشت را
یک پائی بیش و پس دگر باشد ہمیں او منتظر

اجسام عالم جملگی مجنون و عاقل کودکان
جن و شیاطین وحش ہم طیر و بہائیم در حشر

آیند حاضر جملگی ہر یک حسابے میدہند
عدلے شود بر ہمگنان ظلمی نہ بر کس نے جبر

میزاں[3] بحق داں بیشکے از بہر مومن کافران
اعمال را وزنے شود آن خیر باشد خواہ شر

نیکی گران آید اگر مصلح بدان او را ولے
مفسد شقی باشد یقین شرے گران آید اگر

پس نامہا پراں[4] شود یابند جملہ مردمان
در راست دست مومناں در دست چپ جملہ کفر

بر پشت دوزخ پل بدان خلقی رود بالای آن
از تیغ باشد تیز تر باریک دان از موئے سر

---

[1] مردہ یعنی موتی کی روح کو بدن کے ساتھ ایسا تعلق ہوتا ہے کہ وہ زائرین کو جانتے ہیں حتی کہ پرندوں کو بھی جانتے ہیں کہ ہماری قبر پر نر بیٹھا ہوا ہے یا مادہ ہمگنان بفتح اول و سکون میم و کسر کاف فارسی بمعنی ہمہ کسان یعنی تمامی لوگ۔

فائدہ:۔ جن و انس کو عذاب قبر معلوم نہ ہونے میں یہ حکمت ہے کہ جملہ حیوان یعنی جن و انس ایمان بالغیب کے مکلف ہیں۔ قبر بالفتح گور جس میں مردہ کو دفن کیا جاتا ہے۔

جبر بفتح جیم و سکون باء بمعنی زیادتی۔

[2] صور چنانچہ مروی ہے کہ اسرافیل علیہ السلام نے صور کو دائیں ران پر رکھ کر منہ میں لئے ہوئے ہیں سر آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے حکم خداوند کے منتظر ہیں۔

فائدہ:۔ پہلے اور دوسرے صور میں چالیس سال کا وقفہ ہوگا۔ یہ عالم برزخ کہلاتا ہے۔

[3] اکثر علماء کے نزدیک میزان ایک ہے جو میکائیل کے ہاتھ میں ہے۔

قال اللہ تعالیٰ فاما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ الراضیۃ واما من خفت موازینہ فامہ ھاویۃ۔ مصلح بضم میم و سکون صاد و کسر لام بمعنی نیکی کرنیوالا ولی بمعنی دوست خدا و قریب

[4] عمل نامے۔ پراں اڑنے والے خلقی بالفتح مخلوق ۱۲ واعلم پل صراط بال سے باریک تر تلوار سے تیز رات سے زیادہ سیاہ تر پانی سے زیادہ نرم اور تیس سال کی راہ ہے دس سال بالائی راہ دس سال نشیبی راہ اور دس برابر، وہاں کا ایک سال دنیا کے ہزار سال کے برابر ہے۔

بعضے چو برقے بگذرند بعضے چو باد و راکبے[1]
بعضے چو راجل میروند بعضے چو موری ہم بتر

روشن شود ہم روئے ہا بعضے چو ماہ چاردہ[2]
بعضے سیہ باشند چناں دیجور شب زو خوبتر

آید جوارح[3] در سخن بد ہد گواہی دست و پا
جملہ جہاں حیران شود مردم ز ہوشش بیخبر

ہم حوض کوثر حق بدان اندر بہشت آن چار جوے
ز آب و شیر و شہد ہم جوئے چہارم از خمر

مخلوق دان امروز تو جنت جہنم ہر دو را[4]
ایں ہر دو را با اہل خود فانی مدان اے شہ پسر

امروز مالک میکند ہیزم بدوزخ دم بدم
ہر لحظہ رضوان گوشہ سازد ہمی از مشک تر

مومن بجنت جاودان نے مرگ بیند نے خلل
کافر بسوزد ہمچنیں دائم بآتش در سقر

مومن بقدر ذنب[5] خود بیند عذاب و بعد ازاں
آید بروں جنت رود صد کشک یا بد از گہر

مومن بدوزخ چون رود آتش[6] نگردد گرد او
نقصان نہ او را در سقر الا ہمیں خوف و خطر

دوزخ بسوزد جن پری کافر چو باشد بالیقین
در نیل جنت جنیان دان اختلافے مشتہر

نومید بودن از خدا ہم ایمنے ز و کفر دان
تصدیق کاہن کفر شد از غیب چون گوید خبر

---

[1] سوار راجل پیدل مور چیونٹی بتر دراصل بدتر تھا یعنی زیادہ بُرا۔

[2] چودھویں کا چاند دیجور بالفتح و ضم ہیم و واؤ معروف رات سیاہ۔

[3] اعضاء ہوکی بالفتح خوف اور بمعنی گیسند بھی آیا ہے۔ خمر بفتح اول و سکون ثانی شراباً طہوراً۔

[4] موجود جان مالک نام داروغہ دوزخ۔ ہیزم بفتح ہاء و ضم زاء خشک لکڑی دم بدم ہر لحظہ رضوان نام داروغہ جنت۔

[5] بفتح اول و سکون ثانی بمعنی گناہ و بفتحتین حیوان کا دم۔

فائدہ:۔ جنت کے سات درجے ہیں اور دوزخ کے بھی سات طبق نام ہر ایک شرح تحفہ میں دیکھیں ۱۲
فقیر محمد احمد سعیدی غفرلہٗ

[6] آتش بالفتح و کسر تاء آگ، گرد چار طرف نیل بالفتح بروزن سیل بمعنی پہنچنا و پالینا یعنی کافر جن پری کے دوزخ جانے میں علماء کا اتفاق اور مومن جن پری کے بہشت جانے میں اختلاف ہے۔

اللہ کی رحمت سے ناامیدی کرنا اور اس کے عذاب سے بے خوفی کرنا کفر ہے بلکہ مومن کو چاہیئے کہ وہ امید اور خوف کے درمیان میں رہے۔ کاہن نجومی۔

ہرگز نباشد اولیا چوں انبیاء در مرتبہ
نے از فرشتہ ہیچکس باشد چو ایشان اے پسر

زہاد جملہ اولیا باشند افضل از ملک
جز از خواص چار کس ہر چار ایشان نامور

جز انبیاء اولیاء زہاد و صالح مردمان
فضلے ندارد بر ملک دیگر عوامے از بشر

ہرگز نباشد ہیچکس پس انبیاء بوبکرؓ چوں
از بعد او حضرت عمرؓ ہم بعد او عثمانؓ شمر

از بعد او حیدر بدان کو بود شاہی در جہان
مسلم شوی سنی ہمی از رفض گردی پاک تر

افضل خدیجہؓ از زنان پس عائشہؓ افضل بدان
افضل ز جملہ دختران ہم فاطمہؓ زہرا شمر

سخنے نگو در حق کس از صحب احمد مصطفےٰ
سیار دانی ہر یکے نے ہمچو شان کس راہبر

گواہی بدہ کیں دہ نفر از اہل جنت بیشکے
بوبکرؓ و عثمانؓ و علیؓ دانی چہارم شہ عمرؓ

سعدؓ و سعیدؓ و طلحہؓ دان ہم بو عبیدہؓ ہمچنین
دانی زبیرؓ او شد نہم عبد الرحمانؓ نامور

میثاق را بر حق بدان ز آدم ذراری جملگی
منکر مشو تو زین سخن تا رستہ گردی در حشر

لیکن بدان کین ہم شود از خواست ایزد لم یزل
فحش و خطا و عیب ہم آنہا مدان از کس دگر

ـــہ اولیاء اللہ اگرچہ ریاضت و مجاہدہ نفس میں درجہ کمال کو پہنچے ہوتے ہوتے ہیں لیکن پیغمبر کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے کیونکہ انبیاء گناہ صغیرہ سے قصداً اور کبیرہ سے مطلقاً معصوم ہوتے ہیں۔ زہاد بالضم و تشدید جمع زاہد بمعنی پرہیزگار مسئلہ زاہدین لوگ سوائے چار معروف فرشتوں کے سب سے افضل ہیں۔ ورسل البشر افضل من رسل الملئکۃ ورسل الملائکۃ افضل من عامۃ البشر وعامۃ البشر افضل من عامۃ الملائکۃ شرح عقائد ۱۲

ـــہ مسئلہ جیسے خلافت ہے ایسے ہی فضیلت ہے یہ فضیلت نماز و روزہ سے نہیں بلکہ قوت ایمان سے ہے (شرح عقائد)

ـــہ خدیجہ بروزن نتیجہ والدہ حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ صحب جمع صاحب و اصحاب جمع الجمع ہے۔

ـــہ دہ بالفتح بمعنی دس عدد نفر بفتحتین آدمیوں کی وہ جماعت جو تین سے لیکر دس تک مشتمل ہو

ـــہ میثاق بالکسر عہد و پیمان کما قال اللہ تعالیٰ الست بربکم قالوا بلیٰ۔ ذراری بروزن فعالیل جمع ذریت بمعنی اولاد و نسل آدم علیہ السلام منکر صیغہ اسم فاعل رستہ بفتح راء بمعنی صف و قطار مجازاً رہائی یافتہ بالضم بمعنی اگاہ ہوا و حکم شدہ و بالکسر بمعنی کاتنا

تو نار و جنت عرش را کرسی و ہم لوح و قلم[1]
موجود آن مخلوق ہم فانی مدان و منکسر
در لوح مرقوم آنچہ شد زان خشک و فارغ شد قلم
جز آن نیاید ہیچگہ ہرگز نہ گردد خامہ تر
بر بادشاہان ہیچگہ بیرون میا تیغے مکش[2]
بکنند ظلمے گرچہ شان صد گونہ یا جور و جبر
غزوی بکن با باغیان زیر علم سلطان خود
باغی چو بینی شد کسے او را بکش تعجیل تر[3]
رخصت بدان اندر سفر افطار افضل صوم دان
جائز نگویم در سفر اندر نماز الا قصر
ہر چارگانہ فرض را باید کہ دوگانہ کنی،
در و تر سنت ہیچگہ ہرگز مکن قصر اے پسر
باید گزاری جمعہ را[4] پس ہر کہ باشد نیک و بد
مسحے مکن بر موزہا باشی بخانہ یا سفر
میدان شفاعت[5] بر حق است ابرار مر اشرار را
خواہند از حضرت خدا آرند بیرون از سقر
ز بہر مردہ[6] زندگان بدہند صدقہ یا دعا
گردد عذابے دور شان یابند راحت بیشتر

[1] بروزن مفعول لکھا ہوا۔ خامہ قلم و نیزہ لکھنے والا۔
[2] میامت آمکش بفتحتین نہ کھینچ جور و جبر بفتح جیم و سکون باء جور وہ ظلم جو مطلقاً مال چھین لیا۔ جبر وہ جو اکراہ کے ساتھ مال چھین لیا جائے۔ غزوی وہ جنگ با کافران جس میں نبی یا امام وقت موجود ہو تم بفتحتین جھنڈا بکش
[3] بضمتین قتل کر رخصت بالضم اجازت جو دو قسم ہے اوّل جس میں بندہ مختار ہے جیسے سفر میں روزہ رکھنا۔ دوم جس کے خلاف کرنا بدعت ہے جیسے سفر میں نماز کی اجازت۔
[4] مسئلہ یجوز الصلوٰۃ خلف کل بر و فاجر وعلی کل بر و فاجر (ای الجنازۃ) بشرطیکہ وہ ارکان و احکام نماز جانتا ہو اور متبدع بد مذہب نہ ہو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی حجاج کے پیچھے نمازیں پڑھتے تھے (جوہرہ صـ[illegible])
[5] مسئلہ شفاعت الابرار والاخیار لاھل الکبائر والاشرار حق است ۱۲۔
بکسر اول و ثالث نام خدا تعالیٰ منکسر بضم میم و فتح کاف و سین بمعنی ٹوٹا ہوا مسئلہ اہل سنت سات چیزوں کے بقا کے قائل ہیں چھ چیزیں تو مصنف علیہ الرحمۃ نے ذکر کر دیں۔ ساتویں ارواح کا ذکر بوجہ شہرت ترک کر دیا۔

[6] بدنی اور مالی عبادات کا ثواب مسلمان میت کو بخشنا جائز ہے اور پہنچتا ہے جس کا جواز قرآن و حدیث و اقوال فقہاء سے ثابت ہے اور حدیث قال علیہ السلام المیت فی القبر کالغریق المتغوث ینتظر دعوۃ تلحقہ من اب او ام او اخ او صدیق فاذا الحقتہ کان احب الیہ من الدنیا و ما فیہا وان اللہ تعالیٰ لیدخل علی اھل القبور من دعاء اھل الارض (مشکوٰۃ صـ۲۰۶) اسی سے سے فاتحہ، تیجہ، دسواں، چالیسواں جس کے بارے چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے لئے تیسرے، ساتویں اور چالیسویں دن اور چھٹے ماہ اور سال بھر بعد صدقہ دیا۔
(انوار ساطعہ جامع الفتاوی صـ۱۴۲ وحاشیہ خزانۃ الروایات)

اشعۃ اللمعات باب زیارت قبور میں ہے. تصدق کردہ میشود از میت بعد رفتن او از عالم تا ہفت روز. اسی باب میں آگے فرماتے ہیں وبعض روایات آمدہ کہ روح میت می آید خانہ خود را شب جمعہ پس نظر میکند کہ تصدق کنند از وے یا نہ شاہ ولی اللہ کا بھی تجربہ سوا چنانچہ شاہ عبدالعزیز نے اپنے ملفوظات عزیزی میں مکتب ہے، روز سوم کثرت ہجوم مردم آن قدر بود کہ بیرون از حساب است الخ فتاوی عزیزیہ صفحہ ۴۵ میں ہے طعامیکہ ثواب آن نیاز حضرت امامین نمایندبراں قل وفاتحہ ودرود خوانند متبرک میشود اور اسی فتاوی صفحہ ۴۱ پر ہے مالیدہ وشیر برائے فاتحہ بزرگ بقصد ایصال ثواب بروح الشیان پختہ بخورانند جائز است اور حاجی امداللہ صاحب مرحوم فیصلہ ہفت مسئلہ میں فرماتے ہیں نفس ایصال ثواب ارواح اموات میں کسی کو کلام نہیں اور آگے فرماتے ہیں. گیارہویں حضرت غوث پاک دسواں بیسواں، چہلم ششماہی سالیانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ عبدالحق اور شرمی حضرت شاہ بوعلی قلندرؒ اور علاوہ شب برات و دیگر طریق ایصال ثواب کے اسی قاعدہ پر مبنی ہیں حضرت حاجی صاحبؒ کے اس کلام سے بالکل فیصلہ ہوگیا۔

مشکل چو کارے مرترا آید گہے میکن دعا[1]
مغز عبادت دان دعا دارد دعا جانان اثر
دانی قیامت را نشان دجال دیگر دابہ ہم[2]
عیسے فرود آید کشد دجال را از پشت خر

[1] قال علیہ السلام ان ربکم حیی کریم یستحی من العبد اول دفع یدیہ ان یرد صفراً ۔

[2] دجال جو لمبے قد والا اور ایک آنکھ سے کورہ ہوگا. نزد قیامت گدھے پر سوار ہوکر جزیرہ شام ویمن سے آئے گا اور چالیس دن میں حرمین طیبین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کریگا چالیس دن میں پہلا دن ایک سال دوسرا ایک مہینہ تیسرا ایک ہفتے کے برابر ہوگا. باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہوں گے اس کے ساتھ ایک باغ ہوگا اور ایک آگ ہوگی جس کا نام جنت و دوزخ رکھے گا جہاں جائے گا یہ بھی ساتھ جائیں گی اور خدائی کا دعوی کرے گا. جو تصدیق کریگا اسے جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اسے دوزخ میں. یہ ظاہرا تو باغ اور آگ نظر آئے گی حقیقۃً معاملہ برعکس ہوگا اور بھی کئی شعبدے دکھائے گا وہ مدینہ منورہ جانے کا ارادہ کرے گا لیکن ملائکہ اس کا منہ پھیر دیں گے البتہ مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے جس سے کافر لوگ باہر بھاگ کر اس کے ساتھ مل جائیں گے اس کے ساتھ یہودیوں کی فوجیں ہوں گی جس کی پیشانی پر ک. ف. ر یعنی کافر لکھا ہوگا. وہ ساری دنیا سے گھومتا ہوا ملک شام میں جائے گا. اس وقت حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر نزول فرمائیں گے صبح کا وقت ہوگا. نماز فجر کے لئے تکبیر ہوچکی ہوگی. امام مہدی اس جماعت میں موجود ہوں گے. ان کو امامت کا حکم دیں گے. ادھر دجال خبیث حضرت عیسی علیہ السلام کے سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے وہ بھاگے گا. آپ اس کا پیچھا کریں گے اور اس کی پشت پر نیزہ مار کر فی النار کردیں گے (بہار)

[3] دابۃ الارض بھی قیامت کی نشانی ہے یہ ایک جانور ہے جو مسجد حرم سے نکلے گا اس کے ہاتھ میں عصا موسیٰ اور انگشتری سلیمان علیہ السلام ہوگی. عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی نشان بنائے گا اور انگوٹھی سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ نشان اس وقت تمام کے تمام کافر و مسلم علیحدہ ہوجائیں گے یہ علامت کبھی نہ بدلے گی جو کافر ہے وہ ہرگز ایمان نہ لائے گا جو مومن ہے وہ ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا (بہار)

یاجوج ماجوج[1] ہم پیدا شود اندر جہان
سرہا ئے بعضے آسمان باشند و بعضے یک شبر
از سوئے مغرب شمس را باشد طلوع بے نزاع
بستہ شود در توبہ را آندر کہ باشد سر بسر
عاصی کہ باشد زود تر توبہ کند کردہ گناہ
لیکن ندامت آنزمان ہرگز نیاید کارگر
کثرت زنان اندر جہان دانی قیامت را نشان
بر اسپ[2] چون بینی زنان آید قیامت زود تر
دیگر نشانی علمہا خوانند خلقے بے عمل
ساجد بہ بینی اند کے مسجد بیابی بیشتر
مشغول بینی در بنا[3] خلقے شدہ از جان و دل
مرگے بخواہی آنزمان مردن ہمیں بہتر شمر!
محمود احمد تاج دیں مزدور بینی ہر طرف
شادی قبولا زیر کا مقطع شدہ ہم مشتہر
اہل بوادی[4] روستا چوپان شبان ہم جفتران
کفشے نہ گاہے پائے شان پگے نبودہ شان بسر
دانی قیامت را نشان ایشان چو بینی شہرہا
مشغول گشتہ در بنا ہر یک بقصر مفتخر
غسل و وضو نے کار شان نے ذکر حق اندر زبان
نے در نماز و نے دعا نے پاک تن لے شہ پسر

[1] یہ دو فرقے ہیں جو یافث بن نوح کی اولاد ہیں۔ جب دیوار سکندر جو مشرق میں ہے ٹوٹے گی۔ یہ لوگ باہر آئیں گے جو چیز سامنے آئے گی اسے کھائیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بد دعا سے مر جائیں گے لیکن ان کے مرنے سے ملک میں بدبو پھیل جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دعا فرمائیں گے آسمان سے پرندے آئیں گے انہیں مشرق کی طرف کہیں دور جا پھینکیں گے ان کے جو تیر کمان ہوں گے پانچ سال تک مخلوق اس کی لکڑیاں جلائیں گے (شرح) شبر بالکسر ایک بالشت

[2] قال النبی علیہ السلام سیاتی فی آخر الزمان نساء یرکبین علی السروج کاشباہ الرجال فانھن ملعونات ۱۲۔

[3] بکسر اول و فتح ثانی عمارت مقطع بضم میم و سکون قاف و کسر طاء بمعنی حاکم و فتح طاء بمعنی جاگیردار۔

مشتہر بضم میم و سکون شین و فتح ہاء مشہور۔

فائدہ:۔ مراد مصنف علیہ الرحمۃ محمود احمد سے اچھے نام اور شادی قبولا سے رذیل نام ہیں

[4] جمع بادیہ بمعنی جنگل روستا قریہ عطف ہے بوادی پر شبان بالفتح بکریاں چرانے والے جفتران بالضم گلہ بان۔ پگے بالفتح دستار۔

بابِ چہارم

در بیان علم و تعلیم و فضل آن میگوید

برسنگِ[1] خارا نقش دان علمیکه خوانی در صغر
برآب دان آن نقش را علمیکه خوانی در کبر

قرآن بخوان تفسیر ہم آموز خط صرف و لغت
نحو و معانی با بیان توحید ہم فقہ و خبر

علمے بخوان کان مرترا نافع بود منجی شود!
جنّت بیابی حور ہم باشد خلاصی[2] از سقر

علمے کہ خوانی بہرِ حق بیشک ترا منجی بود
نے بہرِ فتوی نے قضا نے بہر نان چیزے دگر

علمیکہ خوانی بہرِ حق دان سود خود آن علم را
علمی کہ نبود بہر حق زان علم بینی صد ضرر

گر علم خوانی بہر آن تا صدر شینی[3] مرتفع
آن علم دان چوں کسبہا ال کسب زان بہر شمر

حیلہ نیاموزی گہی منکر نگردی از حیل
از شرع بیرون پای خود ہرگز نیاری اے پسر

چوں دوست داری علم را یا عالمے متعلمے[4]
پاکیزہ گردی از گنہ گنہے کہ کردی در عمر

وقتیکہ بینی طالبے مر علم را یاری بکن
جنت بیابی از خدا کلکے[5] دہی گر منکسر

---

[1] پتھر سخت صغر و کبر بکسر اول و فتح غین در اول و فتح با، در ثانی بمعنی بچپن و بڑھاپا۔ خط یعنی علم کتابت منجی بضم میم و فتح نون و کسر جیم صیغہ اسم فاعل بمعنی نجات دلانے والا۔

[2] خلاصی بفتح رہائی۔

[3] مخفف ہے نشینی کا۔ حیل بکسر اول و فتح ثانی جمع حیلہ کی ہے و بفتحتین بمعنی قوت

فائدہ۔ حیلہ کرنے یا نہ کرنے میں کسی کا حق تلف ہونے کا اندیشہ ہو تو حیلہ کرنا مکروہ ہے اور اگر کسی کا بھی حق تلف نہیں ہوتا تو باک نہیں جائز ہے۔

[4] طالب علم قال علیہ السلام من احب العلم والعلماء لم یکتب علیہ خطیئۃ فی ایام حیواتہ یاری مدد

[5] کلک بالکسر ہر وہ شے جو اندر سے خالی ہو۔ مجازاً قلم مراد ہے قال علیہ السلام من اعان عالما او متعلما ولو بقلم مکسور وجب الجنۃ۔

گر علم خواند مردمی بکند عبادت اندکے[1]
باشد ز خاصان نزد حق وز عابدان نزدیکتر
فضلیکہ دارد عالمے[2] بر عابدان ہم زاہدان
چون فضل احمد مصطفےٰ بر کم کمینہ از بشر
با عالمان نسبت مکن[3] عابد کہ تنہا خویش را
خواہد خلاصی از خدا عالم خلاصی صد نفر
شو خاکپائے عالمان تا جائے یابی در جنان[4]
شو دور تر از جاہلان تا تو نسوزی در سقر
مقصود از علمت عمل درس و قضا مقصود نی
علمی کہ باشد بے عمل دانی کمانے بے وتر[5]
علمی چو حاصل شد ترا ترس از خدا التقوی بکن
ورنہ تو باشی دزد[6] دین ہم راہزن ہم حیلہ گر

باب پنجم
در احکام قضائے حاجت و وضو و تیمم و غسل گوید

چون تو قضا حاجت روی زودرے بکن بپائے چپ[1]
ہم سوئے قبلہ رو مکن ہم پشت نارائے نامور
چون بول و غائط مر ترا زحمت دہد در حال کن
گر تو بداری ساعتی صد رنج بینی صد ضرر[2]

---

[1] قال علیہ السلام قلیل العلم مع العمل خیر من الکثیر العلم مع الجہل ۱۲
[2] قال علیہ السلام فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ۱۲
[3] یعنی عالم کو عابد پر قیاس نہ کر۔
[4] قال علیہ السلام یبعث المرء مع من احب۔
[5] وتر بفتحتین بمعنی زہ کمان قال علیہ السلام العلم بلا عمل کقوس بلا وتر ۱۲۔
[6] دزد بالضم چور راہزن، ڈاکو قال علیہ السلام العلماء امناء الرسل مالم یخالطوا السلاطین والامراء فاذا خالطوھم فانھم سراق الدین وقطاع الطریق ۱۲۔
فقیر محمد احمد سعیدی غفر لہٗ

---

[1] چپ بائیں طرف مسئلہ قضاء حاجت کے وقت یہ چیزیں نہ کرنی چاہئیں دست بازی[۱] زمین پر لکیریں کھینچنا۔ امور آخرت[۲] وعلم پر فکر کرنا۔ چند جگہ پیشاب نہ کرنا چاہیے۔ راستے[۱] پر نہر کے کنارے، پھل دار[۳] درخت کے نیچے۔ وہ درخت[۴] جہاں لوگ سایہ میں آرام کرتے ہوں۔ قبرستان[۵] میں۔ سوراخ[۶] میں۔ چنانچہ ایک آدمی نے سوراخ میں پیشاب کیا تو اس سے ایک جن نکلا اور اس کو ہلاک کر دیا (حاشیہ طحطاوی صفحہ ۳۰) پانی کھڑے[۷] ہوتے یا چلتے میں۔ جوتے[۸] میں۔ خاکستر میں۔ مسئلہ۔ بیت الخلاء میں سر سے ننگا نہ جائے۔

فائدہ:۔ مخرج کو صاف کرنے کا نام استنجاء اور ذکر سے صاف کرنے کا نام استبراء ہے۔

[2] بالفتح و بالضم بمعنی نقصان۔ مسئلہ روزے دار کو استنجاء کرنے کے بعد مخرج یعنی مقعد کو صاف کر لینا چاہیئے۔
مسئلہ۔ ازار بند بائیں ہاتھ سے کھولنا چاہیئے۔

چون در قدم جا[1] میروی اوّل بنه هم پای چپ
گر با تو باشد کاغذے آن دور کن با خود مبر

دائم تو باشی با وضو جامه نداری ریم گین
چون تو شوی هم بیوضو در حال کن تعجیل تر

وقتیکه گردی بیوضو نظری مکن بر مصحفے[2]
نظرے مکن در آسمان سیاره نی شمس و قمر

نی سوئے کعبه کن نظر نے سوئے روی عالمان
نی ذکر گوئی نی سبق نی روئے مادر نے پدر

نی رد سلامی هم کنی نے اندر آئی مسجدے
نی خواب بکنی نے خوری تجهیز[3] میت هم سفر

این جملگی آداب دان اجرے بیابی از خدا
بکنی تیمم یا وضو آنکه عبادت اے پسر

مصحف نگیری بی وضو مسجد نیائی هم جنب[4]
بزه گار گردی مبتلا هم فاقه بینی هم فقر

آب منی ظاهر چو شد با دفق[5] و شهوت جا من
یا حشفه غائب چون شود اندر فرجے یا دبر

انزال باشد خواه نے فرضی بدانی غسل را
وطی بهائم مرده هم انزال آنجا معتبر

چون از نفاس و حیض هم پاکی به بیند عورتے
پاکیزه بکند غسل او این غسل را فرضی شمر

سنت بدان غسل جمعه در عید هر دو عرفه[6] هم
بر مرده هم واجب شده غسلی بده پاکیزه تر

---

[1] مسجد میں داخل ہونے کے وقت اور تمام اعمال میں اس کے برعکس عمل کرے۔ قدم جا: بیت الخلاء، ریمگین ناپاک و بدبودار۔

[2] بضم میم وسکون صاد و فتح حا، وہ چیز جس میں صحیفے و رسائل جمع ہوں اسی نسبت سے قرآن مجید یہاں مراد ہے۔

[3] بروزن تجویز میت و عروس کے لئے اسباب تیار کرنا۔ یہاں مراد کفن دفن و غسل میت ہے۔ آداب مستحباب۔

[4] بفتحتین مرد بے غسل و بفتح اوّل و سکون ثانی بمعنی پہلو و کنارہ۔ بزہ بفتحتین بمعنی گناہ و بضم اوّل میوہ خوشبودار۔
مسئلہ: مسجد میں جنب والے کا آنا مکروہ ہے۔ مگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے شرط نہ تھی۔ (فتاویٰ عالمگیری حجۃ اللہ علی العالمین) ۱۲
(فقیر محمد احمد سعیدی غفرلہٗ)

[5] دفق بالفتح بمعنی منی کا ٹپکنا۔ دبر: پشت و پیچھا، ہر شئی کا مجازاً مقعد جو یہاں مراد ہے۔ نفاس: وہ خون جو بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کو آتا ہے۔ حیض: وہ خون جو ہر ماہ عورت کو آتا ہے۔

[6] بفتحات ثلثہ یوم نہم ذوالحج۔ مسئلہ: جمعہ و عیدین نانویں ذوالحج کا غسل سنت ہے۔ مسئلہ: میت کو غسل دینا اہل اسلام پر واجب ہے۔

چون پیش آید حاجتی[1] از جان و دل غسلی بکن
مسلم چو گردد کافرے وان غسل آن ہم دوستر
ہر عضو را میشو بگو کلمہ شہادت بارہا
بیشک شوی پاک از گنہ جنت درآئی در حشر
مسواک را در ہر وضو دائم[2] بکن در صوم ہم
خوشبو بکن تو جامہ ہم گردی معطر در بشر
در ریش و سبلت[3] شانہ کن یابی امان از دام غم
در سینہ گردان شانہ را ابرو بکن ہم فرق سر
یکساں تیمم ہر دو را محدث بود خواہی جنب
چون تو نیابی آب را یا سرد باشد یا خطر
از جنس ارضی ہرچہ ہست از خاک ریگ و سرگچ
سازی تیمم در نقع گر خاک باشد خوبتر
در غسل کردن ہم وضو سخنے مگو با ہیچکس
فارغ شوی چون از وضو میخوان ہمی سورہ قدر
پیش از سخن بگزار چون از حق بخواہی حاجتی
گردد روا آن حاجتت فی الحال یابی زود تر

[1] نماز حاجت یہ ہے کہ در شب جمعہ غسل کردہ دو رکعت نماز نفل برائے حاجت ادا کرے۔ اوّل رکعت میں سورہ کافرون دس بار ثانی میں اخلاص دس بار بعد سلام سر سجدے میں رکھکر دس بار ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ الخ دس بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر دس بار یا غیاث المستغیثین اور دعا مانگے۔ انشاء اللہ جو حاجت ہوگی بر آئے گی۔

[2] دائم سے مراد عموم احوال ہے۔
مسئلہ: مسواک چھنگلیا انگلی کے برابر موٹا ہو اور ایک بالشت لمبا اس سے کم بھی جائز ہے مگر زیادہ نہ ہو کہ وہ مرکب شیطان ہے۔ اگر مسواک نہ ہو تو سبابہ و ابہام اس کے قائم مقام ہے

[3] سبلت بفتحات ثلثہ موئے لب فرق بالفتح مانگ سر محدث بضم میم و سکون حا و فتح دال بے وضو نقع گرد و غبار
مسئلہ۔ وضو میں یہ دعائیں پڑھنا مستحب ہیں کلی کے وقت اللھم اعنی علی تلاوۃ القرآن و ذکرک و شکرک و حسن عبادتک اور ناک میں پانی ڈالتے وقت اللھم ارحنی رائحۃ الجنۃ ولا ترحنی رائحۃ النار اور منہ دھوتے وقت اللھم بیض وجھی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ اور داہنا ہاتھ دھوتے وقت اللھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا اور بایاں ہاتھ دھوتے وقت اللھم لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظہری سر کا مسح کرتے وقت اللھم اظلنی تحت عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک کانوں کا مسح کرتے وقت اللھم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اور گردن کا مسح کرتے وقت اللھم اعتق رقبتی من النار اور داہنا پاؤں دھوتے وقت اللھم ثبت قدمی علی صراطک المستقیم یوم تزل الاقدام اور بایاں پاؤں دھوتے وقت اللھم اجعل ذنبی مغفورا وسعی مشکورا وتجارتی لن تبورا الخ۔ بعد ختم وضو آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کلمہ شہادت پڑھے پھر یہ کہے اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین۔ مسئلہ۔ ہر عضو دھوکر ہاتھ پھیر لینا چاہیئے تاکہ بوندیں نہ ٹپکیں۔ قطروں کا مسجد میں ٹپکنا وغیرہ مکروہ تحریمی ہے

باب ششم ۶

دربیان نماز واحکام او میگوید

داری بپا اوقات را در ترک آن ملعون شوی
تارک مصر[1] کافر بدان هم جای او دوزخ شمر

چون تو کنی دو وقت را یکجا جمع در روز و شب
محبوس مانی یک حقب[2] اندر جهنم هم سقر

چون تو گزاری فجر را سخنے مگو با هیچ کس!
تا در طلوع میخوان دعا گردی تو شخصی معتبر

گردی بدوزخ سوخته آنجا بمانی سالها
چون تو کنی ترک جمعه[3] خمس جماعت اے پسر

چون بشنوی بانگ اذان ساکت شوی سخنی مگو
مشغول هر کاری مشو میکن اجابت[4] نامور

ترک اجابت چون کنی یا خود سخنگوئی در آن
آید بلاها پیش تو در هر زمان تعجیل تر

بر پای داری چاشت را اشراق هم ناغه مکن
گردی تونگر بیشکے یابی بسے از مال و زر

وقت تهجد نیم شب بگذار تو از صدق دل
حق را ببینی بیشکے ایمن شوی از شور و شر

---

[1] قائم مُصِر بضم میم وکسر صاد مشدد بمعنی اصرار کرنے والا (انکار کرنے والا) محبوس بروزن مفعول بمعنی بند و قید۔

[2] بضم حا و بفتحتین ۸۰ سال اور ایک دن وہاں کا دنیا کے ہزار سال برابر کا ہوگا۔ مسئلہ: جمع بین الوقتین فعلاً جائز اور وقتاً سوی عرفات و مزدلفہ کے ناجائز۔

[3] قال علیہ السلام لا یترک الجماعة الا المنافق قال علیہ السلام من صلی خمس اوقات فی الجماعة اعطاہ اللہ اجر الف شہید ۱۲۔

[4] مسئلہ: جب اذان سنے تو جواب دینے کا حکم ہے یعنی مؤذن جو کلمے کہے اس کے بعد سننے والا بھی وہی کلمے کہے مگر حیّ علی الصلوٰة و حیّ علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولا قوة الا باللہ کہے۔ الصلوٰة خیر من النوم کے جواب میں صدقت و بررت و بالحق نطقت کہے۔ مسئلہ: جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لئے سلام کلام اور جواب سلام تمام اشغال موقوف کر دے۔ یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت بھی موقوف کر دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے۔ یوں ہی اقامت میں۔ مسئلہ: جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے۔ اس پر معاذاللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے (فتویٰ رضویہ) مسئلہ: مؤذن جب اشهد ان محمد رسول اللہ کہے تو سننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دیکر آنکھوں سے لگائے اور کہے قرة عینی بک یا رسول اللہ اللهم متعنی بالسمع و البصر (ردالمحتار شامیؒ) قال علیہ السلام من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابهامیہ علی عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیامة وقائدہ الی الجنة جوہر جلالی موضوعات کبیر وکذا فی الترغیب ۱۲

نعمت بیابی بیکراں[1] گر تو بخیزی آن زمان
آنوقت وقت خاصگان ہرگز نیابی جز سحر
چون تو گزاری وتر را سخنے مگو با ہیچ کس
فارغ چو گردی از عشا[2] بستر بیاری پشت سر
چون تو بخواہی دوستی با حق کنی باید کہ تو
مشغول باشی صبحدم سازی وضو وقت سحر
از فرض چون فارغ شوی غفران[3] بخواہی بعد ازان
تا چون نماز مصطفٰے گردد نمازت نامور
چون از نماز آئی برون فی الحال تو کرسی بخوان
مشتاق تو گردد جنان ہم حور یابی ہم قصر
حاضر شوی چون بشنوی مردہ کسی از اہل دیں
حاضر شدن یابی جزا در ترک بینی صد ضرر
برپائے داری جمعہ را ترکش نداری ہیچگہ
باشد امیری ظالمی باغی بود یا دادگر
میگو اذان اوقات را ضائع مکن اے جان من
یابی جزا بے حد و عد[4] اینجا نگیری مزد اگر
مزدے مگیر امروز تو فردا جزا ضائع مکن
باشد امامت یا اذان تعلیم یا چیزے دگر

[1] بے کراں بے انتہا سحر بالکسر بمعنی جادو و بفتحتین وقت آخر شب چنانچہ شیخ شہاب الدین سہروردی کے اوراد میں ہے اگر کوئی آدمی تہجد گزار ہو تو وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا اور دنیا میں کبھی محتاج نہ ہوگا ملخصاً من شرح تحفہ۔

[2] عشاء ہمزہ کے ساتھ بکسر اول وقت نماز عشاء و بالفتح وہ کھانا جو رات کے وقت کھایا جائے و بفتح اول بلا ہمزہ بمعنی شبکوری مسئلہ۔ عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے لیکن نمازی کے لئے استراحۃ اجازت ہے خاص کر رمضان المبارک میں۔

[3] غفران بالضم بخشش قال علیہ السلام من قرء آیۃ الکرسی دبر کل صلوٰۃ مکتوبۃ لم یمنعہ من دخول الجنۃ الا الموت۔ مشتاق خواہشمند۔ مسئلہ فرض عین ہو یا کفایہ مطلقاً ہر فرض نماز کے بعد دعا مانگنا سنت ہے دیکھو صلوٰۃ مسعودی و ترغیب میں ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی کہ نبی پاک فرضوں کے بعد جن کے بعد سنتیں ہیں بس اتنی دیر فرماتے کہ یہ دعا مانگتے اللھم انت السلام و منک السلام الخ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ بعد ہر نماز دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا امام و قوم اور منفرد کے واسطے سنت ہے کما قال علیہ السلام اذا فرغ العبد من صلوٰتہ ولم یشتغل بدعاء فخذ وا صلوتہ و اضربوا علی وجھہا (شرح کیدی)

[4] بے حد و عد بے شمار۔ مزد بالضم میم بمعنی اجرت و مزدوری۔ مسئلہ متقدمین کے نزدیک مؤذن امام و معلم کے لئے اجرت لینا جائز نہیں۔ لیکن بعض متاخرین کے نزدیک کما فی زمانناً جائز ہے وعلیہ الفتوٰی (کمافی درالمختار) اگر اس پر فتویٰ نہ ہو تو بہت مسجدیں اور درسگاہیں ویران ہو جائیں گی ۱۲۔ فقیر محمد احمد سعیدی غفرلہ

باب ہفتم

دربیان زکوٰة و صدقات و مثل آن

چون مال یابی از خدا خواہی کہ ماند سالہا (بہت سال)
ربعی[1] بدہ از عشر او آن را کہ بینی مفتقر (چالیسواں)
دو صد درم شرعی چو شد سالی بماند دست تو
فاضل بود از حاجتت داین نباشد پیش در (آگے تیرے)
مثقال عشرین از ذہب نیمی[2] بدہ مثقال را
پنجے ازاں دو صد درم یابی خلاصی از سقر
پیرایہ (زیور) باشد چون ترا زان ہم زکوٰتے فرض دان
تا بر تو ماند سالہا (تاکہ رہے تیرے پاس بہت) یا بد ز تو بنت و پسر
اسپ و خری[3] سودا کنی در ہر سرے دینار دہ
از گاؤ چون سے سر شود اغنام جملہ چہل سر
از گاؤ دہ یکسالہ را وز چل غنم دہ یک سرے
پنجے چو یابی از شتر یک گوسفند از مادہ نر

دربیان زکوٰة زراعت و صدقہ و دعا

از غلہ ہا عشری[4] بدہ چون تو زراعت میکنی
ورنہ شوی بزہ گار (گنہگار) ہم برکت نیابی در ثمر

[1] ربع بضم را، و عین دسویں میں سے چوتھا حصہ یعنی چالیسواں حصہ یہ نقود کی زکواة ہے۔ مفتقر بضم میم وکسر قاف یعنی محتاج۔ مسئلہ۔ مصرف زکواة، صدقہ، نطرانہ کفارات و منت چند کس ہیں۔ اول فقیر وہ ہے جو نصاب سے کم مال کا مالک ہو اگرچہ صحیح و تندرست ہو۔ دوم مسکین جو کسی چیز کا مالک نہ ہو۔ یہ تھا فقیر اور مسکین میں فرق سوم، حامل صدقہ، چہارم مکاتب، پنجم مدیون، ششم منقطع غزات، ہفتم مسافر اگرچہ وطن میں مال کثیر رکھتا ہو۔ مسئلہ، سونے کی نصاب بیس مثقال یعنی ساڑھے سات تولے ہے اور چاندی کی دو سو درم یعنی ساڑھے باون تولے۔ وہ تولہ جس کا ہمارے ملک کا روپیہ سوا گیارہ ماشہ ہے۔

[2] نیم مثقال یعنی دو ماشہ سونے میں اور پانچ درم یعنی ایک تولہ ۳ ماشہ ۶۔ رتی چاندی میں زکواة ہے۔ مسئلہ۔ سونے میں ساڑھے سات تولے کے بعد ایک تولہ ۶ ماشہ پر ۲/۳ ۵ رتی اور چاندی میں ساڑھے باون تولے کے بعد ہر ۱۰ تولہ ۶ ماشہ پر ۳ ماشہ ۱/۵ رتی زکواة بڑھائیں گے۔

[3] خری۔ مخفف خریدی کا بیائے خطاب جب تو خریدے سودا تجارت۔ بستے تمیز۔ اغنام جمع غنم یعنی بکری یا بھیڑ۔

[4] عشری دسواں حصہ۔ مزکی صیغہ اسم مفعول وہ مال جس کی زکواة ادا ہو چکی ہو جیسا کہ حدیث میں ہے حصنوا اموالکم بزکوة۔ بالع صیغہ اسم فاعل یعنی روکنے والا چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک جوان سے گزرے وہ نماز اچھے طریقے سے ادا کر رہا تھا عرض کی یا اللہ! یہ آدمی نماز اچھی طرح ادا کرتا ہے۔ خطاب آیا اے موسیٰ قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی اگر یہ یک صد سال نماز پڑھے اور یک صد سال حج پیدل کرے مگر زکواة ادا نہ کرے تو اسے کچھ فائدہ نہ دیں گے۔

مالِ مزکّی بیشکے ہم با تو ماند ہم ولد
آتش نگردد گرد او غرقہ نگردد در بحر
چون تو زکوٰۃ را مانع شوی صلوٰت را آری بجا
قصری نیابی در جنان افتادہ باشی پیش در
صدقہ بدہ از مالِ خود وز خاص مالِ خویشتن
میتان تو صدقہ از کسی باشد زکوٰۃ و یا نذر
ناوجہ[1] بدہی صدقہ را داری ازان طمع جزا
آثم شوی دوزخ روی از خوردن آن تبر
درویش گوید چون دعا دادند یقین ناوجہ را
آثم شود او زین دعا ملعون شود ہم خاکسر[2]
گر تو برانی بر زبان ناوجہ خوردن تسمیہ
کافر[3] شوی دوزخ روی اینحکم در خانی نگر
گر خفیہ بدہی صدقہ را ایمن[4] شوی از خشمِ حق
چون نوح گردد عمر تو دہ چند یابی مال و زر
صدقہ[5] بدہ از بہر حق نے بہر نامے نے ریا
چون تو ریا صدقہ دہی ذرہ نیابی در حشر
صدقہ دہی درویش را ایذا[6] مکن منت منہ
در زیر نہ تو دست خود تا دست او گردد زبر
گندم بدہ تو نیم صاع خرما بدہ اضعاف آن
در فطر این واجب شدہ اضحیٰ بکش شاۃ و بقر
گاؤ شتر از ہفت کس شاتی بکش از یک نفر
بر پل چو فردا بگذری چون برق لامع میگذر

---

[1] ناوجہ مال حرام آثم بکسر ثاء بمعنی گنہگار
[2] خاکسر بمعنی ذلیل و خوار
[3] کافر شوی تشدیداً و تغلیظاً کہا گیا ہے مسئلہ۔ حرام مال کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھنا ناجائز ہے بلکہ خوف کفر ہے۔
[4] بکسر الف و میم بمعنی بےغم، خشم بالفتح بمعنی غصہ۔

فائدہ:۔ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر ایک ہزار پانچ سو سال تھی۔ اعلیٰ حضرت نے تقریباً سولہ سو سال لکھا ہے۔ (ملفوظات ص۱۱۲)

[5] قال علیہ السلام یقال للمرائی التمس الاجر ممن کنت تعمل لہٗ۔
مسئلہ۔ قیامت کے دن ریاکار کو یا کافر یا فاجر یا غادر یا خاسر کے الفاظ سے پکارا جائے گا۔

[6] قال اللہ تعالیٰ ولا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی۔ فقیر کو ایذا دینا تین وجہ سے ہوتا ہے ۱۔ فقیر کو فوقیت کے ساتھ ۲۔ یا کمینی کے ساتھ یاد کرنا ۳۔ اس سے سخت کلام کرنا۔ منت کی بھی تین وجوہ ہیں ۱۔ دی ہوئی چیز کو یاد کرنا۔ ۲۔ فقیر سے اپنی تعظیم کروانا۔ ۳۔ اپنے دیئے ہوئے پر تکبر کرنا۔
مسئلہ:۔ صدقہ دیتے وقت اپنا ہاتھ فقیر کے ہاتھ سے نیچے کرنا چاہیئے۔ دستِ فقیر کو یہ فضیلت حدیث سے ثابت ہے۔ قال علیہ السلام الصدقۃ تقع فی ید الرحمن قبل ان تقع فی ید السائل۔
خرما کھجور، اضعاف۔ بالفتح دوگنا۔ اضحیٰ عید قربانی، شاۃ بکری۔ بقر گائے بھینس
لامع روشن۔

چوں پیش آید حاجتی باز حمتے صدقہ بدہ
صحت شود حاجت روا زحمت رود بیرون در
چوں صدقہ خواہی تادہی اول بدہ ارحامؔ[1] را
درویش را ہرگز مدہ ایشان چو بینی مفتقر
صدقہ بگرداند بلا خشم خدا نشاندؔ[2] فرو
ہرگز نیاید نزد تو آفت بلا خوف و خطر

باب ہشتم
دربیان روزہ ماہ رمضان[3]

روزہ بکن نیت زدل رمضان چو بینی[4] ماہ را
غیبت مکن فحشی مگو از لاغ و بازی کن حذر
با آب کن افطار تو چوں گرم بینی از ہوا
افطار با خرما بکن بینی ہوا چوں سرد تر
افطار چوں خواہی کنی از حق بخواہی آن زمان
از ہر مہمے[5] کان ترا دشوار باشد اے پسر!
روزہ بداری[6] بہر حق نے بہر نام و نے ریا
نانیکہ میخوردی بشب افطار کن ہم زانقدر
گہہ گہہ بداری نفل را مفطر نباشی دائماً
ہم بیض[7] را داری بپا باشی بخانہ یا سفر

---

[1] ارحام قریبی رشتہ دار۔

[2] مخفف نشاند بمعنی بٹھانا فرو نیچے۔ قال علیہ السلام الصدقۃ تردّ البلاء ۱۲

فائدہ:۔ اعلیٰ درجہ کی تحقیق واحتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن تین سو اکیاون روپے بھر ہے اور نصف صاع ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر اوپر ایک روپیہ رائج ما تقدم زمانہ کا وزن سوا گیارہ ماشہ ہے۔ ۱۲ (بہار)

[3] بفتحات ثلثہ مشتق ہے رمض سے بمعنی جلنا کیونکہ یہ ماہ گناہوں کو جلاتا ہے اس وجہ سے موسوم ہوا۔

[4] قال علیہ السلام صوموا الرویتہ وافطروا الرویتہ۔ غیبت بالکسر کسی کا پس پشت عیب کہنا۔ با آب عن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبی علیہ السلام یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم یکن رطبات فتمرات فان لم یکن فمن ماء ۱۲۔ رواہ ترمذی

[5] بالفتح وتشدید میم بمعنی غم مجازاً مشکل کام کو کہتے ہیں کیونکہ وہ طبیعت کو اندوہ میں ڈال دیتا ہے۔

[6] حدیث قدسی الصوم لی وانا اجزی بہ۔ بشب یعنی روزوں میں عادت قدیم سے زیادہ نہ کھائے کیونکہ روزے سے مقصد ہے قہر نفس اور زیادہ کھانے میں اس کو آرام ملتا ہے۔ مفطر بضم میم وکسر طاء صیغہ اسم فاعل بمعنی افطار کرنے والا۔

[7] ایام بیض تین ہیں ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ ان کو ایام بیض اس لئے کہتے ہیں کہ بیض بمعنی سفید و روشن کیونکہ ان ایام میں راتیں روشن ہوتی ہیں اسی طرح تین دن محرم کے قال علیہ السلام من صام ثلثۃ ایام من شہر المحرم الخمیس والجمعۃ والسبت کتب اللہ لہ عبادۃ سبعمائۃ عام ۱۲

تانیکه میخوردی بچاشت آنرا مخور درویش ده
گر تو نگہداری ازان چندان نیابی ازامر ثواب
روزه بداری در رجب اوّل میانہ آخرش
ترویه داری روزه ہم عرفه بداری اے پسر
روزه خمیس و ہم جمعه شش روز از شوال ہم[2]
صائم شوی در ہر دو ماه از بہر حق روز قمر
میر یکه باشد لشکری دائم بگردد روز و شب
از نفل دار در روزه گر افطار باشد خوبتر
صائم چو برگ[3] شب خورے زان رنگ ماند در دہن
مکروه باشد ایچنین بل خوف باشد از فطر
دائم بخور طعمے سحر ترکے نگیری ہیچگه
ہرگز نه پرسد حق ترا از طعم فطر و ہم سحر
روزه بدان اسرار[3] حق با کس مگو آن راز را
روزه چنان پنہان بکن نی زن بداند نی پسر
فردا[4] چو حق اعمال را بدہد بخصمان ہر یکے
طاعت که باشد جملگی دشمن برد روزه مگر
وقتی در آئی مسجدے باید در آئی معتکف[5]
رمضان چون آخر عشر شد شو معتکف یابی قدر[6]

[1] بمعنی تفکر و اندیشه مراد ساتویں ذوالحجہ ہے وجہ تسمیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی دن سوچا تھا کہ یہ خواب سچا ہے یا نہ۔ عرفہ نانویں ذوالحج بمعنی معرفت و پہچان اس کی۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے توجہ فرمائی کہ یہ خواب بالہام حق تعالیٰ سے ہے۔ قال علیه السلام من صام یوم الترویة فکانما عبد الله عشرین الف سنة۔

[2] قال علیه السلام من صام رمضان ثم اتبعه بستة ایام من شوال حرم الله جده من النار وکانما صام الدہر کله ورفع عنه رب العزة شدة اہوال القیمة ۱۲۔ صیام شوال کو امام مالک نے جو بوجہ تشبیہ اہل کتاب مکروہ فرمایا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ وہ فاصلہ کئے بغیر چالیس پورے کرتے ہیں، ہم اہل سنت عید کا فاصلہ کرکے چھ بعد میں رکھتے ہیں۔ ۱۲۔
فقیر محمد احمد سعیدی غفرلہٗ

[3] پان یعنی رات کو پان کھانا مکروہ ہے نیز پان کی سرخی کے باقی رہنے سے فساد صوم کا خطرہ ہے۔ سَحَر بفتحتین وقت آخر شب قال علیه السلام تسحروا فان فی السحور برکة فی قوت النفس وبرکة فی الثواب۔ طُعم بالضم طعام و بالفتح مزہ و لذت۔

[3] حدیث قدسی الصوم سر بینی وبین عبدی ۱۲۔

[4] یعنی کل حشر میں جب اعمال مظالم کے بدلے خصم کو دیئے جائیں گے مگر روزے کا ثواب باقی رہ جائے گا۔

[5] صیغہ اسم فاعل مسئلہ اقل مدت اعتکاف یک ساعت ہے متعلمین و معلمین کو غور کرنا چاہیئے کہ مسجد میں تو انہیں لامحالہ دن میں کئی بار بیٹھنا پڑتا ہے اگر نیت اعتکاف کرلیں ثواب پائیں گے۔

[6] قدر یعنی شب قدر ہے
اے خواجہ چہ جوئی ز شب قدر نشانی
ہر شب شب قدر است گر قدر بدانی

بیجدم مشو بیرون ازان جز حاجتِ غسل و وضو
بیعے مکن ہم تو مخر[1] کالا نیاری در نظر
میخور طعام و آب ہم در اعتکاف و خسپ ہم
خامش مشو از ذکر حق قرآن بخوان شام و سحر

باب نہم ۹

دربیان حج و سفر و شرائط آن گوید

از خانہ بیرون تو مرو جز از جماعت[2] ہم جمعہ
بیرون بدان آفت بلا وقت مکن نیت سفر
گر تو سفر خواہی کنی باری سفر کعبہ بکن
تا تو کنی طواف[3] حرم بالب ببوسی آن حجر
در حج رفتن فرض دان گر زاد[4] داری راحلہ
یکسالہ نان دہ اہل را راہی چو بینی بے خطر
چونتو بیاری حج بجا در تو نماند یک گناہ
شادان روی اندر جنان با حور شینی در قصر
باید مدینہ ہم روی بکنی زیارت[5] مصطفےٰ
تا پاک گردی از گناہ با او نشینی در صدر

[1] بیچنا مخر نہ خرید، کالا اسباب خسپ نیند کر ۱۲. خامش مخفف ہے خاموش کا۔

[2] جماعت پنجگانہ قال علیہ السلام السفر قطعۃ من العذاب یمنع احدکم نومہ وطعامہ وشرابہ فاذا قضی احدکم من وجہہ فلیعجل الی اہلہ۔
ــــ قال علیہ السلام من خرج من بیتہ یرید الحج کتب اللہ لہ بکل خطوۃ یضعہا و رفعہا ثواب عتق رقبۃ الخ

[3] طواف بیت اللہ قال علیہ السلام فاذا اخذ بالطواف کتب اللہ بکل طواف عبادۃ ستین سنۃ فاذا استلم الحجر الاسود فکانما قبل باب الجنۃ الخ ترغیب ۱۲
فقیر محمد احمد سعیدی غفرلہٗ

[4] زاد توشہ راہ کا خرچہ راحلہ سواری
ــــ نماند قال علیہ السلام من حج او عتمر خالصاً للہ تعالیٰ خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہٗ ۱۲
ــــ قال علیہ السلام من حج وزار قبری بعد مماتی کمن زارنی فی حیاتی ۱۲ جفانی قال علیہ السلام من حج ولم یزرنی فقد جفانی۔ ۱۲ شرح تحفہ دارقطنی وطبرانی۔

[5] زیارت اقدس قریب بواجب ہے حاضری خالص زیارت اقدس کی نیت کرو راستہ بھر درود شریف میں ڈوب جاؤ جس قدر مدینہ طیبہ قریب آتا جائے شوق و ذوق زیادہ ہوتا جائے جب حرم مدینہ آئے تو بہتر یہ ہے کہ پیادہ ہوں۔ روتے سر جھکائے آنکھیں نیچے کئے درود شریف کی کثرت کرو اور ہوسکے تو ننگے پاؤں چلو بلکہ ــ
جائے سرابست اینکہ تو پا می نہی
پائے نہ بینی کہ کجا می نہی

بقیہ صـ ۲۸ پر

اعلیٰحضرت عظیم البرکت قاطع نجدیت نے کیا خوب فرمایا ؎ حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا　　ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

حاضری مسجد سے پہلے وضو، مسواک غسل بہتر سفید پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سُرمہ اور خوشبو لگاؤ مشک افضل جب در مسجد پر حاضر ہو صلوٰۃ و سلام عرض کر کے تھوڑی دیر ٹھہرو جیسے سرکار دو عالم سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو۔ بسم اللہ پڑھ کر دایاں پاؤں پہلے رکھو۔ دوگانہ تحیۃ المسجد و شکرانہ حاضری دربار اقدس ادا کر کے اب کمال ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے آنکھیں نیچی کئے لرزتے کانپتے گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو و کرم کی امید رکھتے حضور والا کی بائیں یعنی مشرق کی طرف سے مواجہ شریف میں حاضری دیکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزار انور میں روبقبلہ جلوہ فرما ہیں اس طرف سے حاضری دو گے تو شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ اقدس بیکس پناہ تمہاری طرف ہوگی۔ اے نبی کے دیوانو! شمع مصطفوی کے پروانو! یقین رکھو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وصال شریف سے پہلے تھے ان کی اور تمام انبیاء علیہم السلام کی موت صرف وعدہ خداوندی کی تصدیق کے لئے صرف ایک آن کے لئے تھی ان کا انتقال صرف عوام سے چھپ جانا ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مجدد مائتہ حاضرہ رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا ؎　　انبیاء کو بھی موت آنی ہے　　بس ایسی کہ فقط آنی ہے

امام محمد ابن حاج مکی مدخل میں اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں اور تمام آئمہ دین متین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں۔

لا فرق بین موتہ و حیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مشاہدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالھم ونیاتھم وعزائمھم وخواطرھم و ذالک عندہ لا خفاء بہ ۱۲۔ ترجمہ:- نبی پاک صاحب لولاک کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور انکی حالتوں کو ان کی نیتوں کو ان کے ارادوں کو ان کے خیالات کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔ (شواھد الحق) پھر کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار انور کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہو (یقف کما یقف فی الصلوٰۃ ۱۲ عالمگیری فتاوی) یہ عبادت ہے باواز حزین وصوت درد آگیں سے ہدیہ صلوٰۃ سلام پیش کر کے پھر اگر کسی نے سلام عرض کرنے کے لئے وصیت کی ہو تو وہ بجالائے۔ یہ فقیر پُر تقصیر تراب اقدام صغیر و کبیر ان مسلمان بھائیوں کو عاجزانہ وصیت کرتا ہے کہ جب انہیں حاضری بارگاہ سید الابرار والاخیار نصیب ہو تو اس ناکارہ پر احسان کرتے ہوئے بندہ کی طرف سے صلوٰۃ و سلام عرض کریں و دعائے خیر طلب کریں۔ پھر اپنے داہنے ہاتھ ہاتھ بھر ہٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے چہرے انور کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کرے پھر آتنا ہی اور ہٹ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ہدیہ تسلیم پیش کرے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب تک مدینہ منورہ میں حاضری نصیب ہو تو ایک سانس بھی بے کار نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کے صدقہ ہر مسلمان کو حاضری حرمین طیبین نصیب فرمائے۔　　آمین ثم آمین۔

آنکس کہ او بحجے کند زود زیارت مصطفےٰ
گفتہ جفائی آن نبی تحقیق دانی اے پسر
گر تو مسافر میشوی تنہا مرو یاران طلب
ہمسایہ حاصل کن نکو آنکہ بر و خانہ بخر

لے تنہا قال علیہ السلام الرفیق ثم الطریق ۱۲۔ ہمسایہ قال علیہ السلام الجار ثم الدار ۱۲۔ بخر بفتح باد خاء بمعنی خرید ۱۲۔

فائدہ:- آدینہ۔ جمعہ، شنبہ، ہفتہ یکشنبہ، اتوار، دوشنبہ سوموار۔ سہ شنبہ منگل چہار شنبہ۔ بُدھ، پنج شنبہ خمیس کو کہتے ہیں اور ستاروں کے اعتبار سے جمعہ کو زہرہ ہفتہ کو زحل، اتوار کو شمس، سوموار کو قمر، منگل کو مریخ بدھ کو عطارد خمیس کو مشتری کہتے ہیں۔

گر تو سفر خواہی کنی روزِ قمر کن مشتری
راحت بیابی زان سفر ہم گنج یابی ہم گہر

روزی زحل میکن سفر آئی سلامت جانمن
درحال بینی روئے شان دیری نمانی در سفر

عقرب چو بینی ماہ را از خانہ در بیرون مرو
در برج ثالث ہم مرو مانی تو آنجا دیر تر

شنبہ دوشنبہ وقف کن در شرق رفتن جانمن
در تو نمانی میروی از درد بینی صد خطر

روز جمعہ روز احد در غرب تو ہرگز مرو
زحمت بہ بینی در بدن صحت نیابی اے پسر

روز سہ شنبہ اربعا سمت شمالی ہم مرو
در مشتری بیرون مرو سوئے جنوبی در سفر

چون گم کنی تو راہ را راہے نیابی تاروی[1]
گوئی اذان در حال تو راہے بیابی در سفر

جنگے بکن با مشرکان فرضے بدان آن جنگ را
وقتیکہ بینی مشرکان کردند غوغا[2] عام تر

از حرب نگریزی گہے بزہ کار گردی دوزخے
اکبر کبائر این گنہ زین کار کن کلی حذر

گر مومناں باشند دہ دان بست و یک اہل حرب
آندم اگر آیند رو دانی مباح این اے پسر

[1] مسئلہ۔ راستہ گم پانے والے کو مستحب ہے کہ اذان کہے۔ انشاء اللہ اس کی برکت سے راہ پالے گا ۱۲۔ فقیر نے اپنے بعض اساتذہ سے سنا کہ جو راہ گم شدہ اذان کہے تو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ تشریف لاکر اسے راستہ بتلاتے ہیں۔

فائدہ:۔ سفر میں اگر پیاس تنگ کرے تو کنکریوں پر سورہ کوثر چند مرتبہ دم کرکے منہ میں رکھے۔ انشاء اللہ العزیز پیاس کی تنگی دفع ہوگی۔

[2] غوغا یعنی جب کافر غلبہ کریں اور سوائے جنگ کے کوئی چارہ دفع نہ ہو تو اس وقت جہاد فرض ہے۔ بزہ کار قال علیہ السلام الفرار من الزحف من الکبائر ۱۲۔ اہل حرب کافر، آندم اس وقت آیند رو یعنی جب کفار دوگنا چوگنا ہو جائیں تو جنگ سے چلا جانا جائز ہے۔

باب[1] دہم

دربیان تلاوت قرآن و ذکر و دعا و درود شریف

قرآن چو خوانی جانِ من از جان و دل[1] اورا بخوان
در باب معنی ہر سخن دہ روز ختمے کن ز سر
مدغم بدان معنی درو اندیشہ کن در خواندنش
ذوقے بیابی و جد ہم نوری بگردی سر بسر
در وقت خواندن دان چنان گوئی کہ بشنوی ز حق
با او بگوئی راز خود از وی شوی تو مست تر
سلطان بدان حضرت قرآن اندر حجاب[2] صد تتق
بیزار شو از غیر حق آنگہ بیابی زو خبر
خواندن حروف و ہم ہجا[3] ہرگز مدان این خواندنش
اندر دبیرستان[4] چنین خوانند ہر شام و سحر
خواہی شوی اسرار دان سلطان بہ بینی چشم خود
در صحنِ دل جاروب[5] دہ زانجا برون کن مال و زر
یٰسین و نوح و عمّ ہم واقعہ با ملک خوان
پس فجر و ظہر و عصر ہم مغرب عشا ای نامور
در شب جمعہ طٰہٰ بخوان یابی جزاے بے عد و حد[6]
پیش از جمعہ خوانی کہف ایمن شوی از شور و شر
از بہر عزت روز و شب تو سورۂ یوسف بخوان
سورہ تغابن را بخوان مے ترسی از طاعون اگر

---

[1] یعنی وقت تلاوت دل کو حاضر کرنا تاکہ تلاوت میں کوئی غلطی واقع نہ ہو۔ مسئلہ:۔ تلاوت کلام پاک سے قبل وضو کرے، غسل اوّل ہے۔ خوشبو لگائے۔ کپڑے اچھے اور صاف ہوں اور اعوذ باللہ و بسم اللہ پڑھکر تلاوت شروع کرے۔
مسئلہ:۔ سورۃ براءت (توبہ) سے اگر تلاوت شروع کی تو اعوذ باللہ و بسم اللہ پڑھ لے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورۃ براءت آگئی تو تسمیہ پڑھنے کی ضرورت نہیں اور اس کی ابتداء میں نیا تعوذ جو آجکل کے حافظوں نے نکالا ہے بے اصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۃ توبہ ابتداً بھی پڑھے اور بسم اللہ نہ پڑھے یہ محض غلط ہے ۱۲۔ مدغم بضم میم و فتح غین لغوی معنی ہیں گھوڑے کے منہ میں لگام دینا اصطلاحی معنی پوشیدہ چھپا ہوا۔ ۱۲۔

[2] بضمتین بمعنی پردہ

[3] ہجا بالکسر جوڑ کے ساتھ پڑھنا جو عموماً بچوں کو پڑھایا جاتا ہے۔

[4] دبیرستان جائے نشستن دُبیر یعنی مدرسہ ۱۲۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ اجمعین ۱۲۔

[5] جمع سر بمعنی راز۔ جاروب جھاڑو دہ صیغہ امر از دادن۔

[6] بے عد و حد بے شمار

در بند[1] خوان اخلاص ہم الحمد را بالتسمیہ
میخوان چہل یکبار تو ہر تپ کہ باشد درد سر
اوقاتِ خمسہ ذکر گو ہم فوت خود را ذکر کُن
چنداں بگو تو ذکر حق تا ذکر گوید موئے سر
ہر کہ کہ گوئی ذکرِ حق۔ حق ذکر گوید مر ترا
گردی یکے از اولیا گر ذکر گوئی ہر سحر
در خفیہ گو ذکر و دعا تا پاک گردی از ریا
روزی ترا گردد لقا[2] بینی خدا را در بصر
مغز[3] عبادت دان دعا بردار دست وکن دعا
الحاح کُن خواندن دُعا آید اجابت زود تر
یابی اجابت آنچہے باید کہ تو طیّب خوری
از کذب و غیبت فحش ہم بگذر زبان حبس و حصر
دانی اجابت طائری دارد دو پر از صدق دل
طیران نگردد ممکنش چوں بشکند این ہر دو پر

[1] بند قید۔ قوت لبضم قاف و واؤ ساکنہ بمعنی خوراک کھانا۔ ذکر کن قال تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا ذکروا اللّٰہ ذکراً کثیراً وسبحوہ بکرۃ و اصیلاً ؕ یعنی بعد از نماز ذکر کلمہ طیبہ کرنا چاہیے چنانچہ بیہقی میں ہے کہ نبی پاک مع اصحاب بعد از نماز متصلاً ذکر لا الہ الا اللّٰہ کا جہراً فرماتے۔ نیز امام فخر الدین رازی نے دلائل سے ذکر بالجہر ثابت فرمایا ہے کہ شرعاً جائز ہے۔ دیکھو شرح تحفہ محمدیہ (فتاویٰ عزیزی)

مر ترا قال اللّٰہ تعالیٰ فاذکرونی اذکرکم ۱۲۔

[2] لقا بالکسر ملنا ملاقات

[3] مغز عبادت الخ قال اللّٰہ تعالیٰ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے یہ مطلق ہے اس کو اپنے اطلاق پر رکھ جائے گا۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ نماز کے بعد دعا مانگنا ناجائز ہے اور آگے پیچھے جائز بلکہ ہر وقت رب تعالیٰ سے دعا مانگنا جائز ہے چاہے نماز سے پہلے ہو یا بعد میں اور دعا بعد نماز جنازہ بھی اسی آیت کے اطلاق میں داخل ہے احادیث نبویہ سے بھی ثبوت ملاحظہ ہوں۔ مشکوٰۃ باب صلوٰۃ الجنازہ میں ہے اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعا جب تم میت پر نماز پڑھ لو تو اس کے لئے خالص دعا مانگو فا تعقیب مع الوصل کے لئے آتی ہے تو معلوم ہوا کہ نماز کے بعد دعا کی جائے یہ معنی کرنا کہ نماز میں میت کے لئے دعا کرو۔ یہ فا کے معنی کے خلاف ہے حقیقی معنی چھوڑ کر بلا مرجح مجازی معنی مراد لینا جائز نہیں اور صلیتم شرط ہے فاخلصوا جزاء شرط و جزاء میں تغایر ہوتا ہے نہ کہ تداخل۔ پھر صلیتم ماضی ہے اور فاخلصوا امر جس سے ثابت ہوا کہ دعا کا حکم نماز کے پڑھ لینے کے بعد ہے جیسے فاذا طعمتم فانتشروا میں کھانا کھانے کے بعد جانے کا حکم ہے نہ کہ کھانے کے درمیان میں۔
فتح القدیر کتاب الجنائز فصل صلوٰۃ الجنازۃ میں ہے کہ نبی پاک صلی اللّٰہ علیہ وسلم منبر پر قیام فرما کر غزوہ موتہ کی خبر دی اور اسی اثناء میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنہ کی شہادت کی خبر دی فصل علیہ ودعا لہ وقال استغفروا لہ پس ان پر نماز جنازہ پڑھی اور ان کے لئے دعا فرمائی اور لوگوں سے فرمایا کہ تم بھی ان کے لئے دعا مغفرت کرو ۱۲۔ نبی پاک صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے جو بعد از نماز جنازہ کلمات دعائیہ فرمائے ہیں وہ بھی احادیث میں مذکور ہیں۔ مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۶ پر ہے عن واثلۃ بن اسقع قال صلی بنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی رجل

من المسلمين فسمعته يقول
اللهم ان فلان ابن فلان فی ذمتك وحبل جوارك الخ۔ ترجمہ:۔ نماز گزارو! با ما آنحضرت بر مردے از مسلمانان پس شنیدم من آنحضرت را میگفت الخ اشعۃ اللمعات ایضاً۔

بیہقی میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کا جنازہ پڑھا اور بعد از سلام یہ دعا اس میت کے لئے مانگی وہ یہ ہے صلی علیہ وقال اللهم اغفره وارحمه وادخله جنتك وقال الحاكم هذا الحديث صحيح وكذا فی هدایہ جزو ثانی جلد وال باب الجنائز اور بیہقی میں ہے عن المستظل ابن حصين ان عليا صلى على جنازة بعد ما صلى عليه مبسوط شمس الائمہ جلد دوم صـ۶۷۔

باب غسل المیت میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازہ پر بعد نماز پہنچے اور فرمایا۔ ان سبقتمونی بالصلوٰة عليه فلا تسبقونی بالدعاء اگر مجھ سے پہلے نماز پڑھ لی ہے تو دعا میں مجھ سے آگے نہ بڑھو۔ یعنی آؤ میرے ساتھ مل کر دعا کرو۔

سوال:۔ دعا بعد نماز جنازہ تو جائز ہے لیکن ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز نہیں؟

جواب:۔ طلب امر یہ بات ہے کہ آیا ہر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ناجائز ہے یا فقط نماز جنازہ کے بعد۔ اگر ہر نماز کے بعد ہے تو یہ بالکل غلط ہے کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے وقت بعد از نماز ہاتھ اٹھاتے اور اپنے چہرہ انور پر مس بھی فرماتے ملاحظہ ہو مشکوٰۃ صـ۱۹۶

عن السائب بن يزيد عن ابيه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم كان اذا دعا فرفع يديه ومسح وجهه بيديه ایضاً وعن انس رضی اللہ عنہ قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه فی الدعاء حتى يرى بياض ابطيه ۱۲۔ حاشیہ کنز صـ۴۷-۴۸ پر ہے ويدعو الامام قائماً مستقبل القبلة رافعاً يديه والناس قعود مستقبلين القبلة يؤمنون على دعائه وان استقبل الناس والقوم يؤمنون هذا احسن ۱۲ حاشیہ طحطاوی علی شرح نور الایضاح صـ۳۰ پر ہے۔ السنة فی كل دعاء لسوال شئ وتحصيله ان يجعل بطون كفيه نحو السماء ۱۲ جب ثابت ہوا کہ ہر نماز کے بعد ہاتھ اٹھانے کی نفی کہیں نہیں تو فقط بعد نماز جنازہ کی تخصیص کر کے نفی ثابت کرنا خصم پر لازم ہے لیکن انشاء اللہ العزیز قیامت تک نفی نہیں دکھا سکیں گے۔ ۱۲

سوال:۔ نماز جنازہ میں خود دعا ہے پھر دوبارہ دعا مانگنا جائز نہیں۔ پہلی دعا کافی ہو چکی؟

جواب:۔ یہ سوال بھی بالکل لغو و بے ہودہ ہے۔ نماز پنجگانہ میں دعا ہے نماز استخارہ، نماز کسوف، نماز استسقاء سب دعا ہیں مگر ان کے بعد دعا مانگنا جائز بلکہ سنت ہے اور جب نماز جنازہ دعا ہے اور بقول سائل کے دوبارہ دعا اس کے بعد ناجائز ہے تو پھر ولی کو دوبارہ نماز نہ پڑھنی چاہیئے جبکہ اوروں نے پڑھ لی اور ولی نے نہ پڑھی ہو۔ کیونکہ جب ایک دعا ہو گئی تو بعد نماز دوسری کیونکر جائز۔ حالانکہ شریعت میں اجازت ہے کہ پڑھ سکتا ہے۔ فافهم ولا تكن من الجاهلين۔

سوال:۔ چونکہ دعا مانگنے سے دفن میں دیر ہوتی ہے اور یہ حرام ہے؟

جواب:۔ یہ سوال بھی بے بنیاد اور غلط ہے۔ اگر قبر تیار ہونے میں دیر ہو تو اب دعا مانگیں یا نہ بلکہ دعا جتنی دیر تو آرام سے چلنے میں بھی ہو جاتی ہے اور دفن کرتے وقت تبھی ہو جاتی ہے۔ خلاصۃ الجواب یہ ہے کہ دیر وہ مکروہ ہے جو امور دنیاوی سے ہو اور امور دینی سے قدرے جائز ہے۔

سوال:۔ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کو فقہاء کرام نے منع فرمایا ہے؟

جواب:۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں بھی کسی فقیہ نے منع فرمایا ہے تو وہ بعد تکبیر رابع قبل السلام ہے چنانچہ عالمگیری میں ہے وليس بعد التكبير الرابعة قبل السلام دعاء كذا فی كفايه غايه ۱۲

فقیر محمد احمد سعیدی غفرلہٗ

چو تو دعا خواہی کنی صلوات در اوّل بگو
در ختم مر دلیست صلوٰات[1] گو حاجت بیابی زود تر

ساعت اجابت را دعا وقت ندارد روز جمعہ
در جمعہ ساعت آخرین خواندن دعا غنمی شمر

اتمام[2] اذان دیدی چو شد از حق بخواہی حاجتے
وسط اقامت ہم اذان در جوفِ شب وقت سحر

از ظہر تا در عصر ہم در اربعا[3] میخوان دُعا،
در شب جمعہ عیدین ہم وقتیکہ میبارد مطر

وقتیکہ گردی نرم دل افطار کنی روزہ را
چو تو کنی ختم قرآن حاضر جماعت صد نفر

در شب برات و ہم شب اوّل کہ باشد از رجب[4]
وقتیکہ جملہ غازیان حملہ کنند بر صف کفر

چو تو کنی فرضی ادا میکن زجان و دل دعا
وقتیکہ کعبہ مر ترا اے جانمن آید نظر

مرد مسافر زحمتے دارند عرضے از دعا
دانی اجابت بیشکے دیگر دعا ما در پدر

باب[11] یازدہم
دربیان مکاسب و قناعت و سوال

شرمے نداری ننگ ہم از کسب[5] کردن جانمن
آموز کسب و علم را شو ذو فنون صاحب ہنر

[1] صلوات بمعنی درود شریف قال علیہ السلام من ابتدأ بالدعاء با لصلوٰۃ علیّ وختم یجاب ۱۲۔ ساعت علم نجوم میں ڈھائی گھڑی یا ۲ کو کہتے ہیں گھڑی گھنٹہ کو کہتے ہیں مراد اندک زمانہ ہے۔ جمعہ بالضم بفتحتین روز جمعہ۔ غنمی بضم غین وسکون نون اور بفتحتین بمعنی آیا ہے بمعنی غنیمت۔

[2] اتمام یعنی بعد ختم اذان۔ جوف بالفتح بمعنی شکم و مراداً درمیان ہر چیز و بالضم ایک قسم کی مچھلی ہے ۱۲۔

[3] اربعا چہار شنبہ بدھ۔ مطر بفتحتین بارش نفر بفتحتین وہ جماعت جو تین سے لیکر دس افراد پر مشتمل ہو۔

[4] رجب بفتحتین مشتق ہے ترجیب سے بمعنی تعظیم چونکہ اہل عرب اس ماہ کی تکریم کرتے تھے اسی وجہ سے اس نام سے موسوم ہوا۔

[5] کسب کردن قال علیہ السلام الکاسب حبیب اللہ تعالیٰ ۱۲ کسب کرنا انبیاء و اولیاء کی سنت ہے چنانچہ مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام زراعت کا کام کرتے تھے حضرت ادریس علیہ السلام درزی کا حضرت نوح علیہ السلام مستری کا حضرت ابراہیم علیہ السلام بزازی کا دکپڑا فروخت کرنا)

حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بنانے کا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صباغی کا۔ غرض یہ ہے کہ ہر نبی نے کوئی نہ کوئی کسب اختیار فرمایا۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بکریاں چرائیں بلکہ ہر نبی نے کم از کم ایک بار تو ضرور بکریاں چرائیں۔ سبحان اللہ حضرت ابوبکر صدیق بزازی کا۔ حضرت عمر فاروق دباغت چرم کا۔ حضرت عثمان تجارت کا۔ حضرت علی نے کتابت کا بلکہ بعض وقت اپنے آپ کو اُجرت پر دیتے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین۔

سے ذو فنون یعنی صاحب فن ۱۲۔

آموز علم و ہم ہنر درمانہ گردی تابسے
آنکس کہ باشد بے ہنر نانی بخواہد دربدر
از کسب[1] خود نانی بخور و ز رنج دست خویشتن
چیزے نخواہی از کسے تا شہد گردی ہم شکر
کارے بکن در حال تو دان کاہلی چوں کافرے
کاہل کہ باشد آدمی او را بدان چون گاؤ خر
سنگے چو آری ہیزمی[2] بر پشت خود از کوہ و دشت
او را فروشی نان خوری بہتر ز صد نان پدر
کنجارہ[3] بخوری سبزئی آبی خوری شور و نمک
بہتر ز سلطان چون رسی شربت خوری نعمت دگر
چوں سگ نباشی منتظر نانے کسی تا کے خورد
مردے چو بینی این چنیں او را بدان از سگ بتر
چوں تو ستانی از کسے خلقے ترا گو ید گدا
گر تو کسے را میدہی گویند شاہ معتبر
پندے بگویم خوبتر در گوش کن نیکو شنو
احوال خود با کس مگو رنجے بکش نانے بخور

[1] کسب عمود۔ قال علیہ السلام خیر ما اکل طعاماً من یدیہ۔ مسئلہ جس کے پاس ایک یوم کا کھانا موجود ہے اس پر سوال کرنا منع ہے اس سے اجتناب کرنا لازم ہے کہ قیامت میں بلا ضرورت مانگنے والوں کے رخساروں پر گوشت نہیں ہوگا۔ مسئلہ۔ جو آدمی مزدوری و کسب پر قادر نہ ہو وہ سوال کر سکتا ہے اور جو بالکل معذور ہو کہ وہ چل ہی نہیں سکتا اور نہ ذریعہ معاش رکھتا ہے تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کی خبر گیری کریں اگر بالفرض وہ اسی وجہ سے ہلاک ہو گیا تو اس کا گناہ تمام محلہ والوں پر ہے خاص کر ہمسایوں پر۔ کاہلی سستی۔ کافری کفر سے مراد کفران نعمت ہے یعنی جو آدمی کسب روزی کرنے میں کاہلی کرے وہ ناشاکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اعضاء سیمہ و اسباب کسب عطا فرمائے اور اس نے ان سے کام ہی نہ لیا۔ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اطیب ما اکل الرجل من کسبہ ان اولادکم من کسبکم۔ رواہ الترمذی ۱۲۔

[2] ہیزم بفتح ہا و بضم زاء بمعنی خشک لکڑی۔ دشت جنگل۔
[3] کنجارہ بالضم روغن تل نکالنے کے بعد جو کھل رہ جاتی ہے۔ سبزی ساگ شور نمک یہ صفتیں پانی کی ہیں۔ منتظر صیغہ اسم فاعل

هم نخواستن محظور[1] شد اندر شریعت بیشکے
یک روزه نانی چون بود آن خشک باشد خواه تر

چون تو بخواهی مال و زر از بهر عز و مفخرت
میدان یقین آن مال را سوزنده آتش چون شرر[2]

گرمی بکارے کشت را مقدور باشد گر ترا
در زرع کارے خود بکن بردار[3] میوه بیشتر

کسب بکن نانی بخور صبر و قناعت پیشه کن
چون تو نخواهی از کسے در عدن[4] یابی کشک زر

کسبے که باشد در جهان باشد شمرده نفع آن
در کشت نفع عالمے سود شش نباشد منحصر

تیر و کمان از دست خود مهمل نداری هیچگه
آموز کردن آشنا[5] اسپان و دوانی هم شتر

[1] محظور بروزن مفعول یعنی ممنوع
قال علیه السلام السوال حرام ان کان قوت یوم ۱۲

[2] شرر بفتحتین وه چنگاریاں جو آگ سے ٹپکتیں ہیں۔ گرمی بکاری اگر تو زراعت کرے۔ کشت بالکسر مقدور حاصل یعنی اگر اسباب زراعت حاصل ہوں زرع کاشت زراعت۔

[3] بردار اٹھا ۱۲

[4] عدن بفتح عین و سکون دال وہ جگہ جہاں اقامت ہمیشہ ہو۔ مراد بہشت ہے۔ کما لا یخفیٰ و بفتحتین نام جزیرہ ہے جہاں مروارید بہت ہوتے ہیں۔ شمرده یعنی دنیا میں ہر کسب کے منافع محدود و محسوب ہیں لیکن زراعت و زمینداری منافع لا محدود و بے شمار ہیں۔
الزراعة افضل من التجارة لانها اعم نفعاً ۱۲ عامہ کتب۔

[5] بضم میم اول و فتح ثانی یعنی چھوڑنا و بے کار۔
آشنا دریا کا یا نہر کا تیرنا اسپان یعنی گھوڑے چلانا و اونٹ دوڑانا قال علیه السلام من رمیٰ عدواً فی سبیل الله اصاب او اخطاء کان اعتق رقبة ۱۲۔

باب[12] دوازدهم
در بیان نکاح[6] کردن

تا مر ترا قوت بود تزویج کردن وقف کن
آفت بلا اندوه غم اندر نکاح اے نامور

[6] قال علیه السلام النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی ۱۲

چون تو نمائی زن کنی کن خوبصورت پارسا
فرمان برد خدمت کند مونس[1] بود شام و سحر
اندوه نارد پیش تو اندوه و غم جمله برد
گر وی ندارد این صفت گوئی طلاقش زود تر
در چار چیز از خود فرد تزویج چون خواهی کنی
در سن[2] و طول و هم حسب چارم بکثرت مال و زر
زن را چو خواهی خواستن هرگز نخواهی جز چنین
در خلق و خوبی هم ادب خوف خدا از خود زبر
کوتاه فربه زن مکن دیگر دراز و لاغرک
هرگز نخواهی کاملہ فرزند آرد آن بتر
هرگز مکن[3] حنانہ را وان زن که دارد ساق مو
منانہ را هم دفع کن مکارہ بد خو زشت تر
آن زن که او ایذا کند باریک دارد ساق و پا
برقہ بگوید بدترا دائم بہ بینی بستہ سر
چون تو بخواہی خلوتی بیمار سازد خویش را
در ہر سخن عذرے کند مکارہ باشد حیلہ گر[4]
آہستہ چون گوئی سخن پاسخ دہد نعرہ زند
بے اذن او بیرون رود تنہا بگردد در بدر

[1] مونس بضم میم وکسر نون ساتھی نارد نہ لاتے۔ فرد کم رتبہ نیچے تزویج شادی کرنا۔

[2] بالکسر وتشدید نون بمعنی دندان و سال ومقدار عمر طول لمبائی درازی، حسب بالفتح وہ شرافت جو والد کی طرف سے ہو۔ چنین بالضم دراصل چوں این تھا۔ خوبی یہ صفت ہے خلق کی معنی واحد ہے۔ کوتاہ چھوٹی، فربہ موٹی دراز لمبی۔ لاغرک بالکل کمزور، کاملہ وہ عورت جس کی عمر پچاس سال سے زائد ہو۔ بتر دراصل بدتر تھا۔۱۲۔
فقیر محمد احمد سعیدی عفزلہٗ

[3] مکن حنانہ یہاں سے مقصود وہ عادات ہیں کہ جن عادات والی عورتوں سے نکاح نہ کرنا چاہیے وہ چھ ہیں۔
انانہ جو گریہ بہت کرے اور اپنے سر کو ہر وقت باندھے رکھے۔
منانہ، وہ عورت جو اپنے شوہر پہ ہر وقت اپنا احسان جتلاتی رہے۔ حنانہ، وہ عورت جو سابق شوہر کی طرف زیادہ مائل ہو یا اپنے بیٹے (جو خاوند اول سے ہو) کو شوہر کا مال بلا اجازت دے۔ حداقہ وہ عورت جو دائیں بائیں نظر کرے۔ جو چیز دیکھے تو خاوند کو کہے یہ میرے لئے خرید کر۔ براقہ، وہ عورت جو سارا دن اپنے ہار سنگار میں گزار دے۔
شداقہ، وہ عورت جو خاموشی نہ کرے اور ہر وقت بولتی رہے۔

[4] حیلہ گر یہ مکارہ کی تفسیر ہے۔ پاسخ بضم سین بمعنی جواب اس سے مراد وہ عورت ہے جو مرد کے قبضہ میں نہ ہو۔

مردم چو آید پیش او از تو گلہ[1] بروے کند
گوید قوی[1] ناخوش منم او گرچہ باشد خوبتر
سر را نہ پوشد ہیچگہ نے روئے پوشد دست و پا
نے چشمہا سرمہ کند نے شانہ اندر فرق[2] سر
پنہاں کند او صد سخن مہمان بدارد دشمنے
اوّل ز تو طعمے خورد و ز مرد بخورد بیشتر
آنکس کہ دارد زن چنیں او را بدو زنخ دان یقیں
تو چوں زنی یابی چنیں فی الحال او را کن بدر
راحت بخواہی در جہاں فی الحال رو سریہ بخر
با او بساز و خوش بزی ورنہ برو دیگہ بخر
شہوت مبین در روی زن بیگانہ[3] چوں باشد ترا
در سوئے امرد[4] ہم مبین و ز نزد او شو[5] در تر
چوں تو لواطت ہم زنا تقبیل یعنی مس ہم
خیرات جملہ عمر تو ناچیز گردد ہم ہدر

باب سیزدہم[13]
در بیان آوردن عروس و آداب مجامعت

چوں تو زنے آری بمنزل پائے او در حال شو
باید بریزی آب را ہر چار گوشہ بام و در
خلوت[6] کنی چوں بازنی نام خدا گفتن دراں
از دیو شیطان جملگی خوانی تعوذ نامور

---

[1] گلہ بکسر اوّل و فتح ثانی بغیر تشدید بمعنی شکایت۔ قوی بضم قاف و کسر واؤ مع تشدید منسوب با قوت مجاناً یہاں مراد کثیر ہے۔

[2] فرق بالفتح مانگ سر۔ طعمی بالضم طعام بدر یعنی طلاق دے۔ فی الحال جلدی۔

سریہ کنیز۔ بخر صیغہ امر بمعنی خرید۔ بزی مخفف زلیست جینا۔

[3] بیگانہ العینان تزنیان و زناھما النظر والیدان تزنیان و زناھا البطش والرجلان تزنیان وزنا ھما المشی

[4] امرد بفتح ہمزہ و سکون میم بروزن اکرم مرد بے ریش لڑکا۔ تقبیل بوسہ قال علیہ السلام من قبل غلاما بشھوۃ عذبہ اللہ فی نار جھنم الف سنۃ۔ مس ہاتھ لگانا۔ ہدر بفتحتین بمعنی ضائع ۱۲۔

[5] شو۔ وشو، بام چھت اور وقت کے معنی میں بھی آیا ہے لیکن اس وقت مخفف ہوگا با مواد کا۔

[6] خلوت بفتح خا بمعنی تنہائی و خالی ہونا مجازاً جماع مراد ہے۔ دیو بمعنی مصورت جن یعنی قبل از جماع بسم اللہ و تعوذ کہہ لے۔

میکن ضیافت[1] صبحدم کش گوسفند و گاؤ را
طعمی بکن خلقی بخوان آمد چنیں اندر خبر
در وقت[2] خلوت اہل خود شہوت زنی بیگانہ را
در دل چو آری بیشکے دختر بزاید نے پسر
زیر درخت بارور ہرگز مرو نزدیک زن
فرزند بد ہد چون خدا ظالم بود ہم بے ہنر
گر بیوضو خلوت کنی بخلے بہ بینی در ولد
در زیر مہ سیارہ ہم فرزند فاسق زشت تر
سخنے مگو تو آن زمان گنگے ولد باشد از ان
نظرے مکن در شرم[3] گہ فرزند باشد بے بصر
خلوت مکن با اہل خود چون سیر خوردی طعم را
بیمار[4] گردی بیشکے صد رنج بینی صد ضرر
اوّل ز شب قربان مکن چندان نیابی راحتی
قربان چو آخر شب کنی باشد ستودہ خوبتر
اوّل میانہ[5] ماہ چون باشد نگہ دی گرد زن
چون تو نگردی بیشکے بینی زیان و صد ضرر
فارغ چون از قربان شوی از زن جدا شو زودتر
خود را باب گرم شو تا تپ نہ بینی درد سر

[1] عربی کا لفظ ہے بمعنی مہمانی مراد طعام ولیمہ ہے۔ گوسفند بھیڑ یا بکری نر و مادہ دونوں پر یکساں آتا ہے۔ عن انس رضی اللہ عنہ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی علی عبد الرحمن بن عوف اثر صفرۃ فقال لہ ما ھذا قال تزوجت امرأۃ علی وزن نواۃ من ذھب قال بارک اللہ لک اولم ولو بشاۃ۔ مسئلہ۔ دولہا کو مبارک دینا سنت ہے۔

[2] وقت یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ آداب جماع بیان فرماتے ہیں۔ بارور، پھل والا بخلی بخیلی، مہ چاند، سیارہ، ستارے۔

[3] شرم گہ، اندام عورت کو دیکھنا، اگرچہ زوج کے لئے جائز ہے لیکن اولی ایسے ہے کہ شرمگاہ زن کی طرف نظر نہ کرے کما ورد فی الحدیث عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ما رای منی وما رأیت منہ۔ رواہ ابن ماجہ (طب کے لحاظ سے بھی نسیان ہوتا ہے)

[4] بیمار یعنی ہضم طعام سے قبل جماع کرنا مضر ہے کہ باعتبار اصول طب سے بہت بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ خاص کر تبخیر معدہ، اور خالی پیٹ بھی جماع نہ کرنا چاہیے کہ یہ بھی موجب ضعف ہے۔

ستودہ بالکسر یا بالضم بمعنی تعریف کیا ہوا۔
فائدہ بعض کتب میں ہے کہ سوموار کی رات کو جماع کرنے سے اللہ تعالیٰ فرزند قاری اور شب منگل میں سخی اور شب خمیس میں عالم و حکیم اور شب جمعہ سے صالح و عابد بیٹا عطا فرماتا ہے ۱۲۔

[5] میانہ درمیان ماہ قربان بالضم وہ شے جو راہ خدا میں دی جاتے اور بالفتح بمعنی نزدیک ہونا۔ کنایۃً مراد جماع ہے۔
باب گرم اس میں کمال طہارت ہے اور حکمۃً اس میں بے شمار فائدے ہیں۔ ۱۲۔ فقیر محمد احمد سعیدی غفرلہ

خلوت مکن با زن جوان حذرے مکن از پیرزن
نزدیک رفتن پیرزن باشد ہمیں خوردن زہر
تعجیل در خلوت مرد باشد زیانی مرترا
دانی کمی از مغز سر ہم روشنی اندر نظر
وقتیکہ گشتی محتلم غسلے مکن بر زن برو
ورنہ شیاطین بنشکے انباز گردد اے پسر
کامل چو بینی ماہ شد صحبت مکن اہل خرد
ناقص چو بینی ماہ را منکوحہ در خلوت مبر
زن را طلب کن آنچناں ہرگز نداند مردمی
آواز نے کس نشنود تاریک باشد آن حجر
آنجا نباشد کودکی نے گربہ باشد نے سگے
بگزین محلے آنچناں کانجا نباشد جانور
نزدیک اہل خود منشین بینی چوئی نشستہ بیوہ
بوسہ مدہ فرزند خود چون شستہ بینی بے پدر
ترس از خرابی حال شان ناگاہ آہی از درون
بر شد گردد سوختہ جملہ جہان کوہ و شجر
حائض چو گردد عورتی حرمت بداں قربان او
چون تو وطی نسیان کنی صدقہ بدہ دینار زر

۱؎ جوان بالضم یعنی بکر و نوجوان زن سے نکاح کرنا چاہیئے۔ بوڑھی سے کنارہ کرے۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام العجوزۃ سمٌ قاتلٌ۔ حذر بفتح اول و کسر ثانی بمعنی خوف کرنا و ڈرنا و بفتحتین بمعنی پرہیز کرنا۔

فائدہ: علم طب کے اعتبار سے پانچ عورتوں سے نکاح کرنا ممنوع ہے۔
جماع پنج زن ممنوع باشد
نہ گردد گرد ایشاں مرد ہوشیار
یکے زانہا زن پیر است و دیگر
صغیر و حائض و بدشکل و بیمار

۲؎ انباز یعنی شریک
منکوحہ: زوجہ

۳؎ بیائے تنکیر حجر بالضم حاء و فتح جیم جمع حجرہ و بفتح اول و سکون ثانی بمعنی بغل و کنار غیاث۔ قال علیہ السلام لاتجامعوا الیکم وعندکم بھیمۃ او صبی ولو کان فی المھد ۱۲

۴؎ شستہ بفتح شین مخفف ہے نشستہ کا۔ بے پدر بمعنی یتیم۔

فائدہ: بوسہ پانچ طریقے سے ہوتا ہے۔ ۱؎ بوسہ محبت جیسے والدین اولاد کو دیتے ہیں ۲؎ بوسہ رحمت جیسے فرزند والدین کے سر پر ۳؎ شفقت مسلمان بھائی دوسرے کی پیشانی پر ۴؎ شہوت جیسے مرد عورت کے چہرہ پر ۵؎ تحیت جو مسلمان ایک دوسرے کے اعضوں کو دیتے ہیں۔ ۱۲

در دل حرمت قال اللہ تعالیٰ ولا تقربوھن حتی تطہرن۔
مسئلہ: حیض کی حالت میں وطی حرام ہے چاہے عمداً ہو یا نسیاً۔ مصنف رحمۃ نے ظنوا المومنین خیرا پر عمل کرتے ہوئے نسیان سے تعبیر فرمایا ۱۲

فقیر محمد احمد سعیدی غفرلہ

اور امکن از خود جُدا[۱] ہمچو جہودان مشرکان
ذو قے بگیر از جملہ تن جز موضع خون منفجر

فرزند چون بدہد خدا اورا نکو نامے بنہ[۲]
نامیکہ باشد بر سرش احمد و جعدی خوبتر

از زر فرزادن ہفتمی ہم دور کن موی سرش
گر دختر ست شاتی بکش شاتین چون زاید پسر

ہمچوں رسوم جاہلان موی نداری بر سرش
جعدی نداری بر سرش کان ہست شیطان زامقر

[۱] حائضہ سے وطی کرنا حرام ہے اس کو بالکل علیحدہ کرنا ٹھیک نہیں۔ یہ یہود کا طریقہ تھا کہ اس کو ایک کمرے میں علیحدہ کر دیتے حتیٰ کہ اس کی پکائی ہوئی چیز بھی نہ کھاتے۔ منفجر انفجار جاری ہونا۔

[۲] اولاد کے نام اچھے رکھنے چاہئیں ہمارے ملک میں بہت لوگوں کے نام ایسے ہیں جن کے کوئی معنی نہیں ہیں یا ہیں تو بُرے ہیں۔ ایسے اسماء سے اجتناب کریں انبیاء کرام صحابہ تابعین و بزرگان دین کے اسماء طیبہ پر نام رکھنا افضل ہے اُمید ہے کہ ان کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔ عبدالرحمٰن عبدالخالق بہت اچھے نام ہیں مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ بجائے عبدالرحمٰن کے رحمٰن اور بجائے عبدالخالق کے خالق کہا جاتا ہے حالانکہ غیر خدا کو رحمٰن، خالق کہنا ناجائز ہے اس قسم کے اسماء میں ترمیم نہ کی جائے۔ محمد، یہ بہت پیارا نام ہے مگر اکثر ناموں میں تصغیر کا رواج ہے اس طرح نام کو بگاڑتے ہیں جس سے حقارت ظاہر ہوتی ہے اس سے اجتناب کا طریقہ یہ ہے کہ عقیقہ کے دن یہ نام (محمد) رکھ جائے اور پکارنے کے لئے کوئی اور نام ہو، اس سے نام کی برکت حاصل ہوگی اور تصغیر سے بھی محفوظ رہ جائیں گے۔ ہفتمی بچہ پیدا ہونے کے بعد شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک عقیقہ مباح و مستحب ہے یہ جو بعض کتب ہے کہ عقیقہ سنت نہیں اس سے مراد ہے کہ سنت مؤکدہ نہیں۔ جب خود سرکار کے فعل سے ثبوت موجود ہے پھر مطلقاً اس کی سنت کا انکار صحیح نہیں۔

فائدہ۔ عقیقہ کے لئے ساتواں دن بہتر ہے اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں۔

مسئلہ: لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک۔ نر ہوں یا مادہ دونوں جائز ہیں

فائدہ: ذبح عقیقہ سے پہلے یہ دُعا پڑھے۔ اللهم هذا عقيقة ابنى فلان دمها بدمه ولحمها بلحمه وعظمها بعظمه وجلدها بجلده وشعرها بشعره اللهم اجعلها فداء لابنى من النار۔ جعدی بالفتح جوٹی بالوں کی۔ کان در اصل کہ آن تھا۔ سود نفع جسم مرتضیٰ بفتحتین بیماری جوع بھوک۔ سیری قال عليه السلام ومن اكل فوق شبع فقد اكل حراما وقال ايضا من شبع فى الدنيا جاع يوم القيمة ومن جاع فى الدنيا شبع يوم القيمة

طعمے چو خواہی تا خوری در روز شب یکبار خور
آن طعم باشد سود تو باقی مرض دان در دسر

در جوع چون طعمی نخوری آن طعم دان سعلتی
طعمیکہ در سیری خوری آن طعم بخورد دل جگر

از پیش خود طعمی بخورد پیش کس منہ[1] از دست
بردار لقمہ خورد تر میجنائی آنرا بیشتر

چون طعم خواہی تا خوری اوّل بشو تو دستہا[2]
چون طعم خوردی ہم بشو آمد چنین اندر خبر

تعظیم خور تو طعم را گو تسمیہ ہر لقمہ را
پہلو زدہ بالای کھٹ افتادہ تکیہ ہم مخور

کثرت ابادی برکتست تنہا مخور مثلِ دان
طعمیکہ تنہا میخوری ہمراہ خود شیطان نگر

چون ریزہ افتد بر زمین بردار آنرا خود بخور
ختم و بدایت ملح کن بر دوز بر لقمہ نظر

اندر[3] طعام و آب ہم ناگہ بیفتد چون مگس
غوطہ بدہ آنرا بکش از من بیاموز این ہنر

گفتست ختم انبیا، ہم اینچنین جانان من
بر پر یکے دان زحمتی وان دیگری دارد ثمر

عیبے مکن در طعم کس چیزی کہ یابی خوش بخور
نے ترش گوئی بے مزہ نی مثل آن چیزی دگر

خواہی شوی بیشک غنی مالی بیابی بیکران
تخلیل کن دندان خود چون طعم خوردی ای پسر

---

[1] منہ از: ہاتھ نہ ڈال حضرت عمر بن ابی سلمہ سے مروی فرماتے ہیں کہ میں کھانا کھاتے وقت ہر طرف ہاتھ ڈال دیتا تھا۔ سرکار نے فرمایا۔ برتن کی اس جانب سے کھاؤ جو تمہارے قریب ہے۔

[2] دستہا: حضرت انس سے مروی ہے کہ جو پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر خیر زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے وضو کرے جب اٹھایا جائے۔ اس وقت بھی وضو کرے یعنی ہاتھ دھو لے۔ (ابن ماجہ)

مسئلہ: سنت یہ ہے کہ قبل و بعد طعام دونوں ہاتھ پہنچوں (گٹوں) تک دھوئے جائیں، یہ جو بعض لوگ ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں دھو لیتے ہیں اس سے سنت ادا نہیں ہوتی۔

[3] کھانا بسم اللہ شریف پڑھ کر شروع کیا جائے اور ختم کرکے الحمد للہ پڑھیں اگر بسم اللہ کہنا بھول گیا ہے تو جب یاد آئے کہے بسم اللہ اولہ و آخرہ بسم اللہ بلند آواز سے کہے تاکہ ساتھ والوں کو بھی یاد آجائے۔ الحمد للہ آہستہ کہے مگر جب سب لوگ فارغ ہو جائیں تو زور سے کہے تاکہ وہ بھی شکر پڑھیں اور شکر بجا لائیں۔ قال علیہ السلام ان الشیطن یستحل الطعام ان لم یذکر اسم اللہ علیہ (رواہ مسلم)

فقیر محمد احمد سعیدی غفرلہٗ

چوں مرترا مہمان رسد اکرام کن بیحد و عد
فی الحال کش در پیش او طعمیکہ باشد ما حضر
ور تو گہی مہمان شوی ہر جا کہ جا یابی نشین
از میزبان آب و نمک خواہش مکن چیزے دگر
شخصیکہ خواند مرترا وقتیکہ سازد دعوتی
عاذری بکن ہم معذرت آنجا کہ بینی شور و شر
در طعم دانی شبہتے[۱] یا طعم بہر مُردہ
آنجا سرود و دف[۲] دہل فحشی و غیبت یا خمر
با سا خنند آن طعم را بہر ریا[۳] نے بہر حق
خوانند آنجا اغنیا بکنند بر فقر از جبر
گر ایں چنین طعمی بود دعوت قبول آنجا مکن
فارغ نشین در خانہ و از ایں چنین شو پُر حذر

[۱] مشتبہ طعام میں شرکت کرنا منع ہے۔ قال علیہ السلام یا علی من اکل من الشبہات اشتبہ علیہ دینہٗ و اظلم قلبہٗ۔
[۲] دفّ ڈف دھپڑی بجانے کی۔ دہل بضمتین ڈھول، فحشی بالضم برائی میں زیادتی کرنا۔

[۳] ریا ظاہرداری فقر جمع فقیر زجر جھڑکنا۔

فائدہ:۔ دعوت میں جانا سنت ہے اگر وہاں خلاف شرع کام نہ ہوں مثلاً گانا بجانا۔ اگر جانے کے بعد معلوم ہوا کہ یہاں لغویات ہیں تو اگر روکنے پہ قادر ہے تو روکے ورنہ صبر کرے لیکن یہ بات اس کے لئے جو مقتدی اور پیشوا نہ ہو۔ ایسے حضرات ضرور ایسی محفلوں سے کنارہ کریں بلکہ با اثر لوگ لغویات کی محفلوں میں نہ جائیں تاکہ وہ لوگ آئندہ یہ کام ترک کر دیں گے اور کہیں گے کہ اگر ہم ایسی باتیں کریں گے تو وہ حضرات نہیں آئینگے

باب[۱۵] پانزدہم
دربیان آداب آب خوردن گوید

گر آب خواہی تا خوری باید خوری زان اندکی
ساکن بخور اندر سہ[۳] دم تعجیل در یک دم مخور

[۳] سہ دم ہر مرتبہ برتن منہ سے ہٹا کر سانس لے۔ پہلی دوسری مرتبہ ایک ایک گھونٹ پیئے۔ تیسری سانس میں جتنا چاہے پی لے۔ اس طرح پینے سے پیاس بجھ جاتی ہے۔ دائیں ہاتھ سے پینا سنت ہے۔ روٹی کے وقت بائیں ہاتھ سے پینا نصاریٰ کی تہذیب ہے۔ پانی پینے کے بعد جو پانی بچ جائے وہ ڈول دینا اسراف ہے کہ اسلام میں چھوت چھات نہیں ہے کہ یہ سمجھنا اب یہ بچا ہوا پانی دوسرے کو دینا جائز نہیں۔ غلط ہے۔

استادہ، اس میں حکمت یہ ہے کہ جب کھڑے ہو کر پانی پیا جاتا ہے تو وہ فوراً تمام اعضا میں سرایت کرتا ہے اور یہ مضر بقیہ صد ۴۳ پر

ایستادہ باشی آن زمان آبے مخور جز چار جائے
باقی وضو در وقف جا ہم آب زمزم ہم سور

آبے نباید ناہاری در چار جا اے جانِ من
ناہار و پس خلوت مخور پس خواب و ہم حاجت بشر

چون تو گنہ داری بسی آبے بدہ مر خلق را
ناچیز گردد آن گناہ از حوضِ کوثر آب خور

آبے مخور یک ساعتے یابی امان از درد ہا
ہر گہ کہ خوردی طعم را از گرم و شیرین چرب تر

آبے خورانی خلق را یابی ثوابے از خدا
یک قدح بدہی تشنہ را حوضے بجنت صد بسر

ہے۔ مگر باقی وضو اور آب زمزم کہ ان دونوں میں مقصود برکت ہوتی ہے ان کا تمام اعضاء میں سرایت کرنا مفید ہے۔ فقیر کو پس خوردہ اور سبیل کا پانی کھڑے ہو کر پینے کا ثبوت نہیں ملا۔ اعلیٰ حضرت نے بھی دو کا ذکر فرمایا ہے (ملفوظات جلد ۳ صد ۲۳۸) مصنف علیہ الرحمۃ کو شاید مل گیا ہوگا اس لئے ذکر فرما دیا۔

لے ناہار: نہار منہ، قدح بفتحتین پیالہ مشارق الانوار میں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک زانیہ عورت نے گرمی کے موسم میں کنواں کے ساتھ جنگل میں ایک کتے کو دیکھا کتے کی زبان پیاس کی وجہ سے باہر نکلی ہوئی تھی۔ اس وقت عورت کے پاس رسی وغیرہ نہ تھی۔ اس نے جوتے کا ڈول بنایا اور اپنے دوپٹے کی رسی۔ پھر کنوئیں سے پانی نکالا اور کتے کے منہ میں ڈالا اور چلی گئی۔ اس وقت کے نبی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اس نیکی کے سبب اس کو بخش دیا ہے۔ (شرح)

باب ۱۶ شانزدہم
دربیان آداب جامہ پوشیدن

جامہ بپوشی آنچنان کان دیر ماند مر ترا
ہر گز نہ پوشی شربتی پوش آنچنان باشد ستر

لے کان: در اصل کہ آن تھا۔ شربتی ایک باریک قسم کا ایک ریشمی کپڑا ہے۔

مسئلہ:۔ اتنا لباس کہ ستر عورت ہو جائے اور گرمی سردی کی تکلیف دفع کرے فرض ہے نیا کپڑا پہنتے وقت یہ دعا پڑھے جو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اللھم لک الحمد کما کسوتنیہ اسئلک خیرہٗ و خیر ما وضع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما وضع لہ ۱۲ رواہ ترمذی

از پنبہ پوشی جامہ را در بن بیابی راحتی
دستار باشد پیرہن شلوار کن زان سخت تر
کمخواب و خز دیباج را باید نپوشی ہیچ گہ
ابریشمے چون رشتہ شد زان ہم بکن کلی حذر
مختار شد از جامہ ہا اسفید جامہ جان من
تو دور کن از خویشتن ہم زرد و لعل معصفر
کم پوش چرم و پشم را سجدہ مکن بالای آن
بر پنبہ سجدہ افضلست نزدیک علما معتبر
دستار بندی ہفت گز شملہ گزاری پشت پس
بے شملہ باشد بندشے آن بندش شیطان شمر
شملہ کہ باشد با علم آن شملہ را روشن بدان
بی علم شملہ دان چنان چون خانہ تاریک تر
دیری بماند پاک ہم کوتہ چو پوشی جامہ را
این است شکل صالحان ہم مردمان نیکو سیر
چون کفش پوشی موزہ ہم باید بپوشی زرد و لعل
چون کفش موزہ شد سیہ اندوہ بینی بیشتر

ے پنبہ بہتر یہ ہے کہ روئی یا سوتی یا کتان کے کپڑے پہنیے اون اور بالوں کے کپڑے انبیاء کرام علیہ السلام کی سنت ہے۔ سب سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ کپڑے پہنے مگر فی زمانا اون کے کپڑے بہت بھاری قیمت سے ملتے ہیں اور ان کا شمار لباس فاخرہ میں ہوتا ہے۔ لہذا غریب جو کم قیمت ہوں وہ استعمال ہے۔ سخت تر کہ ناف سے رکبہ تک ستر فرض ہے شلوار یا پاجامہ موٹا ہو تاکہ کمال ستر ہو۔

فائدہ:۔ پگڑی شملہ (طرہ) کے بغیر خلاف سنت ہے اور شلوار ٹخنوں سے اوپر ہو۔ اتنا زیادہ اونچا بھی نہ کرے کہ دیکھنے والا وہابی سمجھے کہ آجکل یہ ان کا طریقہ ہے عورتوں کے لئے حکم برعکس ہے کہ وہ قدم چھپائیں رکھیں۔

ے کمخواب بالکسر مختلف رنگ والا ریشمی کپڑا۔ خز بالفتح وہ کپڑا ریشمی جو پشم گوسفند سے بنا ہو۔ دیباج وہ کپڑا جو ریشمی کیڑے سے بنا ہو۔ ابریشم وہ کپڑا جس کا تانا سوتی ہو اور بانا ریشم۔ یہ جنگ کے علاوہ پہننا ناجائز ہے۔ تفصیل شرح تحفہ میں دیکھیں۔

ے معصفر بضم اول و فتح ثانی و رابع و سکون ثالث سرخ جامہ۔

مسئلہ:۔ میت کے غم میں سیاہ کپڑے پہننا ناجائز ہے ۱۲ (عالمگیری)

ے کفش بال کے چمڑے کی جوتی جائز ہے بلکہ بعض مرتبہ نبی پاک نے بھی استعمال فرمائی۔ آپ کے جوڑے مبارک کے فضائل حد احصا سے باہر ہیں برکت و نفع کا یہ حال ہے کہ مقام درد پر نعلین شریف کا نقشہ رکھنے سے درد سے نجات ملتی ہے اور پاس رکھنے سے راہ میں لوٹ مار سے محفوظ رہتا ہے۔ مسافت طے کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ (مدارج اردو ج ۱ ص ۸۱) وہ نقش یہ ہے

بقائے کہ نشان کف پائے تو بود
ہذا مثال نعال
سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود
(نیل الشفاء فی نعل المصطفیٰ۔ مصنفہ اشرف علی تھانوی)

چوں موزہ پوشی کفش ہم اوّل بپوشی راست پا
چوں تو کشی ایں ہر دو را باید کشی برعکس[1] تر
ہرگاہ کہ باشد جامہ نو یک کف پر از آبی بکن
دہ بارہ سورۂ قدر خوان زان آب کن آن جامہ تر
انگشتری[2] زاہن مپوش از مس و ازار زیر ہم
تو دور کن از خویشتن خاتم کہ باشد عین زر
ترک ختم افضلست امرے نباشد چوں ترا
از نقرہ کن انگشتری حاکم چو گشتی نامور
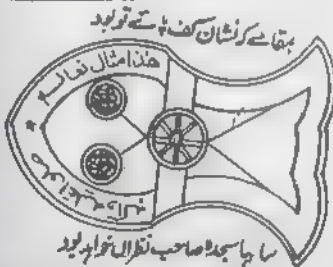
[1] برعکس یعنی جوتا یا موزہ اتارتے وقت پہلے بایاں اتارے۔

[2] انگشتری، انگوٹھی صرف چاندی کی جائز ہے۔ دوسری دھات کی مرد و عورت دونوں کے لئے حرام ہے لیکن عورت سونا بھی پہن سکتی ہے۔ ازار زیر بفتح الف و سکون راء و کسر زاء انگریزی لوہا جس پر رانگ کی قلعی ہو۔

فائدہ:- انگوٹھی سے مراد حلقہ ہے نگینہ نہیں۔ نگینہ ہر قسم کے پتھر کا ہو سکتا ہے۔

مسئلہ:- انگوٹھی ایک نگینہ کی ہو۔ اگر کئی نگینہ کی ہو تو مرد کے لئے ناجائز ہے اگرچہ چاندی کی کیوں نہ ہو۔ نقرہ بالضم چاندی گداختہ۔

باب ہفدہم
در بیان آداب خفتن میگوید

در ذکر[3] گفتن خواب رو بیدار گردی ذکر گو!
باید کہ خسپی با وضو بسیار یابی تا ثمر!
کوچہ نگردی نیم شب از خانہ بیرون در مرو
خفتن چو خواہی شمع کش آوند پوش و بند در
تنہا نخسپی خانہ را کانجا نباشد آدمی
آسیب یابی از پری باشد ترا از جان خطر
چوں تو عشا کردی ادا فی الحال رو خوابی بکن
عاصی شوی دوزخ روی شبہا بگوئی چوں سمر

[3] ذکر تین قسم کا ہے۔ (۱) ذکر عام (۲) ذکر خاص (۳) ذکر خاص الخاص۔ ذکر عام زبانی ہے۔ ذکر خاص دل جاری خاص الخاص ذکر خیالی ہے ؎
تجھ ہی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں گم ہونا
حقیقت معرفت اہل طریقت اسکو کہتے ہیں

فائدہ:- ذکر اللہ نبی پاک کے اسماء طیبہ میں سے ایک نام بھی ہے تو معنی یہ ہوئے کہ ہمارے حبیب کی برکت سے بیقرار دل چین پاتے ہیں۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ؎
لقاء الخلیل شفاء العلیل

باوضو قال علیہ السلام النائم الطاہر کالصائم القائم۔ آوند در اصل آب وند تھا یعنی پانی کا برتن۔

[4] جب لڑکا اتنا ہو جائے کہ اپنی بہن ماں یا کسی عورت کے ساتھ نہیں سو سکتا تو وہ اتنے بڑے لڑکوں و مردوں کے ساتھ بھی نہ سوتے (درمختار) سمر قصہ کہانی۔

قیلولہ[1] را دان نعمتی ہرگز نگیری ترک آن
راحت بیابی در بدن آسودہ گردد مغز سر

مقعد در باشد چون ترا ہرگز نہ خسپی بر زمین
طاعون[2] و با ہم از زمین آید برون جانِ پدر

خوابے[3] کہ بینی جان من تعبیر پرس از عالمان
نے کودکان نے دشمنان نے از زنانِ اہل کفر

تعبیر بکند چون کسی آن خواب افتد ہم بران
بد[4] را بگوید خوب چون آن زشت گردد خوبتر

گر بد بگوید خواب را آن خواب بیشک بد بدل
خواندم چنین اندر کتب دیدم بسے اندر خبر

منکر مشو از خوابہا مردیست از پیغمبران
در خواب[5] بینی مصطفٰی التحقیق دان ہم معتبر

شیطان بصورت مصطفٰی قدرت ندارد تا شود
نے ہمچو کعبہ نے سمانے ہمچو شمس و نے قمر

جانان نخسپی شب جمعہ عاشورہ عرفہ عید ہم
رمضان چو آخر عشر شد شو معتکف یابی قدر

---

[1] قیلولہ۔ اسی سے ہے۔ قال زیدٌ تحت الشجرۃ فنقض وضوءہٗ۔

فائدہ:۔ بعد عشاء باتیں کرنا تین طرح سے ہے۔ (۱) علمی بات مثلاً مسائل کا اجراء یہ سونے سے افضل ہے۔ (۲) جھوٹے قصے، ہنسی مذاق کے سننا مکروہ ہے (۳) موانست کی باتیں جیسے میاں بیوی کے درمیان یا مہمان کے اُنس کے لئے یہ جائز ہے مگر اختتام تسبیح و استغفار پر ہو

[2] طاعون مشہور پھوڑا ہے جو خُصیہ یا پستان یا بغل کے نیچے نکلتا ہے۔

[3] خوابے عن ابی قتادہؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ من اللّٰہ۔

[4] بدرا چنانچہ مروی ہے کہ ایک عورت کا خاوند سفر پہ گیا ہوا تھا اس نے خواب دیکھا کہ گھر کی چھت گر گئی ہے تو اس نے نبی پاک سے تعبیر پوچھی۔ فرمایا! تیرا خاوند جلد واپس آجائے گا تو ایسا ہی ہوا۔ دوسری مرتبہ جب اس کا زوج سفر پر گیا تو اس نے پھر وہی خواب دیکھا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تعبیر پوچھی۔ فرمایا کہ تیرا خاوند مر گیا ہے تو وہ بے چاری روتی ہوئی نبی پاک کی بارگاہ میں آئی اور سارا ماجرا سنایا۔ فرمایا! جیسے تعبیر دی گئی ہے ویسے ہو چکا ہے۔ (شرح)

[5] در خواب اگر کوئی شخص دُرود تعین شریف ۴۰۰ مرتبہ بوقت سحر یا بعد نماز صبح پڑھے سوا لاکھ پورا ہونے کے بعد زیارتِ نبوی سے مشرف ہوگا۔ وہ دُرود یہ ہے۔

اللھم صلی علی سیدنا محمد رسولک تعینک لاقوم والمظہر الاتم لاسمک الاعظم بعدد تجلیات ذاتک و تعینات صفاتک وعلی آلہ کذالک وبارک وسلم۔ عطیہ از استاذ نعیم صاحب — فقیر محمد احمد سعیدی

ــــ قال علیہ السلام من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی کذا فی مشارق الانوار۔

باب ہژدہم ۱۸

در بیان آداب بیع و شرا گوید

میکن تجارت جانمن این از مکاسب خوب دان
در بزٔ[1] برکت بیشتر اسپان بہائم ہم بخر
غلہ مخر نیت گران بردہ فروشی ہم مکن
پرہیز کن این ہر دو را ملعون نگردی محتکر[2]

در سود غلہ بردہ ہم ہرگز نباشد برکتے
محروم مانی از کفن آن مال بخورد کس دگر
در ہر چہ بینی ضرّ کس ہیزم بود یا کاہ و گچ
ایں احتکارست بیشکے مخصوص نے قوت بشر

گر غلہ آری از زرع[3] بکنی از آن انبار ہا
ہرگز نگردی محتکر نزدیک علم معتبر
چوں تو خریدی بردہ مفروش او را ہیچ گہ
دانی برادر بیشکے او گرچہ باشد بد بتر

گر تو فروشی یا خری سوگند ناری در میان
سوگند چوں صادق خوری رزیت گردد تنگتر
کیلے[4] و وزنی چوں خری آری بخانہ از دکان
ناکردہ کیلی وزن ہم مفروش جانان ہم مخر

مالک کنیزی چوں شوی باکی رحم از فرض دان
مسی مکن تقبیل ہم فی الحال در خلوت مبر

۱؎ بزّ بضم با و سکون زا، بکری
بخر امر ہے خریدن سے۔

۲؎ محتکر بضم میم و کسر کاف مثلاً گندم خرید کر رکھ دینا تاکہ قیمت زیادہ ہو جاتے یہ احتکار ہے ایسا کرنے والے کو محتکر کہتے ہیں۔ قوت خوراک یعنی کھانے پینے والی اشیاء۔

۳؎ زرع بالفتح بمعنی کھیتی۔ مفروش نہ بیچ قال مصلح الدین سعدی رحمۃ اللہ علیہ

یکم روز بر بندہ دل بسوخت
میگفت و فرمان دہش میفروخت
ترا بندہ از من بہ افتد بسے
مرا چوں تو دیگر نیفتد کسے

سوگند بمعنی قسم قال النبی علیہ السلام من حلف صادقاً ضیّق اللہ رزقہ و من حلف کاذباً ضیّق اللہ قبرہٗ۔

فائدہ قسم تین قسم ہے۔ ۱ لغو ۲ منعقدہ ۳ غموس۔ ان کی تفصیل کتب فقہ سے معلوم کریں۔

۴؎ کیلے بالفتح بمعنی ناپنا۔ مالک مالک ہونا عام ہے۔ خرید کر ہو یا ہبہ سے مسی ہاتھ لگانا۔ تقبیل بوسہ دینا۔

کامل چو بینی حیض را اندر کنارش زود کن
بیعے کنی چون جاریہ پاکی رحم[1] دان دو ستر
پرہیز کن خوردن ربا باشد ربا خوردن چنان
کردن زنا با مادران ہفتاد بار اے شہ پسر

باب[19] نوزدہم
در بیان منع از صحبتِ سلطان و اغنیا

درویش شو در کنج شین طمعے مکن از ہیچکس
قانع شدن ملکے بدان خانہ بدان پُر از گہر
نزدیک سلطان خود مرو دربار سلطان دان بلا
چونتو ہوس سلطان کنی باشد ترا از جان خطر
احسان مروت ہیچگہ ہرگز نجوئی از شہان
چونتو ستانی دہ زمین[2] افتادہ باشی پیش در
تقلید شغل شہ مکن آفت بلا مدغم در آن
راحت بہ بینی اندکے زحمت عذابی بیشتر
اشغال[3] شہ بیشک بدان ہمچون برائی جامہ
پوشد برائی چون کسے او را ندانی معتبر
چونتو غنی بینی بدر[4] بگریز فی الحال زو
درویش آید چون نظر آور بہ پیشش ما حضر
پرہیز از میر و ملک دان زہر قاتل قرب شان
چونتو نشینی با ملک ہر لحظہ بینی صد ضرر

---

[1] رحم دان الاستبراء البائع مستحب کفایۃ۔ ربا دن زنا قال علیہ السلام من اکل الربو افکانما جامع مع امہ سبعین مرۃً ۔ ۲۔ کنج بالضم بمعنی گوشہ طمعی بمعنی طمع۔

[2] دہ زمین اضافت صفت الی الموصوف ہے یعنی زمین دیہات والی۔ پیش در کنایہ ہے خواری و ذلت سے۔ تقلید بمعنی پیروی شغل کام مدغم لغۃً ادغام کا معنی ہے گھوڑے کے منہ میں لگام دینا۔ یہاں معنی ہے پوشیدہ۔

[3] اشغال مراد نوکری ہے براتی جامہ عاریۃً مانگا ہوا کپڑا۔

[4] بدر یعنی دروازے پر دولت مند کو دیکھے۔ ماحضر یعنی قسم طعام سے جو کچھ حاضر ہو۔ ملک بفتح میم و کسر لام بادشاہ سے
قرب سلطان آتش سوزاں بود
با شہاں الفت ہلاک جاں بود
درویش اگر بفتح دال پڑھا جائے تو اس کا اصل ہے در آویز یعنی دروازے پر جانے والا اگر بضم دال پڑھا جائے تو اصل دُرواش ہے یعنی موتی کی مثل تعظیماً فقراء کے لئے یہی وجہ اچھی ہے۔

تعظیم کن درویش را چیزے بدہ از بہرِ حق
بر ود ز تو ثلثانِ[1] دین عظم تو انگہ بہر زر

الطاف سلطان چون کند ہر گز مشو مغرور آن
شکرے کہ سلطان میدہد آن زہر دانی نے شکر

زالشان نیابی راحتے مہرے نیارد بر کسے
رافت ملک آفت بدان احسان شان خشم و قہر

چو نتو روی مجلس شہان باید نگہداری زبان
سخنے نگوئی پیش شان آئی برون باشی چو کر[2]

پرسند چون از تو سخن خدمت بکن پاسخ بدہ
سخنیکہ گوئی پیش شان نرم و حزین آہستہ تر

ناخواندہ بر شاہان مرو خوانند چون فی الحال رو
طاعت بکن فرمان شان این نوع از فرضی شمر

عدلیکہ بکند بادشاہ بہتر ز سالے شصت[3] دان
بکند کسی طاعت دران یا خود عبادت بیشتر

حدی اقامت چون شود اندر زمین از بہر حق
از چہل صبحے دان نکو بارد کہ متواتر مطر

باب بستم ۲۰

در بیان نکو نرمی کردن و حقوق ہمسایہ

تو پیشہ کن خلقی[4] حسن تا اجر یابی بے عدد
با خلق چندان خلق کن تا تو بگردی مشتہر

---

[1] ثلثان دو تہائی عظم بالضم تعظیم قال علیہ السلام من تواضع لغنی لاجل غنائہ ذھب عنہ ثلثا دینہ۔
فائدہ:۔ شرعی مفاد کے لئے عزت کرنا جائز ہے۔
مہر سے محبت، رافت مہربانی۔

[2] کر بالفتح یعنی بہرہ جو بات نہ سن سکے۔ حزین بفتح حاء وکسر زاء غمگین طاعت قال اللہ تعالیٰ واولی الامر منکم الخ
مسئلہ:۔ بادشاہ کی اطاعت فرض ہے بشرطیکہ مخالف شرع نہ ہو۔ ۱۲
فقیر محمد احمد سعیدی غفرلہٗ

[3] شصت (ساٹھ دن) قال علیہ السلام عدل الساعۃ خیر من عبادۃ سبعین سنۃ۔
فائدہ:۔ دراصل شصت سین کے ساتھ تھا لیکن اس کے کافی معانی ہیں تو دفع التباس کے لئے شصت صاد کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔
فائدہ:۔ عدل سے مراد فرائض الٰہی و سنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

[4] خلقی بالضم اچھی عادت۔ خلق بالفتح مخلوق سے
خلق خوش خلق را شکار کند
عقل بہتر ازین چہ کار کند

نادان چو گوید بد ترا خلقے بکن پاسخ مده
خلقے کند یاری ترا گردند ہر یک[1] دادگر

عقل و معیشت حلم ہم با مردمان ورزش بکن
تا شہد گردی در جہاں یابی بعقبے بس ثمر

نرمی بکن با جملہ کس خلق و مدارا پیشہ کن
تا دوست گردی خلق را چوں روح در قالب بشر

کن مشورت در کارہا کارے مکن بی مشورت
مامور شد شاہ رسل در مشورت[2] اے نامور

چوں تو ہمی بردہ خری او را بدان ہمزاد خود
طعمش خوران چوں طعم خود جامہ بپوشان خوبتر

چوں او کند عصیان گنہ بگذار از وی صبر کن
آوند گر او بشکند یاوہ مگو دیگر بخر

کارے مفرما آنچناں رنجہ شود زان کارہا
خاصہ چو بینی صائمش[3] فرمائی کار ما قدر

رنجہ مکن ہمسایہ[4] را بسیار احساں کن براو
ورنہ بدوزخ مر ترا باشد عذابے بیشتر

رنجہ مکن ہمسایہ را حضرت خدا او را دھد
خانہ[5] زمین و ملک تو آمد چنیں اندر خبر

جملہ بزرگان اولیا ایذا تحمل بے شکے
آنکس کہ او خدمت کند مخدوم گردد تاج سر

---

[1] قال اللہ تعالیٰ واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما ۱۲۔ دادگر مراد مددگار، عقل مراد عقلمندی ہے معیشت زندگی، ورزش اختیار۔ مدارا بضم میم صلح قالب بمعنی بدن وجسم۔

[2] مامور شد، وہ کام جس کا انجام معلوم نہ ہو تو اس کے لئے عاقل و صالح آدمی سے مشورہ کرنا حکم الٰہی و سنت رسول ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وشاورھم فی الامر (آل عمران) بردہ غلام ہمزاد بھائی خود۔
مسئلہ:۔ غلام کا مالک پر حق ایسے ہے جیسے بیٹے کا باپ پر۔
عصیان سے مراد نافرمانی ہے۔ آوند برتن۔ یاوہ بے ہودہ باتیں۔ بخر مخفف ہے خرید کا۔

[3] صائم روزہ دار ما قدر طاقت کے مطابق۔

[4] عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مازال جبرائیل یوصی فی الجار حتیٰ ظننت انہ یورثھا (بخاری ومسلم) ام المومنین سے مروی ہے کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے متعلق برابر وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ پڑوسی کو وارث بنادیں گے۔

[5] خانہ یعنی تیرا مال و ملک ہمسایہ کو دے دیگا۔ تحمل بروزن تفعل بمعنی برداشت تاج سر ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد۔

اسپ و بہائم چون خری کاہ و دلیدہ شان بدہ
آبے نما ہم بارہا بخورند اندک بیشتر
دانی دہان بستہ است او گفتن ندارد حال خود
دائم نماند بستہ لب شفقت کنی تو بے خبر

۱؎ بہائم جمع بہیمۃ چوپائے جانور خری مخفف ہے خریدی کا۔ کاہ سوکھی کٹی ہوئی گھاس۔ دلیدہ دلیا۔ اندک تھوڑا

۲؎ دہان بستہ یعنی جانوروں کی زبان بند ہے وہ اپنا حال کسی کو بتا نہیں سکتے۔ فلہذا تجھے چاہیئے جو تیرے رستے میں بند ھے ہوئے ہیں ان کو چارہ وغیرہ خود ڈالا کر ۱۲۔ در نص یعنی قرآن وحدیث میں ہے قال اللہ تعالیٰ وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا پ۱۵ والدین کی خدمت میں جہاد سے زیادہ درجہ ہے مشکوٰۃ ص۴۲۱

فائدہ:۔ والدہ کے حق کے بارے مشکوٰۃ ص۹۸ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! میری خدمت اور احسان کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا تیری ماں۔ اسی طرح تین مرتبہ اس نے سوال کیا۔ آپ نے یہی جواب فرمایا چوتھی مرتبہ جب سوال کیا تو فرمایا تیرا باپ ۱۲

فقیر محمد احمد سعیدی غفرلہٗ

باب بست و یکم[۲۱]

در بیان حقوق والدین بر فرزندان

با والدین احسان بکن تا اجر یابی بے عدد
خدمت تو شان فرض بدان در نص و ہم اندر خبر
ہر چونکہ خواہند آنکنی جنت در آئی بیشکے
مر مصطفیٰ را گفت خالق یاد کن اے نامور
خدمت بکن مر جملہ را مخدوم گردی بے شکے
آنکس کہ او خدمت کند مخدوم گردد تاج سر
آنکس کہ عزت میدہد ابوین را بشنو نکو
دارین عزت مر درا مقبول در جملہ بشر

۳؎ والدین کی فرمانبرداری کے متعلق کثیر تعداد سے احادیث وارد ہیں۔ دراصل اولاد اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے جس کے لئے والدین کے دل میں محبت پیدا کی جاتی ہے اولاد کے لئے وہ دعائیں مانگتے ہیں اور منتیں مانتے ہیں جب اللہ تعالیٰ ان کی یہ مراد پوری فرماتا ہے تو خوشی کی تو انتہا نہیں رہتی۔ والدہ نو ماہ اپنے بطن میں پہلے پرورش دیتی ہے بعد از ولادت بے شمار تکلیفیں اٹھاتی ہے اور خوشی میں مٹھائی تقسیم ہوتی ہے اور شادی بیاہ کے موقع پر اور گرمی سردی میں اور تعلیم کے لئے خاص خیال کیا جاتا ہے جب والدین بوڑھے ہو جاتے ہیں تو وہ اولاد کے دست نگر ہو جاتے ہیں۔ اگر بیٹا بجائے ضروریات پورا کرنے کے ان کو جھڑکنے لگ جائے اور آنکھ بھر بھی نہ دیکھے تو ان کے دل پر کیا گزرتی ہو گی۔ فی زمانا تو لوگ بیویوں کے کہنے پر والدین سے

لڑتے ہیں بلکہ زدوکوب تک نوبت آجاتی ہے بیویوں کو اس قدر ترجیح دی جاتی ہے کہ والدین چھوٹ جائیں تو چھوٹ جائیں لیکن زوجہ محترمہ راضی رہے۔ کبھی وہ زمانہ تھا کہ والدین کے کہنے پر عورت کو طلاق دینا پڑتی تھی۔ (جیسا کہ عبداللہ ابن عمرؓ نے والد ماجد کے کہنے پر اپنی عورت کو طلاق دیدی۔ (مشکوٰۃ ص۴۲۱)

مصنف علیہ الرحمۃ اس گندی مرض کے دفع کے لئے زواجر ص۵۸ کی حکایت بیان فرما رہے ہیں اور اسی زواجر میں ہے کہ نبی پاک نے حضرت علقمہ کی نماز جنازہ پڑھانے کے بعد اس کی قبر پر کھڑے ہو کر یہ فرمایا۔

یا معشر المہاجرین والانصار من فضل زوجتہٗ علی امّہ فعلیہ لعنۃ اللہ وملائکتہٖ والناس اجمعین۔

ترجمہ:۔ اے مہاجرین و انصار کے گروہ جو شخص اپنی ماں پر اپنی عورت کو فضیلت دیگا اس پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور انسانوں سب کی لعنت ہوئی۔

حکایت
علقمہؓ از اصحاب حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام

نشنیدہ بر علقمہ جانان چو شد وقت نزع[۱]
زحمت گران بند زبان تلخی چو بروی بیشتر
زن او بیامد بر نبی گفتا کہ اے شہ مرسلان
بر شوہرم نزع گران گشتست عاجز مضطرر[۲]
فرمود احمد مصطفیٰ مر مرتضیٰؓ و ہم بلالؓ
سومی بسلمان فارسیؓ عمارؓ را چارم شمر
رفتند شان بر علقمہ کردند تلقین مردرا
ہرگز نہ جنبیدش زبان کردند بر احمدؐ خبر
پرسید سید پاک دین الوین دارد زندہ این
گفتند اصحابش چنین مردہ یقین اورا پدر
زندہ است مادر علقمہ گشتہ ضعیف و ناتوان[۳]
فرمود سید مرسلانؐ روای بلالشؓ زود تر

۱ نزع بفتحتین دم توڑنا، جان کندن، تلخی سختی۔

۲ مضطر پریشان بے اختیار

۳ ناتواں بے طاقت

برما درش از من سلامے گو چنین اے پیرزن
گر قدرتت داری بیا خواند ترا خیر البشر
گر او ندارد قدرتے او را بگو تو اے بلال رضؓ
در خانہ خود تو نشستہ[1] شو آید بتو شافع حشر
رفتہ مؤذن مصطفیٰ بگذار[1] چون پیغام این
برخاست شادان شد ضعیفہ از شنیدن این خبر
او گفت[2] سازم جان فدا بر خاکپای مصطفیٰ
کردہ عصیٰ در دست خود آید بحضرت نامور
کردہ سلامش مصطفیٰ ہم خواندہ احمد پیش خود
افعال جملہ علقمہ رضؓ کردہ بیان او سربسر
گفتہ کہ بود این علقمہ رضؓ صاحب صلوٰۃ صوم ہم
ہم عابد و ہم زاہد بودہ سخی و معتبر
لیکن ز خدمت من مقصر[3] بود اے ختم رسل
زن خویش را عزت بدادی کردہ ما را بی وقر
گفت[4] من ہرگز نکردی گفت زن کردی قبول
راضی نیم زوزین سبب اے شافع روز حشر
فرمود سید زود ترہیزم بکن جمع ای بلال رضؓ
سوزیم تا مر علقمہ رضؓ کن آتشے تعجیل تر
عجزے بکرد آن پیرزن گفتہ کہ اے شہ مرسلان
بہرچہ سوزی علقمہ دلبند[5] دارم این پسر
فرمودہ سید گر شوی خوشنود بر فرزند خود
ہرگز نسوزانم ورا یابد نجات اندر حشر

[1] از نشستن بمعنی بیٹھنا۔ بگذار یعنی جب مؤذن نے کہا۔

[2] او گفت یعنی مادر علقمہ

[3] مقصر بضم میم وکسر صاد بمعنی کوتاہی کرنے والا۔ بے وقر بالفتح مجازاً بمعنی بے عزت۔

[4] گفت یہ ماضی بمعنی مصدر ہے یعنی گفتن کہنا۔

[5] دلبند دل کا ٹکڑا یعنی پیارا بیٹا

گفتا گواہ شو بانبی راضی شدم بر علقمہ
خوشنود گشتم این زمان کو جور[1] کردی یا جبر
پس گفت ختم الانبیا رو زو دے صاحب اذان
در باب حالِ علقمہ بر وے بحن نیکو نظر
چون آن بلائے متقی آمد بسوئے علقمہؓ
بشنید کلمہ از[2] و ہنوز او بود بیر و نے ز در
گفتی[3] چنین آن علقمہؓ ہستی تو واحد لاشریک
ہست آن محمدؐ بندہ ات ہم اور سولِ راہبر
چوں مادرش خوشنود شد بر علقمہ اے جامن
آنگہ کشادہ شد زبان آسان شدہ تلخی سُکر
آسان شدہ کندن بروپس جان بحق تسلیم کرد
پس مات[4] ہذا الشّابّ چوں آمد رسولِ معتبر
فرمود سیّد تا ورا غسل و کفن داد ند زود !
خواندش جنازہ پس ورا کردند زودے در قبر
شنوید اے یاران من گفتہ چنین آن مصطفےٰ
کارے نباید طاعتی جز از رضا مادر پدر
اے[5] بادشاہ باکرم مارا چنیں توفیق دہ
بکنیم طاعت بے ریا ہم خدمت مادر پدر

باب بیست و دوم
دربیان آداب دام کردن و گرفتن و دادن آن میگوید

[1] جور زیادتیاں و بے ادبیاں ۱۲۔

[2] ازو یعنی حضرت علقمہ سے کلمہ طیبہ سنا۔

[3] گفتی یہ کلمہ شہادت کا ترجمہ ہے سکر بضم سین وسکون کاف بمعنی نشہ بے ہوشی۔ مراد وہ تکلیف ہے جو مرنے کے وقت ہوتی ہے۔

[4] مات ہذا الشاب یعنی وہ جوان فوت ہوگیا۔

[5] اے بادشاہ یہ مصنف علیہ الرحمۃ کی دعا ہے۔ فقیر سعیدی غفرلہٗ

در دام[1] نافتی جان من تا زنده باشی در جہاں
از بام شکند دست و پا از وام برود جان و سر
ہرگز ندارد کس روا دامی کشیدن جز سہ جا
در مخمصہ[2] بہر کفن تزویج دختر یا پسر
چون تو دہی دامی بکس باید دہی قرض حسن
خواہش[3] مکن مہلت بدہ یاوہ مگو دیوان مبر
دامی مکن بہر ہوا زان دام افتی در بلا
دنیا کشی اندوہ و غم عقبی شوی بس بے وقر
چون تو بکس دامی دہی نیت بکن ناخواستن
چون او دہد بستان[4] خوشی ورنہ بکن کلی حذر
از دین گر یک دانگ را بدہی بدائن خویشتن
نزدیک حق باشد بجو از صدقہ دینار و زر
صدقہ اگر مقبول شد یابی ازاں اجر و جزا
یک حبہ گیری از حق کسے یابی کشاکش در حشر
از دام دار[5] خویشتن مستان گہے چیزے نفع
کشتی ستانی چون گرو غلہ مخور بر خصم بر
جملہ گروہا حکم این جانانِ من نیکو شنو
گاوے ستانی چون گرو ہم شیر او ہرگز مخور

[1] در دام قال النبی علیہ الصلاۃ والسلام لاتقرض اخاک کان القرض مقراض الجنۃ۔ یعنی نفسانی خواہشات کے لئے قرض طلب نہ کرے ۱۲۔ از بام چھت۔ یعنی مکان کی چھت سے گرنا آسان ہے کہ اس میں فقط جسم کو تکلیف ہوتی ہے اور قرض سے ہلاکت جان و دل ہے چونکہ قرض خواہ کے تقاضے سے دل و جان ملول ہوتے ہیں ۱۲۔

[2] مخمصہ سخت بھوکھ مراد قحط سالی ہے مسئلہ:۔ بوقت ضرورت قرض لینا جائز ہے۔ کلام مصنف علیہ الرحمۃ مبالغہ پر محمول ہے لیکن حتی الامکان قرض لینے سے بچنا اچھا ہے۔

[3] خواہش یعنی مقروض سے جلدی نہ مانگنا چاہیئے۔ دیواں مبر یعنی کچہری نہ لے جا بلکہ مہلت دے چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک شخص کا حساب کتاب ہوگا تو اس کی کوئی نیکی نہ ہوگی۔ اس سے پوچھا جائے گا کہ آیا تو نے اپنی زندگی میں کوئی نیک کام کیا تھا یا نہیں؟ وہ جواب دیگا نہیں۔ مگر یہ کہ میں لوگوں کو قرض دیتا تھا جب میرے عامل و متعلقین لینے جاتے تو میں اُن سے کہتا کہ امیروں سے تقاضا کرنا اور غریب لوگوں سے نرمی کرنا تاکہ وہ ادا کر سکیں اگر وہ بالکل مفلس ہوں تو چھوڑ دینا۔ تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اسے بخش دیں گے۔

[4] بستان بار زائدہ جو امر پر آجاتی ہے۔ ستان امر ہے ستاندن سے بمعنی لینا۔ دانگ چھ رتی کا وزن حبہ دانہ۔ کشاکش بفتح کافین بمعنی رنج و غم

[5] دام دار۔ مقروض

مسئلہ:- نفع جو قرض کے سبب سے آتے وہ سُود ہے۔ کشتی بالکسر کھیتی زمین و فصل۔ گرو مرہون خصم راہن۔
مسئلہ: مرہون شے سے باجازت راہن مرتہن نفع اٹھا سکتا ہے لیکن ارباب تقویٰ کے لئے یہ مطلق مکروہ ہے۔ کلام مصنف اسی پر مبنی ہے ۱۲۔

باب بیست و سوم[۲۳]
دربیان سکوت نمودن و منع غیبت

چو نتوروی در مجلسی ساکت[۱] نشین خاموش ہم
مکشائی تو اوّل زبان با سخن بدہ دُرّ و گہر
باشی تو ساکت روز و شب سخنی مگو جز ذکرِ حق
سخنیکہ باشد گفتنش نزدیک حق باشد اجر
سخنے کہ بود اندران غرضے ترا اسلام و دین
غرضے معاشے نے درو آنرا تو لا یعنی شمر
غیبت[۲] حرام است بیشکے در گفتنش دوزخ روی
علیے کہ در غیبت کنی آن ہست غیبت اے پسر
آنکس کہ او غیبت کند اعمالہا[۳] بروے رود
مغتاب گوئی میخورد مردار لحمے از بشر
غیبت مکن در ہیچگہ بگریز از غیبت کنان
از جملگی عصیان گنہ غیبت بدانی زشت تر
نمّام[۴] را دان دوزخی بوئے نیابد از جنان
ہرچند طاعت میکند دان طاعتش جملہ ہدر

۱؎ ساکت بیہقی شریف میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سکوت پر قائم رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔ لا یعنی بے فائدہ کیونکہ اس میں تضیع وقت اور قساوۃ قلب ہے۔

۲؎ غیبت۔ گلہ کے معنی ہیں کسی کی عدم موجودگی میں اس کی برائی یا خامیاں اس طرح سے بیان کرنا کہ اگر وہ حاضر ہوتا تو اس کی ناراضگی کا سبب ہوتا۔ خواہ وہ برائیاں یا عیب جھوٹ ہوں یا سچ۔ قال علیہ السلام الغیبۃ اشد من الزنا رواہ بیہقی۔ غیبت اوّل بفتح غین عدم موجودگی۔ دوّم بلکسر غین بمعنی گلہ۔

۳؎ اعمالہا یعنی غیبت کرنے والے کے اعمال جس کی غیبت کرتا ہے اس کو دیئے جائیں گے ۱۲۔ مغتاب یہ لفظ حدیث میں فاعل و مفعول کے درمیان مشترک ہے یہاں فاعل کے معنی میں ہے۔ لحمے قال اللہ تعالیٰ ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتاً پ۲۶۔ غیبت کنان گلہ کرنے والے

۴؎ نمّام بفتح نون و تشدید میم غماز یعنی چغلخور۔ موکل اسم مفعول یعنی مقرر کیا ہوا۔ ترمذی میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم جب صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزانہ یہ کہتے ہیں کہ تو خدا سے ڈر کہ ہم سب تیرے ساتھ وابستہ ہیں۔ اگر تو سیدھی رہی تو ہم سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم سب ٹیڑھے ہو جائینگے

دائی متوکل بر زبان جملہ بلا آفات را

جرم[1] زبان گراند کست دان جرم اور ابیشتر

دان کفر از وہم شرک از وہم قذف بہتان زو[2] از وی

ہرگز ندیدم در جہان از خامشان کس خوبتر

کذب[3] مگوئی ہیچگہ لعنت خدا بر کاذبان

کاذب نباشد سرخرو او را نیارد کس نظر

قذفی مگو مملوک را مقذوف چون باشد بری

حدی خوری روز جزا گردی سیہ رو در حشر

چون قذف گفتن مر ترا بر بندگان عادت بود

مردود گردی از شہادت در سراجی کن نظر

سوگند ہم غیر خدا ہرگز میا ور بر زبان

بزہگار گردی دوزخی آن شرک دانی خفیہ تر

ہرگز مخور سوگند تو گرچہ خوری از صدق دل

حلاف در دوزخ بدان در خشم حق او را شمر

اول[4] بہ بینی چون کسی او را سلامی کن روان

یابی جزا بے حد و عد ہرگز نیاید در حصر

چون تو سلامی رد کنی گر مسلم ست رد کن نکو

آنرا کہ بینی کافر[5] است گو مثل آن نے بیشتر

سلطان سلامی بر حشم مولی کند بر بندہ،

بی بی کنیز خویش را ہم اغنیا بر مفتقر[6]

---

[1] جرم اول بکسر جیم بمعنی جسم و وجود۔ دوم بضم جیم بمعنی گناہ

[2] آزو یعنی زبان سے۔ قذف گالی وغیرہ۔ زور جھوٹ فریب۔

[3] کذب، جھوٹ تین صورتوں میں بولنا گناہ نہیں۔ اول، جنگ میں۔ دوم صلح فریقین میں۔ سوم، زوجہ کو خوش کرنے کے لئے۔ کذافی ترمذی عن اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما ۱۲

سوگند، قسم۔ بزہگار گنہگار، حلاف بالفتح وتشدید لام بہت زیادہ قسمیں کھانے والا۔ خشم غضب۔

[4] اول۔ ترمذی میں ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص پہلے سلام کرے وہ رحمت الٰہی کا زیادہ مستحق ہے۔ حصر شمار۔

[5] کافر، کافر کو سلام نہ کرے، اگر وہ کریں تو جواب میں فقط علیکم کہے۔

مسئلہ، سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے بلاعذر دیر کی تو گنہگار ہوا، اور یہ گناہ جواب دینے سے دفع نہ ہوگا بلکہ توبہ کرنی ہوگی (درمختار)

[6] مفتقر بضم میم وکسر قاف محتاج

فائدہ:- آداب سلام میں قاعدہ کلیہ یہ کہ جو صاحب جاہ ومنزلت ہو، وہ پہلے سلام کرے مثلاً بادشاہ لشکر وخدم پر، بی بی نوکرانی پر، مہتر کہتر پر، شہری دیہاتی پر، استاد شاگرد پر، ماں بیٹی پر۔ آنکھیارا نابینے پر، گزرنے والا بیٹھے ہوئے پر سلام کرے۔

تنہا کہ باشد مردمی خدمت کند مرجمع را ،
راکب کند بر راجلے بینا کند بر بے بصر
چون عطسۂ[1] بزند مسلمے تحمید گوئی متصل
گو یرحمک در حال تو فرض کفایہ بر شمر
سبقت کنی گر تو بر او تحمید گوئی پیش از ان
در گوش و دندان ہم شکم دردے نہ بینی اے پسر

بابِ بیست و چہارم[24]

در بیان حسد کبر و عجب و غیبت و ستیزہ گوید

حاسد نیابد نیکوئی ہرگز نیاساید گہے
بخورد حسد[2] طاعات را چون ہیزمی تنور در
بگذار کبر و عجب ہم شو خاکپائے ہمگنان
ماند بدوزخ مدتی خود بین کہ باشد کینہ ور
چون تو بگوئی عیب کس صد عیب آید پیش تو
مکرے و غدرے ہم مکن تا تو نیفتی در سقر
ہرگز مکن استیزہ را گرچہ بود حق سوئے تو
با حوری شینی در جنان کوشک بیابی در صدر
کبرے[3] مکن با ہیچکس دان جملہ را بہتر ز خود
چون کبر بجنی بر کسے باشی ز گبران[4] بد تر

[1] عطسہ بالفتح چھینک ۔
مسئلہ :- چھینک کا جواب یرحمک اللہ سے فوراً اور اس طرح سے دینا کہ وہ سن لے واجب ہے جبکہ چھینکنے والا الحمد للہ کہے اگر دوبارہ آئی اور الحمد للہ بھی دوبارہ کہا تو جواب دینا واجب نہیں مستحب ہے اور اگر ایک مجلس میں کئی مرتبہ چھینک آئی تو تین مرتبہ جواب دے اس کے بعد ضروری نہیں دے یا نہ دے ۱۲
مسئلہ :- چھینک والا الحمد للہ رب العلمین کہے اس سے کم نہ کرے ۔

[2] حسد قال علیہ السلام الحسد تاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب (ابن ماجہ) حسد کے معنی ہیں کہ کسی شخص میں خوبی دیکھی اور دل میں آرزو کی کہ یہ نعمت اس سے جاتی رہے اور مجھے مل جائے۔ ہاں اگر یہ تمنا کی کہ میں بھی ویسا ہو جاؤں۔ مجھے بھی وہ نعمت مل جائے۔ یہ حسد نہیں بلکہ یہ غبطہ ہے جسے فی زمانا رشک سے تعبیر کرتے ہیں۔
فائدہ :- سب سے پہلے گناہ جو آسمان میں صادر ہوا وہ ابلیس لعین کا حسد تھا جو اس نے حضرت آدم علیہ السلام پر کیا۔ اسی طرح زمین پر جو پہلا گناہ ہوا وہ قابیل کا حضرت ہابیل پر حسد تھا ۔ (تفسیر عزیزی)

[3] کبر عجب کبر متقارب المعنی ہیں۔ غدر بے وفائی۔ استیزہ جنگ۔ در صدر یعنی جنت میں بلند مسکن پائے گا
[4] گبران جمع گبر آتش پرست ، بر آرد یعنی تجھے بلند فرمائے گا۔

کبر است کار ابلیس را باید تواضع پیشہ کن
تا حق ببر دارد ترا اندر میانِ بحر و بر

چون پیر و کودک در نظر آید ترا تعظیم[1] کن
کودک بدانی بے گنہ در پیر طاعت بیشتر

مومن ندارد کینہ اندر درونِ جان خود
شب را چو خسپد جانمن کینہ بشوید از جگر

ہر جا شجر بیند کسی گشتہ نگون سوئی زمین
خدمت کند ہم پشت خم چون بگذرد تحت الشجر

عیسےٰ شدہ بر آسمان کردہ تواضع خلق را
قارون شدہ زیر زمین چون کرد بخل و کبر بسر

چو تو شجر بینی نگون راکع[2] شوی سوئے زمین
آرے ہمون گردد نگون شاخے کہ باشد میوہ ور

باب ۲۵ بست و پنجم
در بیان اخلاص و ریا در اعمال

صوم و صلوٰۃ و صدقہ ہم بہر خدا خالص[3] کنی
نے بہر جنت حور نے بہر خلاصی از سقر

از بہر دنیا یا عمل بہر جزا عقبےٰ کنی
مزدور[4] باشی بیشکے کامل نیابی این اجر

---

[1] تعظیم قال علیہ السلام من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا۔

نگون بکسر نون ٹیڑھا۔ خم بالفتح ٹیڑھا پن۔ تحت الشجر، درخت کے نیچے یعنی جیسے درخت کے نیچے گزرنے والا سر جھکا کر گزرتا ہے تاکہ اوپر سے کوئی شاخ نہ لگ جائے، ایسے مومن بھی تواضع کرتا رہتا ہے۔

[2] راکع، یہ مصنف علیہ الرحمۃ کی طرف سے نصیحت ہے۔ میوہ ور پھل دار یہ مصداق ہے اس بیت کا ؎
نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین ۱۲

[3] خالص عبادت کوئی بھی ہو اس میں اخلاص نہایت ہی ضروری ہے یعنی محض رضائے الٰہی کے لئے عمل کرنا چاہیئے۔ دکھاوے کے طور پر عمل کرنا بالاجماع حرام ہے۔ نبی پاک نے فرمایا جس نے ریا کے ساتھ نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے ریا کے ساتھ روزہ رکھا اس نے شرک کیا۔ (رواہ احمد)

[4] مزدور، اعلیٰ درجہ کا اخلاص یہی ہے جو مصنف علیہ الرحمۃ بیان فرما رہے ہیں ورنہ باقی مزدوری ہے۔

حق را بیابی آنگہے کارے کنی از بہر حق
مخلص چو گشتی جانمن بینی خدا از چشم سر[1]

اخلاص دارد کارہا در کارہا اخلاص کن
کفرے بدان سمعہ ریائی از مرائی کس بتر[2]

چون ذکر گوید پاسبان از بہر راندن وزد را
زہنگار گردد ذکر گو باشد منافق بے خبر

دنیا چو خواہی از خدا از بہر آن طاعت کنی
دنیا بیابی بیشکے مانی زجنت دور تر[3]

چپ راست بیند بندہ چون اندر نماز خویشتن
گوید خدای بنگری از من مگر او خوب تر[4]

دل را چو بندی با خدا در کارہائے راہ حق
مقدار کارے آنچنان تا اجر یابی پرگہر

ور تو بخواہی از خدا حور و قصور اندر جنان
صد حور یابی در جنان حق را نیابی اے پسر

[1] چشم سر، اس سے مراد آخرت میں دیدار الٰہی ہے یا معرفت الٰہی ہے۔ سمعہ بالضم بمعنی شنوانیدن عمل خود با مردمان۔ ریا، یہ مصدر ہے باب مفاعلہ کا بروزن قتال بمعنی نمائیدن۔

[2] بیہقی میں ہے کہ جس دن مخلوق کو اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تو ریا کرنے والوں سے رب تعالیٰ فرمائے گا ان کے پاس جاؤ جن کے دکھاوے کے لئے تم کام کرتے تھے جا کر دیکھو کہ وہاں تمہیں کوئی بدلہ اور خیر ملتا ہے۔

ایضا قال علیہ السلام فان المرائی ینادی یوم القیمۃ علی رؤس الخلائق باربعۃ اسماء یا کافر یا فاجر یا غادر یا مخادع الخ۔

پاسبان چوکیدار دزد چور۔

انما الاعمال بالنیات

[3] قال اللّٰہ تعالیٰ ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منھا وما لہ فی الاخرۃ من نصیب ۱۲

[4] قال علیہ السلام لو یعلم المصلی من یناجی ما التفت۔ اگر نمازی یہ جانتا کہ وہ کس سے راز و نیاز کی باتیں کر رہا ہے تو وہ نماز میں دوسری طرف التفات نہ کرتا۔ بنگری، دیکھتا ہے تو یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے! تو مجھے چھوڑ کر دوسرے کو دیکھتا ہے شاید وہ میرے سے تجھے بہتر ہے۔

مسئلہ:۔ ریا کی طرح اجرت مقرر طے کرکے تلاوت قرآن، میلاد خوانی، نعت خوانی کرنے میں بھی کوئی ثواب نہیں ملتا اس سے فی زماننا کے مقررین کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے ۱۲

فقیر سعیدی غفرلہ

باب بیست و ششم[26]

در بیان توکل و رضا و خوف و رجا

چو تو کنی بر حق توکل[1] ہم رضا در کارھا
بیشک ولی گردی یقین در سلکِ خاصان معتبر

جملہ سپردم کارہا در حضرتت اے بادشاہ[2]
گو این سخن در روز و شب ترسان از خدائے کس دگر

خوفش بباید آنچناں جز من کسی نے دوزخی
اُمید باید ایں چنین باشم بجنت در صدر

مسلم[3] بباید درمیان خوف و رجا در ہر طرف
خوفش بباید اندکے اُمید باید بیشتر

ابلیس شش لک[4] سال گو میکرد طاعت رانده شد
بوبکر بُد[5] در پیش بُت میکرد دیروے صد نظر

دل را نداری ملتفت[6] تا زندہ از بہر نان
روزی رساند ذوالمنن[7] دارد خزائن گنج زر

بخشش ندانی از کسے جز از خدائے خویشتن
چوں مر ترا بخشد کسے جن و ملائک یا بشر

خالق ہمیگوید ترا اندر بلاہا دہ رضا
ورنہ برو زیر سما خالق طلب جز من دگر

---

۱ توکل کا معنی ہے اپنے امور کو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر چھوڑنا عن عمر ابن لخطاب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لو انکم متوکلون علی اللہ حق توکلہ یرزقکم کما یرزق الطیر مشکوٰۃ۔ ولی توکل کا ثمرہ یہ ہے کہ انسان اللہ کا ولی بن جاتا ہے اور اس کا شمار مقربان الٰہی سے ہوتا ہے۔ سلک کا لغوی معنی ہے لڑی۔

۲ بادشاہ یعنی یہ کہتا رہے ؎
سپردیم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

۳ مسلم قال علیہ السلام الایمان بین الخوف والرجاء۔ اندکے بمعنی تھوڑا کیونکہ قال اللہ تعالیٰ علی لسان رسولہ ان رحمتی سبقت علی غضبی۔

۴ لک ایک لاکھ عدد۔ لیکن یہاں مراد کثرت عبادت ہے۔

۵ بد مخفف ہے بُود کا۔
فائدہ:۔ زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ شاید اسی بنا پر مصنف علیہ الرحمۃ نے پیش بُت لکھا ہے ورنہ یہ مسلمہ بات ہے کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں بھی کسی بُت کے سامنے اپنا سر نہیں جھکایا۔ ملاحظہ ہو تاریخ الخلفاء مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت ص۱۳ حصہ ا ملتفت التفات کرنے والا۔ ذوالمنن بکسر میم و فتح نون اول اللہ تعالیٰ۔

۶ رضا قال اللہ تعالیٰ قل کل من عنداللہ۔

تکیہ کمن برکارِ خود عجبے بطاعت ہم مکن
بلعام[1] و برصیصا بہم گشتند ملعون خاک سر

[1] بلعم بن باعور یہ بنی اسرائیل کے وقت کا مستجاب الدعوات عالم تھا قال اللہ واتل علیھم نبا الذی آتیناہ الخ کافروں کے کہنے اور ابلیس کے بہکانے سے اس نے موسیٰ علیہ السلام پر بددعا کی جس کی وجہ سے آپ کا لشکر چالیس سال جنگل میں رہا۔ آخر یوشع علیہ السلام کی دعا سے وہ بے ایمان ہو کر مرا۔ تفسیر مظہری ج ۳ صفحہ ۴۳۳ برصیصا یہ بھی ایک زاہد تھا جس نے شیطان کے بہکانے سے زنا اور کفر کیا اور بے ایمان ہو کر مرا۔ مکمل قصہ شرح تحفہ گفلوی میں دیکھیں ۱۲۔

باب بلبست و ہفتم[27]
دربیان فضیلت صبر و شکر گوید

فرحت[2] چو خواہی دائما ہمدم بسازی صبر را
ہرگز ندیدم در جہان از صبر چیزے خوبتر

صبرے بکن در کارہا کز صبر یابی صد فرج[3]
ظالم چو بینی خصم را صبرے بکن یابی ظفر

ظالم چو ظلمی میکند صبرے بکن باکس مگو
از کس نخواہی واد[4] چوں داد ت دہد آن داد گر

دان نصف ایمان صبر را ہم شکر را نصفے دگر
محکم بکن ایں ہر دو را مومن بگر دی اے پسر

امید کس بر دل مکن امید کن بر خالقے
کو رزق بدہد وحش[5] را طیر و بہائم ہم بشر

موجود داری نعمتی قیدش[6] بکن در شکر حق
زائد بران خواہی اگر شکرے بکن اے نامور

[2] فرحت صبر کی وصف کر اپنا ساتھی بنانا چاہیئے کیونکہ الصبر اصل کل عبادۃ وکف عن کل معصیۃ۔

[3] فرج بفتحتین آرام کشائش الصبر مفتاح الفرج۔ ظفر بفتحتین کامیابی یعنی اگر ظالم کے ساتھ واسطہ پڑ جائے تو بھی انسان صبر کرے اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔

[4] داد یعنی اپنا حق کسی سے نہ مانگ خود اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ قال اللہ تعالیٰ ان اللہ مع الصابرین۔ وان الایمان نصفان نصفہ صبر و نصفہ شکر۔ محکم بفتح کاف مضبوط بکن بضمتین۔

[5] کو دراصل کہ او ہے۔ وحش جنگلی جانور۔ بہائم جمع بہیمہ چوپائے جانور

[6] قیدش یعنی جو موجود ہے اسے فی سبیل اللہ خرچ کر اور شکر کر۔ قال اللہ تعالیٰ لئن شکرتم لازیدنکم۔

گرچہ مراتب بعد دارد غنی شاکر ولے
او کے رسد با صابرے کو صبر ورزد[1] در فقر

شاکر سلیمان گرچہ بود اندر غنا و سلطنت
او کے رسد با مصطفیٰ کردہ بدرویشی صبر

[1] ورزد مضارع ہے ورزیدن سے بمعنی اختیار کرنا اپنانا۔ کے استفہام کے لئے آتا ہے بمعنی کب۔
فائدہ:- اسمیں اختلاف ہے کہ نعمت پر شکر کرنا افضل ہے یا تکلیف و مصیبت پر صبر کرنا بعض علماء شکر کو افضل کہتے ہیں اور بعض صبر کو۔ مصنف علیہ الرحمۃ کے ان آخری دو اشعار سے اشارۃً یہی معلوم ہوتا ہے کہ صبر افضل ہے اور میرے نزدیک یہی حق بات ہے۔
واللہ اعلم بالصواب ۱۲
فقیر محمد احمد سعیدی غفرلہٗ

باب بیست و ہشتم[28]

در بیان توبہ کردن و زہد اختیار نمودن

توبہ بکن امروز[2] تو ہرگز مگو فردا کنم
شاید بمیری صبحدم فردا نیابی اے پسر

توبہ کنی از صدق دل فیما مضیٰ آری ندم
چوں یاد داری آں گنہ گردد خراب و منکسر

زہد[3] بکن دستی مزن در مال دنیا جانِ من
ہر ذرہ را با تو بود فردا حساب و ہم حصر

گر بازمانی[4] از گنہ آں گرچہ باشد ذرہ
نزدیک حق باشد نکو از طاعتِ جن و بشر

[2] امروز آج کا دن۔ فردا کل یعنی آج توبہ کر لے شاید کل کا دن تجھے نصیب نہ ہو کہ تو پہلے مر جائے۔ فیما مضیٰ جو کچھ گزر گیا۔ منکسر صیغہ اسم فاعل یعنی توبہ ایسی ہو کہ جب اس کو اپنے گناہ یاد آئیں تو وہ خراب حال و شکستہ بال ہو جائے کیونکہ مؤمن گناہ کو اپنے اوپر ایک پہاڑ کی طرح سمجھتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں اس پر نہ گر جائے اور منافق اس کے برعکس گناہ کو اپنی ناک پر بیٹھی ہوئی مکھی کی طرح خیال کرتا ہے کہ یہ ہاتھ سے اڑا دی جا سکتی ہے۔

[3] زہد، دنیاوی لذتوں کو چھوڑنا حصر شمار کرنا، احاطہ کرنا یہ تفسیر ہے حساب کی یعنی کل محشر میں ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے حلال الدنیا حسابٌ و حرامہا عذابٌ وشبہاتہا عتاب والحرص داءٌ لا دوا لہٗ۔

[4] بازمانی۔ باز آنا، ترک کرنا۔ ترک ذرۃ مما نہی اللہ تعالیٰ عنہ خیر من عبادۃ الثقلین۔

گر بندۂ از صدق دل توبہ کند از معصیت
بروے نماند[۱] ذرۂ زان کردہا باقی اثر
در بند دنیا چون شوی طلبش کنی از ہر کسی
محروم مانی از خدا مغضوب گردی بیخبر
عصیان بدانی دوستی کردن[۲] گناہ و ہم خطا
دشمن خدا دان بیشکے مولع کہ باشد مال وزر
فارغ شدی از سیم وزر رستی ز دیو و شر اُو
زاہد ز شیطان ایمنست وسواس نے بروے گذر
اموال دنیا چون کسی بخشد جمع دانی سگے
کو ہم شکم پُر می کند آن زر بدان سنگ و مدر
درویش خواہد مال وزر او را مدان درویش تو
ہست او مقلد[۳] دزد دین دیو بدان صورت بشر
چوں ہست دنیا بیوفا در بند او بودن خطا
در جمع او دان صد عنا در دین نہ سود بل ضرر

۱؎ نماند عن ابن عباس رضی اللہ عنہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ۔
مسئلہ:۔ توبہ توڑنے کے بعد بھی توبہ قبول ہوتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ فانہٗ کان للاوابین غفوراً پ۱۵۔ بیشک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔
محروم بے نصیب، مغضوب مقہور یعنی غضب کیا ہوا۔
۲؎ کردن گناہ یعنی دنیا کی دوستی سے گناہ ہی گناہ صادر ہوتے ہیں۔
مولع بضم میم وکسر لام بمعنی حریص۔ دیو شیطان۔
فائدہ:۔ شیطان کا انسانوں کو پھنسانے والا جال حُبِ دنیا ہے جو اس سے بچ گیا وہ شیطان کے شر سے محفوظ ہوگیا۔ مدر مٹی کا ڈھیلا قال اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب ۱۲
۳؎ مقلد تقلید کرنے والا مراداً معنی بے خبر ہے۔ دزد چور، دیو شیطان سہ

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دون
ایں خیال است محال است و جنون

عنا بفتح عین مشقت۔ امساک بخیلی۔

فائدہ:۔ بخیل اور ممسک میں فرق یہ ہے کہ بخیل وہ جو اپنی ضروریات میں تو مال خرچ کرے لیکن واجبات شرعیہ ادا نہ کرے اور ممسک وہ جو نہ خود خرچ کرے اور نہ دوسروں کو دے اس کا دوسرا نام لئیم ہے۔

باب بیست و نہم ۲۹
در بخل و سخاوت و صدقہ و ایثار و امثال آن

گر دور داری خویشتن از بخل واز امساک ہم
رستہ شوی یابی جنان شینی چو شاہان در صدر

ایثار[1] را ہم پیشہ کن چیزے نخواہی از کسے
محظور دانی خواستن دادن لطیف و خوبتر

صد چند کس از صوفیان بود ندی در سفر
گشتند تشنہ بر یکے ابریق[2] بد بر یک نفر

او دادا ورا او بدو مردند جملہ تشنگان
آن آب خوردہ یک نفر آنجا نماندہ کس دگر

ہم صدر مسند منزلت محراب و محفل جائیگاہ[3]
ایثار کن بر دیگران گردی تو شخص معتبر

دشمن[4] خدا شخصے بدان کو پیشہ سازد بخل را
محبوب حق باشد کسے ایثار بکند سیم و زر

ہرگز منہ مالے فرو از بہر روز نیستی[5]
آن روز آید چون ترا آنمال گردد مستتر

از بہر دختر یا پسر مالے مکن زیر زمین
حاجت چو افتد شان گہے ہرگز نگوید کس خبر

ہم بر خدا بسپار شان میری نمیرد[6] او گہے
از کارہا بیغم شوی اندیشہ را از دل ببر

[1] ایثار اللہ تعالیٰ کے نام پر مال خرچ کرنا۔ قال علیہ السلام السخی حبیب اللہ ولو کان فاسقا۔ محظور ناروا یعنی سوال کرنا منع ہے حتیٰ کہ اگر سوار کا تازیانہ گر جاتے تو پیدل چلنے والے کو اٹھانے کے لئے نہ کہے بلکہ خود نیچے اترے اور اٹھالے۔

[2] ابریق بالکسر قبضے والا لوٹا۔ مصنف علیہ الرحمۃ فضیلت ایثار کے لئے ایک قصہ بیان فرماتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایک سو افراد پر مشتمل بزرگوں کی جماعت سفر پر تھی کہ ان کو پیاس لگی تو پانی ایک فرد کے سوا کسی کے پاس نہ تھا۔ اس نے وہ پانی اپنے رفیق سفر کو دیا۔ پھر اس نے دوسرے کو۔ حتیٰ کہ سب کے سب پیاسے مر گئے اور پانی ایک کو ملا۔

[3] جائیگاہ، قولہٗ تعالیٰ لن تنالو البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون پ۴

[4] دشمن البخیل عدو اللہ ولو کان عابداً ۵

[5] نیستی مفلسی یعنی محض اس خیال سے کہ شاید مجھے کبھی مفلسی آجاتے زمین کے اندر مال دفن نہ کر کیونکہ مشیت ایزدی ہیں اگر وہ دن تجھے ملنے والا ہے تو مال مدفون بھی اس دن چھپ جائے گا اور تجھے نہیں ملے گا۔ ۱۲ فقیر سعیدی عفرلہ

[6] افتد یعنی جب انہیں ضرورت پڑے گی تو تیرے مرنے کے بعد کوئی بھی مال مدفون کا پتہ نہیں دیگا۔
[7] میری مردن سے یعنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے سہارے پر چھوڑ دے ان کی روزی کی فکر نہ کر کیونکہ تجھے ایک دن موت آئے گی اور اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے لہٰذا وہ انہیں روزی دے گا۔

اینؔ[1] مال باشد مار تو آن مار دان زنّار تو
زنّار فردا نارِ تو این نار بر زنّار بر

[1] اینؔ مال یعنی یہ مال محشر میں تیرے لئے سانپ بن جائے گا اور وہ سانپ زنار یعنی تیرے گلے میں لپٹا ہوا ہوگا اور وہ زنار آگ ہوگی، لہٰذا چاہیئے کہ اس نار یعنی مال کو زنار یعنی اہل کفر پر چھوڑ دے اور فارغ البال ہوکر خالص بندۂ خدا ہوجا۔

باب سی ام[30]
در تواضع و معیشت و نفع رسانیدن خلق را

باخلقؔ[2] ورزش کن نکو تا دوست گردی جملہ را
بانغز مردان خلق کن با زشت خویان بیشتر

آنکس تواضع میکند با او بکن صد چندان آن
در کس تکبّر می کند صدقہ بدان با او کبرؔ[3]

چون تو بخواہی با کسے بودن بیک جا مدّتے
گر ذرّہ را گوید شبست بنمائی پروینؔ[4] ہم قمر

گر مردمے منکر شود با تو ستیزد ہر دمے
گوید حماری اسپ را گر تازیستؔ[5] گوئی حمر

رنجہ مشو اندوہ مکن خلقے چو گوید بد ترا
مخلوق بدہا بر خدا گفتہ کہ ناید در حصر

از مدح کس خوش دل مشو اندوہ دشنامی مکن
از مدح نے باشد نفع وز ہجو کے باشد ضرر

سخنے کہ گوئی با کسے بر قدر عقلؔ[6] او بگو
عالم چو بینی سامع ست با او بگو چون در گہر

[2] باخلق بالفتح مخلوق قولہ تعالیٰ واخفض جناحک لمن تبعک من المؤمنین۔ نغز مرداں، نیک لوگ، زشت خویاں بُری عادت والے یعنی اچھے لوگوں سے نیکی اور بُروں سے زیادہ نیکی کر۔

[3] باو کبر، التواضع مع المتواضعین حسنۃ والتکبر مع المتکبرین۔ صدقۃ

صدقہ۔ متکبر کے ساتھ تواضع نہ کرتا کہ اس کو اس عادت سیئہ میں مدد نہ ملے بلکہ ان کے ساتھ کبر لائق ہے تاکہ وہ شرمسار ہوکر اس سے باز آجائے۔

[4] پروین، وہ چند ستارے جو جمع ہوتے ہیں ان کو ثریا بھی کہتے ہیں۔

[5] تازیست اسپ تازی یعنی اگرچہ اسپ تازی ہے مگر منکر کے قول کے مطابق حمار کہہ دے۔

گوید، مخلوق کے بُرا کہنے سے غم نہ کر کہ مخلوق نے تو بہت سی ناشائستہ باتیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں بھی کہہ دیں مثلاً عزیر و عیسیٰ علیہم السلام کو اللہ کے بیٹے اور ملائکہ کو بیٹیاں وغیرہ۔ دشنام، گالی وغیرہ، ہجو بالفتح کسی کی برائی بیان کرنا ۱۲۔

[6] عقل تکلموا الناس علیٰ قدر عقولہم۔ در گہر، عالم سے فصاحت و بلاغت سے کلام کرنی چاہیئے۔

چونتو بدانی جاہل است فہمی ندارد در سخن
سخنے بگوئی آنچناں در پے کند قدر[1] اثر

لطفے و نرمی کن بسی قصد خریدن چون کنی
باید فروشی ہم چنین تا سود بینی زان تجر

نفعے رسان مر خلق را دربند نفع خود مشو
میکن چنین تا زندۂ بیشک شوی خیر البشر

ہرگز نخواندم در کتب نشنیدہ ام از عالمان
ہمچون جزائی[2] نافعان باشد جزائے کس دگر

نانے بدہ درویش را رستہ شوی در دو جہان
نظرے کنی چون بر گدا بر تو کند حق صد[3] نظر

رنجے بکن در پے بکش راحت رسان مر خلق را
این کار دارد کارہا زین نیست کاری خوبتر

شو سنگ زیر آسیا رنجے بکش راحت رسان
ورنہ چو ہیزہ[4] مسخرہ نانے طلب از در بدر

خوش وقت آن مرغیکہ او افتد بدام مردمے
او را فروشد[5] نان خورد بدہد بزن دختر پسر

سائل[6] چو افتد پیش در از تو بخواہد نانکے
منعے کنی چون نان ازو یا خود کنی او را نہر[7]

گوید خدا نان خواستم ما را ندادی لقمۂ
یابی عذابے زین گنہ سالِ ہزار اندر سقر

---

[1] قدر آفو جاہل کے ساتھ سادہ باتیں کرے تاکہ وہ سمجھ سکے اور نرمی سے کلام کرے، تاکہ اس کے دل میں اثر کرے۔ تجر مخفف ہے تجارت کا۔ بند خیال ہمیشہ اس خیال میں رہ کر میرے سے لوگوں کو نفع ملتا رہے۔ قال علیہ السلام خیر الناس من ینفع الناس۔

[2] جزاء، ثواب، نافعان نفع دینے والے۔ رستہ بالفتح چھٹکارے والا

[3] صد گدا پر نظر شفقت کرنا موجب رحمت الٰہی ہے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ای اللہ المتصرف فی السماء۔ بکش بضم با، و فتح کاف امر ہے کشیدن سے بمعنی کھینچنا۔ آسیا اصل آس آب تھا آٹا پیسنے والی چکی جو پانی کی حرکت سے چلے۔

[4] ہیزہ بکسر ہا، مخنث ہندی میں ہیجڑہ کہتے ہیں۔ مسخرہ نقلی المرام ایکہ جیسے چکی کا نیچے والا پتھر تکلیف اٹھا کر لوگوں کے لئے آٹا مہیا کرتا ہے تو بھی انسان تکلیف اٹھا کر خلق خدا کو نفع پہنچا۔ ورنہ مخنث اور مسخرے کی طرح دربدر روٹی مانگتا پھرتا رہ۔

[5] فروشد فروخت کرتا ہے۔

[6] سائل، منگتا۔

[7] نہر بفتحتین جھڑکنا۔ گوید کل قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے انسان! میں نے تجھ سے روٹی مانگی تھی تو نے ایک لقمہ بھی نہ دیا۔ بندہ عرض کرے گا یا اللہ! تو ان چیزوں سے بے پرواہ ہے۔ فرمان ہوگا۔ تو نے سائل کو دروازے سے خالی لوٹایا تھا اور درحقیقت سائل کا مانگنا میرا مانگنا تھا اور اس کو نہ دینا مجھے نہ دینا ہے ۱۲۔

چوں ہمیشہ بخشی نانؔ دہی جنت بیابی حور ہم
خلعتؔ بپوشی از خدا تاجے نہی بر فرقؔ سر

سائل بدانی ہدیہؔ از حق تعالےٰ بر درت
صد چند کن تعظیم او ہم بخشش او را ما قدر

ایتامؔ را پرورکسی نانے بدہ ہم جامۂ
ہر لحظ شفقت کن چناں تا یا دنا ید شان پدر

خدمت کنی چوں مردمی باشد چو خادم پیش تو
باید نوازی ہر زمان اوراؔ بدان نور البصر

گر بحد و نان پیش آورند تو لقمہ لقمہ بخش کن
یابی فضیلت بیشتر آں ہر دو را نتہا مخور

ایں حکمہا بر اغنیائے نے بر فقیر و گرسنہ
او خود بود محتاج آں نانے کجا بدہد دگر

باب سی و یکم
در بیان خوبی حلم و زشتی غصہ کردن گوید

حلمے بکن با جملہ کس محبوب گردی بیشکے
ہرگز نباشد نزد حق از حلم چیزےؔ خوبتر

جاہل چو گوید بد ترا حلمے بکن چیزے مگو
خلقے ترا ناصر شود بکنند باری یکدگر

ملہ نانؔ دہی بمعنی نان دادن روٹی دینا۔ خلعتؔ بکسر خاء پوشاک، فرقؔ مانگ ہندی میں سیندھ کہتے ہیں اور بمعنی سر بھی آیا ہے۔

ملہ ہدیہؔ سائل اللہ تعالیٰ کا ہدیہ ہے اس کی تعظیم کر اور حسب طاقت اسے عطا کر۔

ملہ ایتامؔ بفتح الف جمع یتیم۔ ترمذی نے ابو امامہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یتیم کے سر پر محض اللہ کے لئے ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ گزرا ہر بال کے مقابل میں اس کے لئے نیکیاں ہیں اور جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر احسان کرے میں اور وہ جنت میں (دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا) اس طرح ہوں گے۔

ملہ اوراؔ یعنی خادموں کو، نور البصر آنکھوں کا نور، مراد فرزند ہے۔ یعنی غلام کو بھی اپنا بیٹا سمجھ۔ لقمہ، نوالہ۔ گرسنہ بالضم بھوکا۔

ملہ چیزےؔ مگو، اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً۔ حدیث میں آتا ہے قوی وہ نہیں جو پہلوان ہو دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ قوی وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے کو قابو میں رکھے (بخاری)

مردم چو خواند علمہا عالم شود اندر جہان!
حلمے نباشد چون درو شجرے بدانی بے ثمر[1]
خشمے مکن بر ہیچکس غاضب بدان مغضوب حق
چون بر تو بخند کس غضب سخنے بگو میکن صبر
عفوے بکن از مردمان خشمی[2] کہ داری خورد فرو
تا ہیچکس نزدیک حق از تو نباشد دوستر
خشمے بیاید چون ترا کوہے نماید نزد تو
آن خشم چون بخوری فرو یابی مزہ شیر و شکر
وان اہل جنت آن کسی کو[3] را بہ بینی این صفت
ناگہ کند خشمے بکس ہم باز آید زود تر،
چون علم کس را داد حق با حلم شد او منتظم[4]
چون او نباشد بیغمے اندر جہان مردے دگر
خشمے چو آید مر ترا استادہ باشی می نشین
ور نشستہ باشی خسپ تو الا بہ آبے سرد تر
جائیکہ خصمے بد بود کشتن ہمی خواہد ترا
حلمی مکن گردد زبون[5] میگو جوابش سخت تر
خشمے کہ بکنی روز را تا شب نباشی ہمچنان
خوشنود کن مغضوب[6] را یابی جزائے بیشتر

[1] بے ثمر بے پھل چنانچہ مثل مشہور ہے کہ ملا شدن آسان است و آدمی شدن مشکل ست
گر بصورت آدمی یکساں بُدے
احمد و بوجہل ہم یکساں بُدے (رومیؒ)
ــــ آدمی را آدمیت لازم است
عود را گر بو نہ باشد ہیزم است

[2] خشم غصہ۔ میکن صبر والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس۔ شیر و شکر یعنی غصہ پی جانا اگرچہ پہاڑ کے برابر نظر آتا ہے لیکن اس کا فائدہ اسے پی جانے کے بعد نظر آتا ہے۔

[3] کو را اصل کہ او را تھا۔ ناگہ اچانک۔ زود تر زیادہ جلدی۔ غصہ کی صورتیں چار ہیں۔ ایک یہ کہ غصہ جلد آئے اور جلد چلا جائے۔ دوسرے یہ کہ دیر سے آئے اور دیر سے جائے۔ تیسرے یہ کہ جلد آئے اور دیر سے جائے چوتھے یہ کہ دیر سے آئے اور جلد جائے۔ سب سے بہتر وہ آدمی ہے جسے غصہ دیر سے آئے اور جلد چلا جائے اور سب سے بدتر وہ آدمی ہے جسے غصہ جلد آئے اور دیر سے جائے۔

[4] منتظم بالضم انتظام کرنے والا یعنی علم و حلم جس آدمی میں جمع ہو جائیں تو اس جیسا لا خوف دنیا میں کوئی نہیں۔ استادہ کھڑا ہوا۔ یہ غصہ کے دفع کرنے کے طریقے ہیں کما فی الحدیث الشریف۔

[5] زبون ذلیل یعنی جہاں دشمن تیرے قتل کا ارادہ کرے تو اب حوصلہ نہ کر بلکہ اس کو منہ توڑ جواب دے وہ خود ذلیل ہو جائے گا

[6] مغضوب جس پر غصہ کیا ہو۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی پاک نے فرمایا مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے پھر جس نے ایسا کیا اور مر گیا تو وہ جہنم میں گیا۔

باب سی و دوم ۳۲
دربیان امر معروف و نہی منکر و مانند آن

فرض[1] شد معروف امر و نہی منکر دان چنین
بر جملہ مومن فرض دان پیر و جوان ہم بندہ حر

تذکیر[2] را چوں بشنوی از گوش دل نیکو شنو
زشتی بگوید یا حسن خذ ما صفا دعَ ما کدر!

پندے چو گوید عالمے آنرا بصد عزّت شنو
در فسق او نظرے مکن در علم او میکن نظر

از امر کردن یا منع چونکس عداوت می کند
بگذار امر و منع ہم از وے بکن کلّی حذر

پندے چو خواہی تا دہی اوّل بدہ مر خویش را
پس پند دہ مر اہل را منکوحہ دختر یا پسر

سرگین[3] گلابہ منع کن کہگل بکن دیوار ہا
سرگین گلابہ چوں کنی گردد ملائک متنفر

[1] فرض، کسی کو اچھی بات کا حکم دینا۔ امر بالمعروف ہے اور بُری باتوں سے منع کرنا نہی عن المنکر ہے۔

مسئلہ:۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر مسلمان پر فرض ہے بعض کے عمل کرنے سے سب سے فرض ادا نہ ہوگا بلکہ ہر کس اپنی اپنی جگہ اس پر عمل کرے۔

[2] تذکیر وعظ و نصیحت۔ خُذ ما صفا جو اچھی بات ہو اسے اپنا لے۔ دَعْ ما کدر جو بُری باتیں ہوں وہ چھوڑ دے۔ میکن نظر ای اُنْظُرْ اِلٰی مَا قَالَ وَلَا تَنْظُرْ مَنْ قَالَ یعنی یہ دیکھ کہ واعظ کیا کہہ رہا ہے یہ نہ دیکھ کہ کون کہہ رہا ہے۔

فائدہ:۔ امر بالمعروف کے لئے پانچ چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اوّل علم۔ دوم مقصود رضا الٰہی اور اعلاء کلمۃ الحق ہو۔ سوم جسے کہے نرمی اور شفقت سے کہے۔ چہارم۔ امر کرنے والا صابر ہو۔ پنجم پہلے خود اس پر عامل ہو۔ کلّی حذر۔ مسئلہ۔ کوئی مانے یا نہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتا رہے ہاں اگر اسے خطرہ ہو کہ وہ دشمنی کرے گا تو خاموشی بہتر ہے۔

فائدہ:۔ امام اعظمؒ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو فرشتے دوزخ میں لے جا رہے ہوں گے تو اتنے میں فرمان باری ہوگا کہ اسے چھوڑ دو کہ اس کی نیکی ہمارے خزانے میں موجود ہے۔ بندہ عرض کرے گا۔ یا اللہ! وہ کونسی نیکی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ایک آدمی نے تکبیر اولیٰ میں ہاتھ کاندھوں تک اٹھائے۔ تُو نے اسے کہا تھا کہ کانوں تک ہاتھ لے جانا چاہیئے۔ اس امر بالمعروف کا ثواب یہ ہے۔ (شرح تحفۂ گللوئیؒ)

[3] سرگین بکسر سین جانوروں کی گوبر۔ گلابہ بالکسر گارا۔ کہگل بفتح کاف عربی و کسر کاف پارسی معبس مل ہوئی مٹی جس سے اینٹ کی دیواروں پر چونا سرخی وغیرہ لیپتے ہیں مراد لیپ کرنا ہے۔ دیگ، ہانڈی۔

مسئلہ:۔ اوپلوں کی خاکستر امام ابو یوسف کے نزدیک نجس ہے۔ امام محمد کے نزدیک پاک فتویٰ اسی پر ہے۔

پاچک پسر تو دیگ ناں گرچہ بود خاکستر ے
گوید بخس آن خاک را یوسف امام معتبر
از شہر بعضے مردمان بکنند عصیان ہم گنہ
مانع نگر دو دیگران گردد بلا شان عام تر
ترکے کنی معروف را نہی از منکر کنی
افتی تو ہم اندر بلا خود را یکے زیشان شمر

باب سی و سوم

در بیان رقص و مزامیر و سرود و سماع گوید،

دان نعمتی[1] صوتِ حسن ہم بخشش حضرت خدا
تو زینوا الحانکم میخوان حدیث مشتہر
آواز خوش جان بشنود قوتش رسد عاشق شود
خواہد خستین جائے خود قصدے کند سوئے زبر
زورے کند کاید برون قالب بگیرد دامنش
این نوع را تو رقص خوان زان کے ترا باشد خبر
سر خدا دانی سماع محروم زین نعمت بسی
مردان بدانند قیمتش نامرد کے داند قدر

مانع، روکنے والا۔ شمر لان سکوت عند مشاهدة المناهی فالمعاصی مع قدرة علی التعزیر بالید او اللسان بلا خوف ضرر منه حرام یستحق ان یعاقب علیه اور حدیث میں آتا ہے کہ جو حق کہنے سے ساکت رہے وہ شیطان اخرس ہے۔

[1] نعمت۔ مسئلہ: ضروریات شرعیہ کے لئے غنا اور آلات غنا استعمال کرنا جائز ہے البتہ لہو و لعب کے لئے ناجائز ہے۔ رہا یہ کہ ضروریات شرعیہ کیا کیا چیزیں ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔
رقت قلب: نکاح، برات، ولیمہ ختنہ، عرس بزرگان، جہاد، اہل اللہ کا قوالی سننا مع آلات، قدوم سفر، عیدین، اعلان شاہی۔ اعلان صوم، قطع فصل۔ وقت حُدی، قطع سفر، تسکین طفل، گھوڑا دوڑ، وقت تولد، وقت کشتی وغیرہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر آپ کے خلفاء راشدین صحابہ کبار تابعین آئمہ دین و سلف صالحین تک غنا اور آلات غنا کے استعمال کا جواز ثابت ہے چنانچہ مشکوٰۃ صفحہ ۲۷۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس انصار سے ایک جاریہ تھی میں نے اس کا نکاح کرایا تو نبی پاک نے فرمایا۔ اے عائشہ! کیا تم غنا نہیں کرتی یعنی گاتی نہیں۔ انصار کا یہ قبیلہ تو غنا کو بہت پسند کرتا ہے
ایضاً عن محمد بن حاطب الجمحی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الفصل ما بین الحلال والحرام الصوات و الدف فی النکاح یعنی حلال نکاح میں ایک دوسرے کو خبر کی جاتی ہے اور دف بجایا جاتا ہے اور حرام نکاح یوں ہی خاموشی سے ہو جاتے ہیں ۱۲۔ صد افسوس ہے ان لوگوں پر جو شادیوں میں دف بجانے کو حرام کہکر اپنی شادیوں کو حرام نکاح سے مشتبہ

کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۶ پر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق تشریف لائے۔ میرے نزدیک دو لڑکیاں تھیں جو ایام تشریق میں دف بجا رہی تھیں اور نبی پاک کپڑا اوڑھے ہوئے تشریف فرما تھے۔ حضرت صدیق اکبر نے لڑکیوں کو جھڑکا تو سرکار نے رخ انور سے کپڑا ہٹا کر فرمایا۔ اے ابوبکر! انہیں کچھ نہ کہو کہ یہ ایام عید ہیں۔ ایک روایت میں ہے۔ فرمایا ہر قوم کے لئے عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید کا دن ہے۔ اور امام اعظمؒ نے بھی اپنے ہمسائے عمر نامی شخص سے غنا سنا ہے اور فرمایا انستنی بغنائک۔ تو نے اپنے غنا کے سبب سے مجھے مانوس کر لیا ہے۔ ۱۲۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی پاک کسی جہاد پر تشریف لے گئے تھے جب واپس آئے تو ایک سیاہ رنگ کی لڑکی حاضر خدمت ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ حضور میں نے منت مانی تھی کہ حضور خیر سے واپس تشریف لائیں تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ حضور نے فرمایا، اگر تو نے منت مانی ہے تو گا لے اور دف بجا لے ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ وہ گانے بجانے میں مصروف ہو گئی۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے وہ بدستور بجاتی رہی۔ پھر حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ آئے تو وہ گانے بجانے میں مشغول رہی۔ حتیٰ کہ حضرت عمرؓ آئے۔ آپ کے آتے ہی اس نے اپنی سرین کے نیچے دف کو دبا لیا سرکار نے فرمایا۔ اے عمرؓ تم سے شیطان ڈرتے ہیں۔ میں بیٹھا تھا وہ بجاتی رہی۔

حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ آئے تو وہ بجاتی رہی اور جب تم آئے تو اس نے دف چھپا لیا۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۸

باقی رہا کہ آپ کا یہ فرمانا کہ اے عمر! تم سے شیطان ڈرتے ہیں یہ حرمت کی دلیل ہے یہ سوال بھی بے بنیاد ہے اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کیا شیطان نہیں ڈرتا۔

کیا حضرت عمرؓ کا مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے زیادہ ہے؟

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات اس لئے فرمائے کہ آپ کے مزاج میں سختی پائی جاتی تھی۔ آپ سے ہر چھوٹا بڑا خوف زدہ تھا اور اسی بنا پر اس لڑکی نے بھی دف چھپا لیا تھا ۱۲۔

اور اسماع باشد روا آنکس کہ میرد نفس او
جانے بود زندہ درو ورنہ ترا باشد حذر
چون بشنوی صوتِ حسن تحمید کن بر حال خود
مجذوب چون گردی ازان پیدا شود حال دگر
دانی سرِ ورد آن آتشی مرجان عاشق صادقان
کین راز رازِ خاصگان دانند ایشان نے دگر
صوتِ حسن قوت روان روح ترا پرواز زان
شد از ازل قسمت چنان گویم چنین بشنو پسر
تا مر ترا قوت بود در قصے مکن اے جان من
منکر مشو این حال را وان قیل و قالِ بیشتر
مطلق مدان حرمت غنا مشنو ملاہی ہیچگہ
طنبور و بربط چنگ نے جملہ حرامست در خبر

در طبل ہم حرمت بدان الا کہ طبلِ غازیان
دف ہم مزن ذرہیچ جا جز در عروسی اے پسر
دانی غنا افسون زنا از سر ہوا چون بشنوی
بیشک بیفتی در بلا بر بند زین کلّی نظر
اندر سماع چون بشنوی کسی نعرہ یا آہے زند
ہرگز مشو مغرور زان شاید کہ باشد از مکر

باب سی و چہارم[۳۴]
در بیان لاغ و بازی و شطرنج گوید

بازی حرامست جملگی جز لاغ و بازی اہلِ خود[۱]
آنکس کہ بازی میکند اور ابدان چون گاؤ خر
در نرد[۲] یا شطرنج چون بیند کسے نظرے کند
در شرمگاہِ مادران گوئی کند آنکس نظر
حضرت خدا بر مسلمے سی صد نظر روزی کند
شطرنج بازان زین نظر محروم تو بیشک شمر
در نرد یا شطرنج کس نظر کند بازی کند
در لحم خوک و خون او گوئی کند او دست تر
شطرنج بازی شافعی لا باس گوید آزمان
گروی نباشد در میان فحشی نگوید یک دگر
چون کس سلامش میکند گوید جواب او را وان
نے فوت وقتی زو شود باشد نہ زین او مفتخر

۱؎ اہلِ خود یعنی گھر والی سے۔

۲؎ نرد یہ کھیل کے نام ہیں۔
خوک: سُور۔

۳؎ لا باس: جائز۔ امام شافعی کے نزدیک حرام نہیں با چند شروط جو آگے ذکر ہو رہی ہیں ورنہ ان کے نزدیک بھی حرام ہے۔ گرو: شرط۔ اگر شرط ہوگی تو جوا بن جائے گا۔

تعلیمِ غزوِ کافران باشد ہمیں اصلی غرض
وز بہرِ دنیا ناخوشی یکساعتے اے نامور
گردی چو باشد در میان محظورِ مطلق آزمان
در لہو بازی مردمان بینی بحن شان توزجر
اسپے دوانی یا شتر تیرے فرستی یا ددی
دانی روا این چیزہا گروی درین جائز شمر
بازی کبوتر ہم مکن مردود گردی در شرع
چون تو پرانی آزمان ملعون شوی ہم خاک سر
شرط گرو ہر دو طرف بیشک حرامست جانمن
دانی حلال از یک طرف آید میان ثالث نفر
ہر گہ کبوتر بازئے پر بالی خروسِ تاج سر
از خود مکن ہر دو جدا تا دیو نا ید خانہ در
شکرہ پرانی دائماً از بہرِ صیدے ہر زمان
این وجہ وجہی پاک دان میکن شکارے اے پسر
با سگ مکن بازی گہے ناقص شود اعمال تو
جز سگ کہ باشد پاسبان یا صید گیرد از قہر
خالق نگہبان بس ترا از سگ نگہبانی مجوی
میکن توکل بر خدا ورنہ توئی از سگ بتر
در سوی صیدے تیر را چون تو فرستی یا سگے
شکرہ پرانی سوئے او گو تسمیہ تعجیل تر

ــــ غرض یعنی امام شافعی کے حرام نہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں کفار کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تدبیرات بتلائے جاتے ہیں۔ محظور، حرام

ــــ اسپ دوانی گھوڑا دوڑانا۔ ددی، درندہ یا شکاری کتا۔ گروی شرط یہ اس وقت ہے جب ایک جانب سے ہو۔ مردود، ای در شرع شہادت او مسموع نیست۔

ــــ پرانی اوڑانا، ثالث، مثلاً دونوں یہ کہیں کہ اگر تو میرے سے سبقت لے گیا تو یہ مال فلاں ثالث کا ہوگا۔ پلتے پر سر دل۔ تاج سر، تاج بر سر دارد۔

مسئلہ:۔ حلال جانور کا شکار کرنا جائز ہے اور حرام جانور کا بھی کسی غرضِ صحیح کے لئے شکار کرنا جائز ہے۔ مثلاً اس کی کھال یا بال کام میں لانا وغیرہ۔

ــــ ناقص قال علیہ السلام من امسک کلباً فانہ ینقص من عملہ کل یوم قیراط الاکلب حرث اوماشیۃ اوکما قال علیہ السلام یعنی شکاری اور حفاظتی کتے کے سوا گھر میں رکھنے سے عمل کم ہوتے ہیں

باشد سگے آموختہ از صید چیزے کم خورد[1]
ہم شکرہ باید آنچنان خوانی دوان آید بسر
گیرند ایشان صید را با جرح میرد صید چون
ذبحے نہ حاجت اندران مذبوح دان طیب[2] شمر
گر زندہ یابی ذبح کن ور میرود دنبال رو
باید نشینی[3] از طلب گر مردہ یابی خوش بخور
ز گز[4] چو بزنی صید را جرحی نشد مردار دان
درآب افتد باہم ہم آن صید را ہرگز مخور
گر آتشے سوزد ورا مردار دان زو کن حذر
روشن بکردم پیش تو این مسئلہ چون شمس و قمر

۱؎ کم خورد، شکاری کتے اور چوپائے کے معلم ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تین مرتبہ پے در پے شکار پکڑے اور اس میں سے نہ کھائے تو اب سمجھا جائے کہ سیکھ گیا ہے دوان، دوڑتا ہوا شکرا باز وغیرہ کے معلم ہونے کی علامت یہ ہے کہ اسے شکار پر چھوڑا جائے اور اس کے بعد واپس بلایا جائے تو واپس آجائے۔ اگر نہ آیا تو معلوم ہوا کہ ابھی قابو میں نہیں آیا۔

۲؎ طیب۔ یعنی معلم شکاری جانور جو شکار کریگا۔ اگرچہ وہ مر بھی جائے تو اس کا کھانا حلال ہے۔

۳؎ نشینی صیغہ نہی کا ہے یعنی بیٹھ مت کر شکار میں یہ ضروری ہے کہ جب کتے کو شکار پر چھوڑے تو فوراً اس کے عقب دوڑ پڑے۔

۴؎ گز بالفتح ایک قسم کا تیر ہے۔ مردار، حرام ہے کیونکہ شکار کے حلال ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کی موت کسی دوسرے سبب سے نہ ہو۔

باب سی و پنجم[۳۵]
در تکبیر گفتن ذبح و خوردن آن مذبوح گوید

بسمل[1] چو خواہی تا کنی گو تسمیہ بسمل بکن
گر ترک گیری عامداً مردار شد زو کن حذر
ذابح[2] چو باشد مسلمے مردے بود خواہی زنے
یا کودکی عاقل بود گر ذبح میداند بخور

۱؎ بسمل ذبح کرنا۔ بسمل بکن ذبح فرما عامداً جان بوجھ کر اگر بسم اللہ چھوڑ دی تو مذبوحہ حلال نہیں ہوگا۔

۲؎ ذبح بالکسر مسئلہ، مسلمان مرد عورت کو دک عاقل کی ذبح جائز ہے حلقوم ذبح کرتے وقت جو رگیں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں۔ حلقوم یہ وہ رگ ہے جس سے سانس آتی جاتی ہے۔ مری اس سے کھانا پانی اترتا ہے اور ان دونوں کے ساتھ دو رگیں ہیں جن میں خون جاری ہوتا ہے جیسے شہ رگ اور ودجین بھی کہتے ہیں برتی۔ بر یدن سے بمعنی کاٹنا یعنی چار رگوں میں سے تین کا کٹ جانا کافی ہے۔ مذبوح ذبح کیا

ہوا جانور۔ فرامش مخفف ہے فراموش کا یعنی اگر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تب بھی جانور حلال ہے۔ ازبہر، یہ مکروہ ذبیحہ کا بیان ہے۔ دیہہ بستی۔ میر امیر

در ذبح بہری چار رگ حلقوم دو نشہ رگ مری
زین جملہ گر بری شہ رگ حلقوم باشد یا دگر
مذبوح شد بیشک روا ادرا بخور از جان و دل
کردی فرامش تسمیہ پاکس بدان فی الحال خور
اہل کتاب و صابیان و ز اہل قبلہ ہر کہ ہست
مذبوح شان باشد روا طیب بدان جائز شمر
بسمل کنی از بہر بت یا در عمارت چاہ و جوی
وقتیکہ آید نوعروسی یا کسے خود از سفر
یا زجہتی نیکو شود یا بہر زرع و باغ و زر
آباد بکنی دیہہ چون یا میر آید در شہر
مکروہ[۱] باشد این ذبح کس را نشاید تا خورد
جز اہل سجن و بندیان آنکس کہ باشد مفتقر
غیر لہما ہیچکس زسد کہ بخورد گوشت آن
مردار دان مذبوح را ذابح چو کافر می شمر
چنگل کہ دارد طائرے انیشکی بہائم ہم مخور
دان انیشک و چنگل ہر دو را باشد سلاح[۲] اے نامور
ہم کرگ[۳] و ہم طاؤس خور کردست رخصت مصطفٰے
آہو بخور خرگوش ہم گاوان دستی گور خر
لحم حمار و بغل ہم مشکوک دان اندر شرع
لحم فرس محظور[۴] شد نزدیک نعمان نامور

۱۔ مکروہ، مکروہ تحریمی۔ اہل سجن بالکسر قیدیان۔ چنگل پنجہ والے جانور۔ نیشکی بفتح یار۔ کیلے داڑے، تیز دانت۔

۲۔ سلاح ہتھیار یعنی جو پرندے اور جانور چنگل و نیشک کو شکار میں بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں، ان کا گوشت حرام ہے
فائدہ:۔ جو غذا کھائی جاتی ہے وہ بدن کی جز بن جاتی ہے اور بدن میں اس کے اثرات بھی ظاہر ہوتے ہیں چونکہ بعض جانوروں میں رذیل صفات پائی جاتی ہیں ان کے کھانے سے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہ بری صفتیں انسان میں پائی جائیں لہذا انسان کو ان کے کھانے سے منع کیا گیا ہے

۳۔ کرگ، مخفف کرگدن کا جسے ہندی میں گینڈا کہتے ہیں۔ طاؤس، مور۔ آہو ہرن، گاوان دشتی، بارہ سنگا، گورخر جنگلی گدھا۔ گور بمعنی جنگل، خر بمعنی گدھا۔ یہ ایک جانور ہے جو گدھے کے مشابہ ہوتا ہے۔ بغل، خچر، یہ گدھے اور گھوڑی سے پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ محظور، ناجائز، جلالہ بالفتح و تشدید لام وہ جانور جو نجاست کے ارد گرد پھرتا ہو۔ حلال جانوروں میں سے خواہ کوئی بھی ہو۔ علفی، پانی گھاس وغیرہ، میش بھیڑ بکری وغیرہ۔ بقر گائے، بریان بکسر باء بھنا ہوا۔

مکروہ دان جلالہ را جلسے بکن حلفے بدہ
سہ روز جلسِ ماکیان یک ہفتہ میش و دہ بقر[ح]
چون خام یابی گوشتے آنرا مخور بریان بکن
آتش برائے طبخ[۱] او شرطست اے جانِ پدر
باخہ مخور خرچنگ ہم از جنس اینہا کن حذر
طافی مخور جھینگہ مخور ہر چونکہ باشد ملخ خور
ماہی ملخ این ہر دو را ذبحی مکن تعجیل خور
آمد بسنت مصطفے اخوردن سپرز و ہم جگر
غدہ و مرارہ بولدان فرج و ذکر ہم خایہ را
مکروہ این ہر شش بدان مخطور خون منفجر
لیکن شکنبہ[۲] جملگی بار و دگان اے جانِ من
ہیچ از نبی مرسلان عامل نبودہ اے پسر
چون نرم یابی استخوان میخائی آنرا تو بسے
باریک کوبے و پس بخور وقتیکہ بینی سخت تر

باب سی و ششم
در بیان ماہ ہا و روز ہائے سعد و نحس

سہ بار میخوان فاتحہ با تسمیہ ناغہ[۳] مکن
ہر گہ کہ آید ماہ نو اے جانِ من اندر نظر
انا فتحنا غرہ خوانِ ناغہ مکن در خواندنش
ناید بلا ہا نزد تو یابی ہمے فتح و ظفر

۱؎ طبخ بالفتح پکانا یعنی سورج کی دھوپ کافی نہیں بلکہ آگ سے پکانا شرط ہے۔ باخہ کچھوا۔ خرچنگ سرطان کیکڑا طافی وہ مچھلی جو اپنی موت سے مرکر پانی کے اوپر آجاتے۔ جھینگہ ایک قسم کی چھوٹی مچھلی ہے۔ ملخ ٹڈی، سپرز بفتحتین تلی معروف گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جگر، کلیجہ مرارہ، پتہ حیوان، بولدان، پیشاب دانی، خایہ خصیتین، خون منفجر بہنے والا خون۔

ح؎ بشرطیکہ یہ جانور نجاست کھاتے ہوں ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ حاشیہ طحطاوی ص۱۸

۲؎ شکنبہ، اوجھڑی۔ میخائی از خائیدن بمعنی چبانا۔

۳؎ ناغہ قضانہ کراس کے بارے میں احادیث کثیرہ وارد ہوئی ہیں۔ غرہ بالضم گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، عمدہ مجازاً چاند کی پہلی تین تاریخیں۔

ماہِ محرم زر بہ بین اندر صفر بین آئینہ
اوّل ربیع آبِ[1] رواں آخر غنم اے شہ نگر
اوّل جمادی نقرہ بین پیرے[2] ببین در آخرین
ماہِ رجب مصحف ببین شعبان گیاہی سبز تر
شمشیر در رمضاں نگر شوال جامہ سبز بین
ذیقعد بینی کودکے ذوالحجہ دختر خوب تر
از سالِ[3] اوّل روز را روزہ بداری جانِ من
در روز آخر سال ہم نیت بکن یابی اجر
اوّل خمیسی[4] از رجب نیت بکن مر روزہ را
میکن نمازی تا عشاء. افطار آنگہ اے پسر
چونکہ تو گزاری اینچنین رستہ شوی در دو جہان
رضوان[5] کند خدمت ترا قصری بیابی از گہر
نصف رجب طعمی بکن امساک ہم میخوان دعا
الحاح کن در خواندنش یابی اجابت زود تر
غسلے بکن اوّل رجب ہم درمیان و آخرش
تا پاک گردی از گنہ اکنون[6] شوی زادہ ز سر
رمضان بخوان قرآن لبے شعبان بگو صلوٰۃ[7] را
اندر رجب غفران طلب شب روز اے جانِ پدر

---

[1] آبِ رواں، جاری پانی، غنم بکری، نقرہ بالضم چاندی۔ آزر سرخ سونا

[2] پیرے، بزرگ۔

[3] از سال، محرم کے روزے۔ آخر سال یعنی ذوالحج کے روزے جو مستحب ہیں۔

[4] اوّل خمیسی یعنی رجب کے پہلے خمیس روزہ رکھے اور بعد از افطار شب جمعہ کی نماز کے لئے مستعد رہے۔

فائدہ:- صفر کی وجہ تسمیہ یہ کہ صفر بمعنی خالی کیونکہ اہل مکہ اس ماہ میں مکہ کو خالی کرکے جنگ کی تیاری میں لگ جاتے تھے اور رجب بمعنی ترجیب یعنی تعظیم کرنا، اہل عرب اس ماہ میں غریبوں پر جود و کرم کرتے تھے۔ شعبان، منشعب متفرق اہل عرب اس ماہ میں اپنے گھروں سے نکل کر تجارت میں لگ جاتے تھے۔

[5] رضوان داروغہ بہشت، نصف رجب، پندرہ رجب، امساک ٹھہرنا مراد روزہ ہے یعنی پندرہ کے دن کو روزہ رکھ۔ الحاح، گڑگڑانا، اجابت، قبولیت

[6] اکنوں، اب، زادہ زائیدن سے بمعنی پیدا ہونا یعنی یہ عمل کرنے سے ایسا پاک ہو جائے گا گویا کہ ابھی پیدا ہوا ہے

[7] صلوٰۃ درود شریف، غفران بالضم مغفرت، شب برات، شعبان کی پندرہ کی رات۔ قال علیہ السلام اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا وصوموا یومھا۔

مشکوٰۃ:- نبی پاک نے فرمایا جو میری امت میں سے ہے وہ شب برات میں دس رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر ایک رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہونگے اور عمر میں برکت ہوگی۔ (از نزہۃ المجالس)

چوں شب برات آید بکن دہ چیز را از جان دل
غسلے بکن سرمہ بہم بیدار باشی تا سحر
یٰسین نخست[1] ایمان خود دومی برائے توسعہ
سومی مزید عمر خود میخوان بمانی دیر تر
در رختِ خانہ دست زن آوندہا جنبان بسے
میکن زیارت مردگان وعظی شنو اے نامور
میکن نماز از بہر حق میخوان دعا از صد قدل
غفران بخواہی بہر خود و ز بہر مادر ہم پدر
عیدین را غسلی بکن خوشبوی کن ہم جامہ تن
در فطر این واجب شدہ تو شیر با خرما[2] بخور
عرفہ چو آید جان من ہم حج خوانی انبیاؑ
یابی ثوابی عمرہ حج ہم رمی و سعی و ہم نحر
وجہے[3] نباشد چون ترا قربان کنی کوثر بخوان
در عشرۂ ذوالحج بخوان شب روز سورۃ والفجر
صوم[4] و صلوٰۃ و کن دعا ہم سرمہ صلح و توسعہ
غسلے بکن اصلاح ہم بر عالمان چیزے ببر
چیزے بدہ ایتام را ارحام پرس از زحمتی
در روزِ عاشورہ بکن ہر دہ کہ گفتم اے پسر
اندر صفر[5] بیرون مرو جنگے مکن با ہیچکس
کاین ماہ وارد میشود مدغم درو صدہا خطر

[1] نخست پہلی مرتبہ تقویت ایمان کے لئے دوسری مرتبہ توسعہ و فراخی رزق کے لئے تیسری مرتبہ زیادتی عمر کے لئے۔ آوند برتن ، مردگان، قبرستان۔

فائدہ:۔ جب شب برات میں اللہ تعالیٰ کی رحمت برس رہی ہوتی ہے افسوس ہے کہ ہم اور ہمارے بچے آسمان کی طرف آگ کی چنگاریاں پھینک کر نمرود کی اتباع کرتے ہیں۔

مسئلہ:۔ شب برات میں حلوہ یا مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنا جائز ہے۔

[2] خرما چھوارے دودھ میں ملاکر عرفہ، نانویں ذوالحج میں سورہ حج پڑھنی چاہیئے رمی، جمرہ ثلثہ کو کنکریاں مارنا سعی، صفا مروہ کی دوڑ۔ نحر، قربانی۔

[3] وجہے مال یعنی اگر تیرے پاس مال نہیں ہے۔ جس سے تو قربان کرے تو سورۃ کوثر اور سورۃ والفجر ذوالحج کے عشرہ میں پڑھتا رہے۔ اللہ تعالیٰ مناسک حج و عمرہ کا ثواب عطا فرمائے گا۔

[4] صوم یہاں سے یوم عاشورہ کے آداب کا بیان شروع ہو رہا ہے۔ ایتام جمع یتیم۔ ارحام ذوالارحام اقارب۔

[5] اندر صفر یعنی اس ماہ میں سفر نہ کرنا چاہیئے کہ اس میں بلیات کا نزول زیادہ ہوتا ہے۔

فائدہ:۔ ماہ صفر میں بلیات کا نزول زیادہ ہوتا ہے تو اس ماہ میں بزرگانِ دین کے اعراس بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ فلھذا انسان کو چاہیئے کہ ان اعراس پر حاضری دے تاکہ بلیات سے محفوظ رہ سکے۔

در چہار[1] شنبہ آخرین غسلے بکن جامہ بشوئے
در خانہ شین راحت بکن با اہلِ خود نعمت بخور
روز زحل[2] ماہی بزن وز بہر صیدے رو برون
آہو بیابی گرگ ہم افتد شکارے بیشتر
میکن عمارت در احد باشد مبارک بیشکے
باغ وزراعت زود کن چاہی[3] دجوی کن حفر
عزم سفر داری اگر خواہی رسی بر دوستان
مختار شد از روز ہا روز قمر[4] جانِ پدر
فصد و حجامت چون کنی روز سہ شنبہ کن لیے
مریخ را خونریز دان ساعاتِ او میمون شمر
چونتو بخواہی داروی بخوری برائے زحمتے
از بہر این مختار شد روز عطارد اے پسر
چون مر ترا کارے بود سلطان بہ بینی یا امیر
تا حاجتت گردد روا پس مشتری دارد اثر
روز جمعہ تزویج کن ہم با زنان خلوت بکن
یابی جزا از حد برون حضرت خدا بخشد پسر
روز زحل مریخ ہم گر تو بہ پوشی جامہ نو
یا قصد بکنی ہمدرین آید مصیبت بیش در
وز غرہ[5] ثالث پنج ہم یا بیست و پنجم شانزدہ
کارے مکن جائے مرد خالی نباشد از خطر
در سال دانی بیشکے اثنا عشر ایام نحس
غافل مشوزان روز ہا از جملہ کارے کن حذر

---

[1] چہار شنبہ صفر کا آخری بدھ

[2] زحل شنبہ، ہفتہ، احد یک شنبہ اتوار۔

[3] چاہ کنواں۔ جوحی نہر حفر بفتحتین زمین کا کھودنا۔

[4] قمر دوشنبہ سوموار، فصد رگ کٹوانا، سہ شنبہ منگل، مریخ منگل، میموں مبارک۔ عطارد چہار شنبہ بدھ، مشتری پنج شنبہ جمعرات، تزویج نکاح، حد برون بسیار بہت ۱۲

فقیر محمد احمد سعیدی عفرلہٗ

[5] در غرہ یعنی ہر ماہ میں یہ ایام نحس آتے ہیں۔ اثنا عشر بارہ۔ شہر اول ربیع الاول۔ آخر شہر ربیع الآخر۔

ماہِ محرم یازدہ . ہم از صفر تو دہ بدان ،
از شہر اوّل چارمی ہم ازدہِ آخر شمُر
اول جمادی بست ہفت ہم بست دوازآخرش[1]
نیز از رجب دان بست دو ہم بست و سہ شعبان نگر
رمضان چہارم ماہ شد شوال را ہفتم بگو
ہم بست و ہفتم ذوالقعد ذی الحجہ ہشتم آلبر
درسوم[2] ہشتم سیزدہ دان ہژدہم با بست و سہ
در بست و ہشتم جان من کارے مکن خاصہ سفر

باب سی و ہفتم
دربیان پیری و جوانی گوید !

چوں در چہل عمرت رسد کاہل نشینی[3] بجا می
بگذار عصیان ہم گنہ طاعت عبادت بیشتر
گر تو نباشی این چنین برعکس[4] بجنی کارہا
طاعت کم و عصیان بسی شو ساختہ بہر سقر
غالب حیات آدمی از شصت تا ہفتاد دان
کردی بیازی ثلث[5] گم ثلثے ز مستی بے خبر

[1] از آخرش، جمادی الثانی

[2] درسوم، ایام نحس کے بارے یہ دوسرا حساب ہے۔ سوم ۳، ہشتم ۸ سیزدہ ۱۳۔ ہژدہم ۱۶۔ بست سہ ۲۳ بست ہشتم ۲۸۔

[3] نشینی یہ صیغہ نہی کا ہے یعنی جب تیری عمر چالیس سال ہو جائے تو اب ایک لحظہ بھی غافل نہ بیٹھ۔ اپنے گناہوں پر ندامت کر اور عبادت میں مشغول ہو جا اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا رہے

[4] برعکس یعنی اگر بڑھاپے میں بھی گناہوں میں مبتلا رہا تو پھر اپنی جگہ جہنم شمار کر ۔

در خردی پستی و در جوانی مستی و در پیری سستی
پس اے ناداں بگو کہ خدا را کے پرستی
در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبر ایست
وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

قال علیہ الصلوٰۃ والسّلام
للہ اشد فرحاً بتوبۃ عبدہ حین یتوب الیہ ۔ مشکوٰۃ ص۲۰۳ ۔
اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے بہت خوش ہوتا ہے

[5] قال علیہ السلام اکثر اعمار امتی ما بین الستین الی سبعین. ثلث یعنی انسان کی ساری زندگی تین حصے ہے ایک حصہ طفلی کا جو لہو و لعب میں گزرا۔ دوسرا جوانی جو مستی و بے خبری میں گزرا کیونکہ سُکر الشباب اشد من سُکر الشراب ۔ تیسرا حصہ بڑھاپے کا جو تکالیف میں گزرا۔ اگلے اشعار میں ان آفتوں کا بیان ہے جو بڑھاپے میں لاحق ہوتی ہیں ۔

ثلثے کہ ماند آخرین در وے بدان آفت بلا
گہہ باد گیرد دست وپا صد بار رزنے در د سر
صحت نیابی یکدمی درد و بلا در ہر زمان
شبہا نیاید خواب خوش فریاد بکنی تا سحر
تپ در بدن لازم شود سرما و لرزہ دائما
ہاضم نیاید نانکے وز چشم گردد کم نظر
بہر مصالح[2] پیش او ہر گز نیاید مردمے
رسوا شود بر اہل خود عزت ندارد ہم و قر
فہمے نماند آنچنان سخنے نیاید یاد او
دشمن ندارد باک از و ہر روز عیشش منکدر[3]
گر بنگرد سوئے بتے[4] در حال زو نفرت کند
خوبان و ہم شکر لبان تنیند از وے دور تر
سپید موبت چون شود گردند خوبان منہزم
پیرے مگر شد نیستی ور نہ چرا از وے حذر
گر شاہ باشد کامران جملہ جہان در ضبط او
ذوقی نہ او را راحتے چون پیر باشد منکسر
چوں پیر گردد مؤمنی[5] بکند ندا حضرت خدا
باریک شد ہم استخوان سفید شد موئے زسر
سخنے چو شنوی از کسے چیزی نہ بینی در نظر
زورے ندارد دست وپا لشکست مہرہ در کمر
مشکت[6] ہمہ کافور شد وان ارغوانی زعفران
شد تیر قامت چون کمان ہم گشت تن ہمچون وتر

---

[1] یعنی ہاتھ پاؤں کمزوری اور رعشہ سے لرزتے ہیں ۔ دردِ سر بڑھاپے میں اکثر دردِ سر رہتا ہے ۔ شبہا بہت سی راتیں بلا خواب گزر جاتی ہیں ۔ سرما یعنی بڑھاپے میں آدمی سردی کی وجہ سے کانپتا رہتا ہے اور تھوڑی روٹی بھی ہضم نہیں ہوتی اور آنکھوں سے نظر بھی کم ہو جاتی ہے ۔

[2] مصالح مشورہ ۔ مردمی کوئی شخص ۔

[3] منکدر بضم میم و فتح کاف و کسر دال خراب ۔

[4] بتی محبوب ۔ منہزم بھاگنے والے ۔ مگر شد یقیناً بڑھاپا خواری ہوتا ہے ۔ ضبط قبضہ ۔

[5] مؤمنی یعنی جب مسلمان بوڑھا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نادان انسان تو نے اپنی جوانی تو خطا و نسیان میں گزار دی ہے اب جب تو بوڑھا ہو گیا ہے تو اپنے اور بیگانے بھی چھوڑ گئے ہیں ایک بار تو میری طرف رجوع کر کے دیکھ کہ میں کتنا مہربان ہوں ۱۲ ۔

[6] مشکت کنایہ ہے سیاہ بالوں سے ۔ کافور یعنی سیاہ بال سفید ہو گئے ۔ ارغوان کنایہ ہے سرخ رنگ جوانی سے ۔ زعفران زرد رنگ یعنی جوانی کا سرخ رنگ بڑھاپے کا زرد رنگ میں مبدل ہو گیا ۔ وتر کمان کی زہ جو نہایت ہی لاغر ہوتی ہے

سوئیت نہ بیند ہیچکس وقتے نپرسد دوستے
چاکز بگیرد کس ترا واجب نیابی آن اجر
برمن بیاتا من ترا بہتر ازان می پرورم
صد حور بدہم در جنان بیحد قصرے پرگہر
برپیر کس رانی نظر نے کس برو رحمت کند
رانند او را مردمان جز خالق جن و بشر
برپیر دارم رحمتے کان را نباشد حد و عد
سپید مویت نور من چون نور سوزم در سقر
پس حال چون باشد چنین ناید ز پیران کارہا
کارے بکن در حال تو نعمت جوانی را شمر
قدرے جوانی پیر را گر تو بپرسی اے جوان
آن پیر گوید بیش تو چیندانکہ ناید در حصر
چو تو بہ بینی پیر را خدمت بکن از جان و دل
تا تو شوی پیر نکو شیخے بگردی ذوالقدر

باب سی و ہشتم ۳۸
در فوائد رنج و مصیبت و زحمت گوید

رنج و بلا دان نعمتی بردوستان نازل شدہ
دشمن نیابد این نعم چون مومن نیکو سیر
چون مرترا رنجی رسد صدقہ بدہ از جان و دل
سلطان نہ زہرے میدہد جز مردمان معتبر

ل سوئیت تیری طرف۔ واجب موافق۔ برمن یعنی میری طرف رجوع کر۔ جنان بالکسر بہشت۔ برپیر یعنی بوڑھے آدمی کا حال دیکھ کر کوئی بھی اُس پر رحمت نہیں کرتا۔ کان اس رحمت کا۔ نور من۔ الشیبۃ نوری یعنی سفید بال میرے نور سے ہیں اور میں اپنے نور کو کیسے جلاؤں چون یعنی چگونہ۔

۲ ناید نا آید ؎
جوانا رہ طاعت امروز گیر
کہ فردا نیاید جوانی ز پیر

۳ قدر عزت ؎
؎ دریغا دریغا جوانی برفت
جوانی برفت زندگانی برفت

۴ خدمت من خدم خدم

۵ نعمتی یعنی مصیبت کے وقت صبر کرنا چاہیئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایک امتحان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں کہ آیا میرا بندہ حلیم و صابر ہے یا نہیں جس نے صبر کیا تو اس کے لیئے فرمان ہوا۔ وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المفلحون پ۲۔ ۲

ے رنجی سختی۔ بے تعلل بے عذر۔

هر تن که باشد بے علل آن تن یقین بی برکت است
حق دوست دارد آن تنے شب روز در رنج دگر

ملکی است زحمت جان من هر کس کجا شایانِ او
ایوب داند قدر این جرجیس[1] یونس نامور

صد گونه نعمت دشمنان دارند بس اندر جهان
از مهربانی دوستان باشند حیران منتظر

دانند خاصان[2] قدر این محروم شد عامه ازین
ماهی چه داند عشق را پروانه دارد این خبر

گر مومن اندر چهل روزے خود نیابد زین یکے
کامل ندانی مومنے ایمان او اندر خطر

در تن نه بیند علتی قلت[3] بمالِ خویشتن
نے ظالمے او را کند خوار و خجل هم بے وقر

چون حق بخواهد بنده را سازد یکی از دوستان
سقمے به تن حزنے بدل مالے نه بیند در نظر

بر تخت شاهی چار صد سالے بُد فرعون سگ
بیمار گاهے او نشد نے دید وقتے درد سر

صحت چو یابی شکر گو زحمت چو بینی صبر کن
با کس مگو من زحمتی تا بگذرد مدت[4] سفر

دارو طلب هم بعد ازان تکیه مکن بر دارو ے
تقصیر در دارو مکن جز حق مدان شافی دگر

[1] جرجیس بکسر جیم ایک پیغمبر کا نام ہے جن کو ان کی اُمت شہید کر دیتی اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو کر ان کو راہِ حق کی ہدایت فرماتے۔
فائدہ: زحمت ایک ایسا عظیم ملک ہے جو خاصان بارگاہِ ایزدی کو دیا جاتا ہے۔ ہر کس اس کے لائق نہیں اس کی قدر انبیاء اور اولیاء ہی جانتے ہیں۔
گونہ سو قسم آرام و راحت۔ منتظر یعنی خوار و نزار ہوتا ہے

[2] خاصان بزرگان۔ گر مومن
المومن لا یخلو من ذلتہٖ و علتہٖ و قلتہٖ۔ کامل یعنی وہ ولی اللہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ بی بی رابعہ بصری کے بارے آتا ہے کہ ایک دن انہیں کوئی تکلیف نہ ہوئی تو وہ روئیں اور عرض کیا۔ اے الہ العالمین مجھ سے کیا کوتاہی ہوئی ہے کہ آج مجھے یاد نہیں فرمایا۔ (شرح تحفہ)

[3] قلت اندک، سقمی بالضم بیماری حزن بالضم غم۔ بُد مخفف ہے بُود کا۔ صبر کن۔ الشکر علی النعماء والصبر علی البلاء۔

[4] مدت سفر یعنی تین یوم تک کسی کو نہ کہے کہ مجھے تکلیف ہے۔ بعد از مدت اس کا اظہار کرے اور علاج وغیرہ بھی کرے۔ تقصیر کوتاہی یعنی دوا کرنے میں کوتاہی بھی نہ کرے لیکن شافی صرف خدا کو سمجھے کیونکہ دوا میں بھی تاثیر اسی کی قدرت سے ہے اور وہ دوا کی تاثیر کو سلب بھی کر سکتا ہے ۱۲۔

از صبر یابی گنجہا پوشی[1] مصائب درد و غم
اظہار چون بکنی تو آن چندان نیابی از اجر

بیمار را چون بشنوی فی الحال رو پرسیدنش
گرچہ مسافت درمیان باشد کروہے بیشتر

چون تو نہ پرسی زحمتے[2] گوید خدا بے واسطہ
من زحمتی گشتم زمان وقتی نپرسیدی خبر

بیمار چون پرسی اگر چیزے بدست او بدہ
از وے طلب جانان دعا بہر مہمے سخت تر

زحمت بدان رحمت خدا اوقات ادا ری بپا
ورنہ غضب آفت بلا فوتی کنی فرضی اگر

بیمار چون گردی گہے فوتی مکن یکوقت را
غلطیدہ شستہ کن ادا تا توفیق در سقر

چون تو بہ بینی زحمتی فی الحال دہ صدقات را
دارو مکن بیمار را جز صدقہ دادن اے پسر

صدقہ بدہ[3] بر نام حق جز نام او دیگر مدہ
کارے مہم آید ترا صدقہ بدہ تو مال و زر

صدقہ بگرداند[4] بلا آمد حدیث مصطفےؐ
بدہد درازی عمر را ہم اجر یابی اے پسر

[1] پوشی، پوشیدہ رکھنا یعنی اگر مصائب پر صبر کرے اور کسی کو اپنی تکلیف بیان نہ کرے تو کامل ثواب پائے گا اور اگر لوگوں کو بتائے کہ مجھے فلاں تکلیف ہے تو اتنا ثواب نہیں ملے گا۔
مسئلہ:۔ صرف اپنا حال بیان کرنا بغیر ارادہ شکایت تو یہ صبر کے منافی نہیں ہے۔ پرسیدنش، بیمار کی عیادت کرنا جو کہ سنت ہے۔

بر سر بالین بیماراں گزر
زانکہ ہست ایں سنت خیر البشر

[2] زحمتی مریض چنانچہ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم میں ایک دن بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت کیوں نہ کی۔ بندہ عرض کرے گا۔ یا اللہ تو تو رب العالمین ہے۔ فرمان ہوگا کہ فلاں میرا بندہ بیمار ہوا تھا اور تم نے اس کی عیادت نہ کی اگر تو اس کی عیادت کے لئے جاتا تو مجھے وہاں پالیتا۔ اوقات۔ اوقات نماز پنجگانہ۔ غلطیدہ لیٹے ہوئے یا بیٹھ کر۔

[3] صدقہ بدہ۔ بیمار کو تین چیزیں کرنی چاہئیں۔ ایک استغفار کیونکہ ہو سکتا ہے کہ مرض معاصی کی وجہ سے ہو۔ دوم صدقہ شاید مرض آفت آسمانی ہو۔ سوم دوا شاید کہ مرض اندرونی وجودی ہو۔

[4] بگرداند۔ قال علیہ السلام الصدقۃ ترد البلاء و تزید فی العمر ۱۲۔

باب سی و نهم[39]
در مصائب صبر و آنچه بدو متعلق ست میگوید

صبری بکن چون مر ترا آید مصائب جا نمن
یابی ثواب[1] انبیا از حد برون هم از حصر
گر مر ترا وقتے رسد رنج و مصیبت یاد کن
جملہ مصائب رنجہا پیغمبر خیر البشر
گر جزع و فزعی میکنی اندر مصیبت رنج خور
سودے ندارد مر ترا محروم مانی از اجر
از آہ و لطمہ نعرہ شق از تن خراشی خدہم
از نتف موی و ریش ہم باید کنی کلی حذر
سوگے[2] مکن چون جاہلان خفتن زمین ترک سخن
ماندن گرسنہ روز و شب تنہا نشستن در حجر
تاریک کردن خانہ را نی شمع را افروختن
نے صحن رفتن ہیچگہ ترک گلا بہ بام و در
بیکار بے از کارہا ترک تجارت زرع و زر
با جامہ بودن رنگین[3] کردن کبودی یا خضر
اندر مصائب جملہ را از مرد باشد خواہ زن
محظور آمد در شرع کردن برہنہ فرق سر

[1] ثواب انبیاء یعنی بہت ثواب
قال اللہ تعالیٰ انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب ؛

یاد کن
اگر گوئی کہ من مسکین عالم
نظر بر خاندان مصطفےٰ کن

فزع۔ خوف۔ لطمہ۔ بالفتح طمانچہ تھپیڑ۔ نعرہ۔ زور کی آواز۔ شق۔ بالفتح و تشدید قاف بمعنی چیرنا۔ خراشی چھیلنا۔ خد بالفتح و تشدید دال کے منہ اور اکثر یہ لفظ بغیر تشدید دال کے مستعمل ہوتا ہے نتف۔ بال اکھیڑنا یہ مصداق ہے اس حدیث کا قال علیہ السلام من ضرب الخدود و شق الجیوب و دعا بدعوی الجاھلیۃ فلیس منا او کما قال علیہ السلام۔

[2] سوگ۔ جیسا کہ فی زمانا شیعہ حضرات کرتے ہیں۔ یہ سب ناجائز ہیں بام چھت۔

[3] رنگین میلا کچیلا کپڑا۔ کبودی نیلا۔ محظور حرام یعنی مصائب میں سر ننگا کرکے ماتم کرنا۔ یہ سب حرام ہیں اس سے شیعہ حضرات کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

اِلاّ کہ باشد عالمے کز مردنش ظاہر شود
اسلام اندر رخنہ وجز او نہ بندد کس دگر

ہر اندوہے کاندر جہان آید بہ پیشت جانمن
شمعے بمیرد یا شود چرمے ز نعلین منکسر

دیگر شوی چون گرسنہ یا ظالمے ایذا کند
دانی مصائب جملہ را راجع شوی یعنی نکر

رد تعزیت چون بشنوی موت کسی از اہل دین
دانی سخن این نوع را از کش نگیری اے پسر

چون تو عیادت۳ یا عزا یعنی مراہل ذمہ را
باشد روا اندر شرع بحشاہدایہ کن نظر

حاضر جنازہ چون شود در پس جنازہ شو روان
نعرہ مزن فریاد ہم قرآن بخوان صوت جہر

بانگے مزن بازار را مردہ فلان حاضر شود
گلہا مریزی بر سرش بادام دخر یا شکر

گور مربع چون کنی مکروہ باشد پشتہ کن
جامۂ میوہ شان قبر را تنبول ہم شربت مبر

بالائے تربت میوہ را مانند برگی یا شکر
قرآن مخوان پایان او بنشین بخوان نزدیک سر

گوری بنوسی ہیچگہ چون گمرہان اے جانمن
بزہکار گردی بیشکے جز گور مادر یا پدر

الاّ اگر ایک عالم باعمل کی وفات پر عالم بے قراری و بے اختیاری میں سر ننگا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ سر ننگے کرنے کی اجازت شارع علیہ السلام نے دی ہے۔ رخنہ موت العلماء رخنۃ فی الدین

۱ راجع انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے والا۔

۲ تعزیت۔ مواعظت کے ساتھ تسلی دینا اور صبر کی تلقین کرنا۔

۳ عیادت بالکسر بمعنی بیمار پرسی
نعرہ مزن یعنی جزع فزع نہ کر۔

۴ جامہ، کپڑا۔ جماعت اہل سنت کے نزدیک ہر مومن کی قبر پر پھول ڈالنا جائز ہے چاہے ولی اللہ ہو یا گنہگار اور چادریں ڈالنا۔ فقط اولیاء علماء صلحاء کی قبور پر جائز عوام مسلمین کی قبور پر ناجائز کیونکہ یہ بے فائدہ ہے۔ تفسیر روح البیان میں سورہ توبہ تحت آیت
انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ
الخ میں ہے فبناء القبات علی قبور العلماء والاولیاء والصلحاء ووضع الستور والعمائم والثیاب علی قبورھم امر جائز ۱۲۔

پائیں، پاؤں کی طرف۔ آشام پینا۔ ہزل بے ہودہ باتیں مسخری۔

آنجا مبر صندوق را چیزی مخور آشام ہم

خندہ مزن منزسے مگو گرددولت ہمچون حجر

گنبد [1] مکن بر گورہم نے صفحہ کن نی چھپرے

بادی وزد باران رسد گردد گنہ بیشک پدر

نقش و نگارے چون کنی بر گورہا یا گچ زنی

مکروہ باشد در کتب صدقات باشد خوبتر

صدقات بہر روح او گر میدہی بر وئے رسد

در شب جمعہ [2] دان ہفتہ را بروی دہند آن دہ قدر

آیند ہر یک مردگان رخصت گرفتہ از خدا

گویند را از خویش را حزن و فرح راحت خطر

بینند حال مال و زر خود را از خویش و اقربا

گویند بازاری دعا یا بد دعا ہا بے خطر

ہر کہ ز بہر حق دہد صدقہ برِ روح مردگان ،

یابد جزا ز روح ازان او ہم شود زان بہرور

احوال را از خویشتن گویند با حسرت بسی

مادر پدر ہم اخوتان ہر کو بود دختر پسر

از مال ما یاران ما صدقہ دہید از بہر حق

یابم ثوابش گر چہ من تو زان بیابی صد قدر

میدان زیارت سنت ست میکن زیارت روز و شب

معہود سوم و ہفتمی دان بدعتے [3] میکن حذر

از بہر ال مردہ را طعمی بکن از جان و دل

پس ہر ورم یابی جزا جانان من دینار زر

---

[1] اے گنبد۔ مسئلہ علماء دین و مشائخ عظام کی قبور پر گنبد بنانا مباح ہے تاکہ زائرین آکر وہاں آرام کریں اور باآسانی فاتحہ پڑھ سکیں۔ نیز حضور علیہ السلام کو حضرت صدیقہؓ کے حجرے میں دفن کیا گیا اگر گنبد بنانا ناجائز ہوتا تو پہلے صحابہ کرام اس کو گرا دیتے۔ پھر دفن کرتے اگر کوئی کہے کہ یہ تو نبی پاک کا خاصہ ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس روضہ میں حضرت صدیق اکبر عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی دفن ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دفن ہوں گے لہذا یہ خصوصیت نہ رہی ۱۲۔
فقیر سعیدی غفرلہ

[2] آیند چنانچہ اشعۃ اللمعات باب زیارہ قبور میں ہے و بعض روایات آمدہ است کہ روح میت می آید خانہ خود را شب جمعہ پس نظر میکند کہ تصدق کنند از وے یا نہ۔ جمعرات کو میت کی روح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے لوگ صدقہ کرتے ہیں یا نہیں۔ فرح خوشی و مسرت۔ توازن لیعنی تو بھی بہت ثواب پائے گا۔

[3] بدعت۔ بدعت حسنہ۔ کیونکہ بدعت دو قسم کی ہے بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ چنانچہ اشعۃ اللمعات جلد اول باب الاعتصام تحت حدیث کل بدعۃ ضلالۃ ہے و آنچہ موافق اصول و قواعد سنت و قیاس کردہ شدہ است آن را بدعت حسنہ گویند۔

مثالیں

بدعت حسنہ واجب کی مثال علم نحو کا سیکھنا بدعت حسنہ مستحب جیسے مسافر خانوں اور مدرسوں کا ایجاد کرنا بدعت حسنہ جائز جیسے فجر کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا وغیرہ اور بدعت سیئہ مکروہ کی مثال مسجدوں کو فخریہ زینت دینا بدعت سیئہ حرام جیسے جبریہ مذہب ۱۲۔

فائدہ :۔ بدعت حسنہ جیسے تین قسم ہے، جائز، مستحب، واجب۔ اور بدعت [illegible] کذا فی مرقات باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ اور شامی جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب الامامت۔

از بہرِ مردہ طعم چوں در سوم ہفتم یا چہل
سازی دہی درویش را ورنہ نباشد معتبر
گور منقش چوں کنی با گل کنی یا گچ برو
ہرگز نباشد[2] فائدہ نزدیکِ روحاں خوبتر
روحاں چو بینند جائی خود گور منقش خویش را
شب روز از دلہائے شاں باشد خوشی ہم بیشتر

[1] سوم ۔ اشعۃ اللمعات باب زیارت قبور میں ہے وتصدق کردہ میشود از میت بعد رفتن او از عالم تا ہفت روز ۔ میت کے مرنے کے بعد سات روز تک صدقہ کیا جاتے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ موت کے بعد سات روز تک برابر روٹیاں خیرات کرتے ہیں اور ہمیشہ جمعرات کو فاتحہ کرتے ہیں اس کی اصل یہی ہے ۔
گچ چونا ۔

[2] نباشد یعنی عامۃ المسلمین کی قبروں کو پختہ بنانا اور رنگ روغن کرنا بے فائدہ ہے ۔ اگر ولی اللہ کی قبر کو پختہ یا سجاوٹ کی جاتے تو جائز ہے ۔ باقی رہا یہ کہ نبی پاک نے پختہ قبروں کو گرا دیا تھا تو اس کا جواب بخاری صہ۱/۶۱ پر موجود ہے امر النبی علیہ السلام بقبور المشرکین فنبشت حضور علیہ السلام نے مشرکین کی قبروں کا حکم دیا پس اکھیڑ دی گئیں ۱۲

بابِ چہلم
در احکامِ شہادت و امثالِ آں میگوید

چوں کشتہ گردد مسلمی در راہِ حق از کافراں
یا ظالمے[3] عمداً کشد خواہی بہ تیغ و یا تبر
زندہ نماند ساعتی فی الحال میرد در زماں
نے طعم[4] بخورد آب بے سخنے نہ اندک بیشتر
حدِ شہید اندر شرع جز ایں نباشد جانِ من
دیگر شہیدانِ مصطفےٰ گفت است بشنو اے پسر

[3] ظالمے ۔ اصطلاحِ فقہ میں شہید اس مسلمان عاقل بالغ طاہر کو کہتے ہیں جو ظلماً کسی آلہ جارحہ سے قتل کیا گیا ہو اور نفس قتل سے دیت بھی واجب نہ ہو اور مرتث (دنیا سے نفع اٹھانا) نہ ہو جہاں یہ باتیں پائی جائیں تو اس کا حکم یہ ہے کہ غسل نہ دیا جائے بلکہ ویسے ہی خون سمیت دفن کیا جاتے جہاں یہ باتیں نہ ہوں وہاں فقہاء کرام اس کو شہید نہیں کہتے لیکن ان کے قول کا یہ مطلب نہیں کہ اسے شہید کا ثواب بھی نہ ملے گا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے غسل دیا جائے گا فقط ۔

[4] نے طعم یہ مرتث نہ ہونے کی تفسیر ہے ۔

فائدہ: شہید کا لغوی معنی ہے ۔ الشہید والشہود والشہادۃ ھی الحضور والمعاینۃ ۔ یعنی شہادت شہید شہود کا معنی ہے حاضر ہونا اور معائنہ کرنا (المفردات)

مبطون ، جو پیٹ کی بیماری سے مرے ۔ مطعون ، جو طاعون کی بیماری سے مرے ۔ یا شبے ، خواہ جمعہ کی شب کو یا دن کو مرے ۔

غرقہ بآبی گر شود دیگر بآتش سوختہ
مبطون و مطعون آنکہ او میرد کسی اندر سفر

شخصیکہ میرد در جمعہ خواہی بروز و یا شبے
عاشق کہ باشد پارسا آن عشق دارد در ستر[1]

وانکس کہ میرد در سماع شنود سماع از بہر حق
وانزن کہ میرد در حمل میرد کسے زیر جدر

پامال گردد اسپ را یا برق بزند صاعقہ[2]
اندر چہے افتد کسی شیر سے کند خوک و ببر

آنکس[3] کہ سخنے بہر حق گوید شود کشتہ دران
دیگر یکے مرتث بدان شد شانزدہ جملہ نفر

آنکس کہ بہر مال و زر جنگے کند با کافران
یا بہر نامی شجعتے چندان نیابد او اجر

آنکس کہ بخورد زخمکی برر و مقابل دشمنان
با او چہ نسبت آنکسے زخمی خورد پشت و کمر[4]

مقبل رود اندر جنان شادی کنان خندہ زنان
از سالہا ہم پانصد از مدبر شہیدے پیشتر

ہرگز کسے را در جنان دنیا نباشد آرزو
اِلا[5] شہید راہِ حق گرچہ بیابد کشک زر

چون مسلمی از صدق دل خواہد شہادت از خدا
یابد چو شہدا در جنتے میرد بہ تپ یا درد سر

شہدا مگو[6] از مردگان در دل مبند از این سخن
اندر جنان چون زندگان بخورند شربت ہم ثمر

---

[1] در ستر، بالفتح پوشیدہ عاشق صادق ہو اپنا عشق مخفی رکھے اور عشق کے درد سے فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہے وکذالک الصوفی الذی مات فی حالۃ السماع من غلبۃ الشوق الی لقاء اللہ تعالیٰ۔

[2] صاعقہ۔ وہ بجلی جو بادل سے زمین پر گرتی ہے۔ ببر بروزن صبر ایک درندہ ہے جو شیر کا دشمن ہوتا ہے۔

[3] آنکس جو تبلیغ حق میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ شجعتے، بہادری کے لئے کیونکہ انما الاعمال بالنیات۔

[4] کمر، مقبل زخمی مدبر سے زیادہ ثواب پائے گا۔

[5] اِلا مگر۔ ہر کس جنت میں جاکر دنیا کی لذتیں بھول جائے گا اور واپس دنیا میں آنے کی آرزو نہیں کرے گا مگر شہید عرض کرے گا۔ ثم احیی ثم اقتل ہو جو شہید، مثل شہداء

[6] مگو۔ قولہ تعالیٰ و لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون چل، چالیس، سطر، لکھے ہوئے۔

باب چہل[۴۱] و یکم

دربیان اسباب فقر و تنگدستی گوید

اسباب فقر و مدبری چل چیز را امیدان یقین
مسطور بین اندر کتب را اولیست جعفر[۱] معتبر

طعمی مخور باشی جنب آبی مخور از نائزه
ہم دور کن از خویشتن آوندہائے منکسر

بولی مکن ہم برہنہ جاروب درشبہا مزن
مگذار تو آوند را جانان مکن بکشادہ سر

نے زن بگیرد نام شوی[۲] شوئی خواند نام زن
نے نام مادر نے پدر آرد زبان دختر پسر

طعمے مخور ہم بے ادب نے بد دعا فرزند را
پرکالہ[۳] باشد نانہا آنرا ز درویشان مخر

قائم مپوشی جان من شلوار را در ہیچگہ
بستہ مبند دستار ہم گوشہ بگیری از بشر

درخشک موئے[۴] شانہ مکن استادہ باشی ہم مکن
شانہ شکستہ چون شود از وی بکن کلی حذر

مقراض موی شرمگہ مستان گہی اے جانمن
ہم موی را در شرمگہ از چل نہ داری بیشتر

در پیش پیران ہم مرو ہم آستانہ در مشین
تخلیل دندان ہم مکن چوبے کہ باشد از شجر

---

۱ جعفر امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ۔ نائزہ۔ کوزے وغیرہ کی ٹونٹی۔ آوند۔ برتن۔ منکسر ٹوٹے ہوئے۔ جاروب۔ جھاڑو۔

۲ شوی، شوہر۔ یہ چیزیں حسن معاشرت اور تعظیم کے لئے ہیں ۱۲۔

۳ پرکالہ (بالفتح روٹی کے ٹکڑے قائم، کھڑے ہوکر۔ بستہ مخفف نشستہ یعنی پگڑی بیٹھ کر نہ باندھنی چاہیئے ۱۲۔

۴ شانہ، کنگھی، مقراض قینچی شرمگہ زیرناف کے بال۔ آستانہ، دہلیز چوکھٹ، پوستی چھلکے۔ سیر بالکسر لہسن بصل بفتحتین پیاز ۱۲

دِ قتے نسوزی پوستے از سیر باشد بابصل
چُون عنکبوتے[1] بنگری از خانہ بکھنی دور تر
زندہ سپش مفگن بڑن نے درنمانزے کاہلی
درکذب عادت ہم مکن نی در فروجی کن نظر
وَ فلیکہ شوئی دست رُو خشکش مکمن با ذیل[2] خود
پوشیدہ دوزی جامہ چون بدتر شوی جان پدر
جز تو گذاری فجر راز وے میا سجد برون
گردی بفاقہ مبتلا آید بہ پیشت صد فقر
خوابی مکن در صبحدم ادبار آید پیش تو،
سوگند[3] بخوری راست چون روزیت گردد تنگتر
تخم شگافی خربزہ صد فاقہ آید پیش تو
با کارد ے ناخن مبر نے ہم بدندان اے پسر
در نفقہ تنگی ہم مکن فرزند و اہل خویشتن
دستی نشوی چون خوری بر دوز تو اموال و زر
کاسہ[4] و صحنک زود شو چون تو خوری طعمے دُرو
شیطان بلیسد چون ورا باشد بدان بر تو قہر
جنگ د خصومت ہم جدل باخانہ[5] کردن روز و شب
از تو گریزد رزق تو ہرگز نیاید پیش در
ہر حل کہ گفتم مر ترا بنویس اندر جان و دل
محتاج گردی نے گہے ہر روز یابی صد گہر

---

[1] عنکبوت۔ مکڑی، سرائیکی میں ڈانور کہتے ہیں۔ سپش بضمتین جُوں جو سر میں پیدا ہوتی ہے۔

[2] ذیل دامن، پوشیدہ، از پوشیدن بمعنی پہننا۔ دوزی کپڑا سلانا فاقہ بھوک، صبحدم سحر گاہ ۱۲

[3] سوگند قسم، خربزہ بفتح اول و ضم ثالث میوہ شیرین کو مشہور ہے۔ کارد را موقوف چاقو و بفتح را غلط ہے۔

[4] کاسہ پیالہ، صحنک بالفتح رکابی یا چھوٹا تھال۔ دُرو دراصل در او تھا۔ بلیسد بکسر لام از لیسدن بمعنی چاٹنا ۱۲

[5] باخانہ کیونکہ مردوں کے ذمہ عورتوں کے حقوق ہیں اور عورتوں کے ذمہ مردوں کے حقوق ہیں۔ کما قال اللہ تعالیٰ ولھن مثل الذی علیھن الخ لیکن مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے قال علیہ السلام اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا والطفھم باھلہ (رواہ ترمذی) کامل ایمان والا وہ مرد ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور اپنے اہل پر زیادہ مہربان ہو۔ ۱۲.

باب چہل[۴۲] و دوم

در بیان تونگری و اہل سخاوت و غنا

اسباب و دولت مال و زر سی[۱] چیز دانی بیشکے
گر تو کنی آن چیزہا گنجے بیابی بیشتر

دائم گذاری چاشت را از کسں تنگیری ہیچگہ
روزہ بداری بیض[۲] را باشی بخانہ یا سفر

پیوستہ خیزے صبحدم ہرگز نخسپی آن زمان
تسبیح گوئی روز و شب غفران بخواہی ہر سحر

شکر خدا گو بیشتر مصحف بخر از مال خود
میخوان تو قرآن بہر حق خدمت کنی مادر پدر

سورہ جمعہ شبہا[۳] بخوان سورہ مزمل روز و شب
دائم بخوانی واقعہ از بعد مغرب خوب تر

ناخن چو خواہی تا بری[۴] در روز پنجشنبہ ببر
موزہ کہ پوشی کفش ہم بانشد کہ پوشی زرد تر

چون تو بپوشی خاتمے پوش از عقیق اے جان من
محجوب خواہد دست چون دستے بدہ مقصد بر

عہد[۵] یکہ بجنی باکسے نقضے مکن در عہد خود
جاروب چون مسجد زنی مالے بیابی بیشتر

حجے بکن از بہر حق میکن زیارت مصطفےٰ
اندر تجارت صدق را کن پیشوا ہم راہبر

---

[۱] سی تیس عدد۔ چاشت نماز چاشت مستحب ہے۔ کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہیں لیکن افضل بارہ رکعت ہیں :

[۲] بیض ایام بیض جو ہر ماہ میں ہوتے ہیں وہ یہ ہیں۔ ۱۳۔۱۴۔۱۵۔ غفران مغفرت۔ مصحف بالضم قرآن شریف۔ بخر صیغہ امر ہے خریدن سے

[۳] شبہا یعنی ہر رات۔

[۴] بری بریدن سے بمعنی کاٹنا۔ ببر امر ہے بریدن سے۔ زرد تر زرد رنگ۔ خاتمے انگوٹھی۔ محجوب محروم و عاجز ۱۲

[۵] عہد وعدہ قال اللہ تعالیٰ واوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا۔ جاروب جھاڑو۔ اسی طرح چراغ وغیرہ جلانا۔ زیارت مصطفےٰ یعنی زیارت مدینہ منورہ۔ تجارت سوداگری ۱۲

در خانہ داری سرکہ را خانہ مکن خالی ازان[1]
برکت چو خواہی مال ہم رو گوسفندان زود خر
غسل جمعہ دائم بکن خاصہ کہ غسل اربعا
در روز عاشورا بپز اضعاف ایّام دگر
آمیز[2] جو گندم بہم آنگہ ازاں نانے بپز
غلّہ کہ داری کیل کن از وزن کن کل حذر
دستے بشو طعمے بخور گردی تو نگر بیشکے
تنہا چو باشی زن کنی بسیار یابی مال و زر
ہر سی کہ گفتم پیش تو ہشدار جملہ کن عمل
تخلیل دندان ہم بکن بنویس اندر دل جگر

باب چہل[3] و سوم
در بیان اسباب بہشت می گوید

جنت مقام صالحان[4] آنکہ تو یابی جان من
بکنی عمل از بہر آن ہر روز کار خوب تر
اعمال جنت دان بسی حدے ندارد ہم عدد
زانجملہ گویم پیش تو آن ہفت وسی دان اے پسر
اوّل بگوئی کلمہ را از صدق دل ہم خالصًا
باشی بران ثابت شدہ مدّت حیاتی از عمر
شادی رسان مر مؤمنان طعمی بدہ از بہر حق
پوشی لباس مغفرت آئی بجنت ہشت در

[1] ازاں اس سرکہ سے گوسفندان بکریاں۔ زود خر امر ہے خریدن سے۔ اربعا چہارشنبہ، بپز امر از پزیدن بمعنی پکانا۔

[2] آمیز جو گندم میں ملا کیل کسی پیمانہ سے اناج وغیرہ بھرنا۔ زن کنی یعنی نکاح کر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ ہشدار مخفف ہے ہوش دار کا۔ ۱۲۔

[4] صالحان نیک لوگ، عدد شمار خالصاً قال علیہ الصلاۃ والسلام من قال لا الہ الا اللہ خالصاً مخلصاً دخل الجنۃ بلا حساب ۱۲۔ شادی خوشی ادخال السرور فی قلب المؤمن خیر من الدنیا و ما فیہا ۱۲

اضیافِ[1] را اکرام کن غزوے بکن با مشرکان
سرّی بگو بد چون کسے آن سرِ تو مکشا بر بشر

زحمت[2] چو آید پیش تو ہرگز نیاری بر زبان
جملہ مصائب ہمچنین داری نہان اندر جگر

صالح چو بجنی کارہا با حور شینی در جنان
احسان کنی با آن کسے کو باتو کردہ بد بتر

اندر سرائے جان و دل درویش مسکین جا بدہ
فرمائی کاری نفس را از کارہائے سخت تر

داری نگہ فرج از زنا فحشے نگوئی از زبان
محظور شبہہ طعمہا یابی ازان میکن حذر

ہمسایہ پرسی[3] دائماً باشد بشادی یا بہ غم
بیمار چون پرسی بسے جنت بیابی کشک زر

خشمے فرو خور جا مکن عفوی بکن بر مردمان
با صالحان دائم نشین ذکری بگو شام و سحر

از ظالمان مظلوم را دادی بدہ انصاف ہم
کلمہ شہادت در وضو میگو ہمی جانِ پدر

دائم بکن سُنّت ادا چون تو گذاری عصر را
چیزی نخواہی از کسے تحمید میگو ہر سحر

از بعد ہر فرضی بخوان کرسی بصدق جان و دل
طبلے زنان جنت برو آمد چنیں اندر خبر

ــــ ٭ ٭ ٭ ٭ ــــ

[1] اضیاف جمع ضیف مہمان غزوے جہاد۔ سرّی راز۔
فائدہ: کسی کے راز کو اس وقت ظاہر نہ کرنا چاہیئے جب حکم شرع مثلاً حد تعزیہ وغیرہ کو دخل نہ ہو۔ اگر حکم شرع کو تعلق ہو تو فہو مختار فی اخفائہ و اظہارہ لیکن افضل یہ ہے کہ پوشیدہ رکھے اور اگر اس میں حق العبد ہے تو پھر ضرور بتاوے جبکہ اس سے پوچھا جاتے یہ اس وقت ہے اگر کسی کا نقصان ہوتا ہو تو ورنہ افضل ہے کہ نہ بتائے۔ (شرح تحفہ) ۱۲

[2] زحمت مرض وغیرہ۔ کو کہ او مقاسہ

بدی را بدی سہل باشد جزا
اگر مردی احسن الیٰ من اساء

مسکین یعنی مسکین درویش کی عزت کرنا بھی موجب دخال جنت ہے محظور یعنی حرام اور مشتبہ طعام سے احتراز کر

[3] پرسی عیادت مریض۔ فرو خور غصہ پی جا قولہ تعالیٰ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین۔

باصالحان قال علیہ السلام المرء مع من احب۔ سنت ادا سنت قبل العصر۔ کرسی آیت الکرسی۔ طبلے ڈھول۔ زنان صیغہ اسم فاعل یعنی ایسا آدمی ڈھول بجاتا ہوا جنت میں داخل ہوگا یعنی خوشی سے بھرپور ہوگا۔

باب چہل و چہارم
در بیان اسباب دوزخ و دوزخیان

دوزخ سرائے کافران ہم مفسدان[1] ہم ملحدان
باشند ساکن اندراں عورت زمردان بیشتر[1]
از مرد نہ صد نہ نود از ہر ہزارے در جنان[999]
نہصد نود نہ از زنان از ہر ہزارے در سقر[999]
مردم[2] کہ در دوزخ روند سوزند آنجا سالہا
موجب بگویم پیش تو بشنو ز مخلص مختصر
اسباب دوزخ جملگی بستے بدان با چار ضم
اندیشہ کن در ہر یکے از ہر یکے میکن حذر
شرکے[3] چو آرد کس بد و دائم بسوزد آنگہے
حقبہ بسوزد اندران از فوت دقتی اے پسر
بخلے کند باہر کسے باشد متابع شہوتے
عجبے کند با مردمان خود را بداند خوب تر
امر خدا نارد بجا باشد مصاحب[4] فاسقان
تحقیر بکند بزرگان بر سائلے بکند نہر
ترکِ جماعت جمعہ ہم عمداً بگیرد جان من
نے رد سلامی او کند نمّام باشد بے خبر
وامی ستاند از کسے ہرگز نخواہد تا دہد
بکند ثنا بز در لقب کس را چو بیند از بشر

---

[1] مفسدان بدکار، ملحدان بے دین۔ بیشتر یعنی دوزخ میں مردوں سے عورتیں زیادہ ہوں گی کما ورد فی الحدیث نہ صد نوسو ننانوے۔ اس سے مراد کثرت جنتیاں اور کثرت دوزخیاں ہے مثلاً مرد ہزار میں سے نوسو ننانوے جنت میں ہوں گے اور عورتیں ہزار میں سے ٩٩٩ دوزخ میں ہوں گی۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام رأیت اکثر اہل النار النساء۔

[2] مردم یعنی جو لوگ دوزخی ہوں گے۔ موجب اسباب دخول دوزخ۔ چار ضم یعنی چو بیس۔ حذر اجتناب۔ ۱۲
فقیر سعیدی غفر لہٗ

[3] شرک مشرکوں کا عذاب اس طرح ہو گا کہ ان کو دوزخ کی غار میں ڈال کر اس کا منہ بند کر دیا جائے گا اندر سانپ اور بچھو کثیر انگارے، شعلے اور سخت دھواں ہو گا۔ حقبہ اسی سال۔ بخلے بخیلی، متابع، پیروی کرنے والا۔ عجبے تکبر۔

[4] مصاحب رفیق سے
تا توانی دور باش از یار بد
یار بد بد تر بود از مار بد
مار بد تنہا ترا بر جاں زند
یار بد بر جان و بر ایمان زند
نہر چلا کر غصہ کرنا قال اللہ تعالیٰ فاما السائل فلا تنھر۔ رد سلام سلام کا جواب۔ نمّام چغل خور، وامی ستاند لوگوں سے قرض لیتا ہے۔

اندر مناہی جملگی بکند دلبری ہا بسے
دشمن بداند میہمان آید ہمی چون پیش در
نوحہ کند بر مردگان سینہ خراشد خدّ و خط
پارہ کند ہم جامہ را یا خود تراشد موی سر
بخورد ربا او دائماً در پس بدی گوید ترا
بکند حسد بر جملگی از کبر نارد کس نظر
اسباب دوزخ بیحد ست گفتن شمردن کے توان
گردد ہزاران از ورق وقتیکہ گویم مختصر
موجز بگویم یک سخن تا تو در آئی در جنان
امر خدا بجا کلے ز شہوت کن حذر
میباش خامش روز و شب سخنے مگو بیفائدہ
نرمی بکن با مردمان خدمت بکن مادر پدر

باب چہل و پنجم
در بیان دہ سنّت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

دہ چیز دانی از سنن سنّت خلیل پیشوا
واجب شدہ اتباع او بر مومنان جملہ بشر
دان فرق کردن موئے سر از ناصیہ تا در قفا
مردم مخیّر شد برین فرقے کند یا حلق سر
کعبہ رسیدی حلق کن باشی مخیّر بعد ازان
در غیر کعبہ حلق نی الابداری خوب تر

۱؎ تنابزہ بدلقب رکھنا قال اللہ تعالیٰ ولا تنابزو بالالقاب۔ مناہی معاصی۔ نوحہ ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ مشکوٰۃ ص ۱۵۰ ربا سود۔ پس بدی پس پشت برا کہنا ہے یعنی غیبت کرہ۔ کبر تکبر، ہزاروں یعنی ہزاروں ورق پر ہو جائیں گے۔ موجز مختصر ۱۲

۲؎ بیفائدہ۔ لایعنی باتیں۔ خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ اتباع تابعداری فرق کردن، مانگ سر نکالنا۔ ناصیہ پیشانی۔ قفا گدی۔ گردن کی پشت ۱۲

۳؎ مخیّر صاحب اختیار۔ الابداری یعنی حج کے موقع پر حلق کرنا واجب ہے تاکہ حلال ہو جائے اس کے بعد حلق نہیں بلکہ زلفیں رکھنی چاہیئے الا لعذر

سبلت[1] ببر چون ابروان یا پست کن اے جان من
حلقے درو جائز بدان نزدیک علما معتبر

مسواک کن در ہر وضو میچین ہمی موئے بغل
گر حلق بکنی ہم روا چیدن بود زان خوبتر

ختنہ[2] بکن فرزند را چون ہفت سالہ او شود
یا بی ثوابے از خدا ہرگز نیاید در حصر

حلقے بکن در شرمگہ باید نداری تا چہل
فارغ چون از حاجت شوی سنگے بگردان یا مدر

آبے بکن اندر دہان ہم آب بینی در وضو
ہر دہ کہ گفتم پیش تو یادش بکن اے نامور

قصد لواطت[3] چون کند کس با کنیزک یا حرم
باشد روا او را کشد دفعے کند از خود ضرر

باشد روا منکوحہ را ہم شوی کشتن در شرع
در حیض چون قصدی کند خوفے[4] ندارد این قدر

ہم اینچنین باشد روا گر قصد کشتن کس کند
او را کشد او پیش ازان واجب نہ چیزی بل ہدر

پنجے[5] بدان از موذیان باید کشی در حل حرم
ہر پنج را موذی بدان موذی بکش حکم خبر

مار و حداۃ و کلب ہم مردم گزد ہر ساعتے
کژدم چہارم موش ہم اندر مشارق کن نظر

---

۱ سبلت مونچھیں ینبغی للرجل ان یاخذ من شاربه حتی یصیر مثل حاجبیه۔ میچین امر ہے چیدن سے بمعنی چننا۔

۲ ختنہ۔ مسئلہ۔ ختنہ کی مدت سات سال سے بارہ سال تک ہے اور بعض علماء کے نزدیک ولادت کے ساتویں دن بعد ختنہ کرنا جائز ہے (عالمگیری) حاجت قضائے حاجت۔ مدر کلوخ مٹی کا ڈھیلہ ۱۲۔

۳ لواطت اغلام کرنا قال علیه الصلوٰۃ والسلام من اتی حائضاً او امرأته فی دبرها فقد کفر بما انزل علی محمد صلی اللہ علیه وآله وسلم کشد اذا اراد رجل ان یکرہ غلاماً او امرأۃ علی الفاحشة ولم یستطع دفعه الا بالقتل فدمه هدرٌ لا شیئ علیهما (شرح)

۴ خوف یعنی مرد حرام سے خوف نہ کرتا ہو۔ ہدر جب مرد نے حالت حیض میں عورت سے جماع کا ارادہ کیا تو عورت نے اسے روکا اور جھگڑا ہوا۔ دریں اثنا اگر مرد قتل ہو جائے تو عورت پر کوئی شے واجب نہیں۔

۵ پنج پانچ موذی جانور ہیں جنہیں حل اور حرم میں قتل کرنا جائز ہے۔ مار سانپ، حداۃ چیل، کلب عقور کاٹنے والا کتا۔ کژدم بچھو، موش چوہا۔ مشارق کتاب کا نام ہے۔

ہر جا کہ باشد موذیے[1] مردم بود یا جانور
در حال کُش در ہر زمان ہر گز بیابی ظفر
گربہ کبوتر چون کشد قیمت نصابش دہ درم
یا خود زیانے او کند اکثر چو آید در حجر
جائز[2] بدان ہم کشتنش میران بحلقش کاردے
اما اگر کس بگذرد یابد ثوابے بیشتر
اسقاط کردن حمل را جائز نباشد اندرو
کردند بعضے رخصتے گر تو بداری خوب تر
در حرہ خواہی تا دہی از فرج بیرون آب را
رخصت طلب در جاریہ اذنش ز مولی معتبر
میخوان بخومے[3] آنقدر تا تو شناسی وقت را
تزویج کردن قبلہ ہم دیگر برفتن در سفر
بستان ہدایا چون کسے بدہد ترا بہر خدا
قاضی چو باشد یا ملک از ہدیہ ہا میکن حذر
سلطان فتوحی چون دہد فی الحال بستان خرچ کن
تا وجہ بینی رد کنی این نوع باشد خوب تر
رد فتوحی چون کنی درخواست گردی مبتلا
رد فتوحی کردہ اند بعضے مشائخ نامور
چو تو بیائی از سفر یکسر[4] بخانہ در مرو
اول خبر کن سوے شان آنگہ بیائی صحن در
مصحف مبر در لشکرے عورت کہ باشد حرہ ہم
لشکر چو دارد قوتے این ہر دو را آنجا مبر

[1] مردم مثلاً چور ڈاکو وغیرہ کا ہرد چاقو۔

[2] جائز اگر بلی نقصان کرے تو اسے مارنا جائز ہے اگر صبر کرکے چھوڑ دے تو بہت زیادہ ثواب ہوگا۔ جلتے ہوے در حرہ عزل کرنے میں حرہ عورت سے اور کنیز کے مالک سے اجازت طلب کرے
فائدہ:۔ عزل کے معنی ہیں بوقت انزال منی باہر ضائع کردے اور اندام زن میں نہ جانے دے ۱۲۔

[3] نجومی علم نجوم: تزویج نکاح بستان امر ہے ستاندن سے بمعنی لینا۔ قاضی ہدیہ قبول کرنا قاضی کے لئے اس وقت جائز ہے جبکہ درمیان میں دنیاوی غرض نہ ہو ۱۲۔

[4] یکسر یعنی بغیر اطلاع گھر میں داخل نہ ہونا چاہیئے۔ قوتے جب لشکر اسلام غالب ہو۔ کہنہ پرانا۔
مسئلہ:۔ قرآن شریف جب اتنا بوسیدہ ہوجائے کہ پڑھنے کے قابل نہ رہے تو اسے کپڑے میں لپیٹ کر محفوظ جگہ پر دفن کر دیا جائے جلانا ٹھیک نہیں۔
(ردالمحتار شامی)

کہنہ چو بینی مصحفے سودہ شدہ ہم ریختہ
درجامۂ پیچ ودفن کن چون مردگان اندر قبر
آبے خورانی نیم شب فرزند تشنہ یا زنے
جملہ گناہان عمر تو مغفور گردد ہم ہدر
رنجیکہ بینی ساعتے بہر عیال ونفس خود
ہم صدقہ باشد نزد حق یابی جزائے بیشتر
ظالم ستاند یکدرم از تو تعدی[1] یا ستم
یابی ثوابے از خدا مقدار دہ دینار زر
از خمر دنیا چون خوری دیبا چو پوشی یا حریر
جامہ نیابی در جنان آنجا نیاشامی خمر
پرکالہ[2] یابی جامہ ہا افتادہ اندر کوچہ ہا
چینی بسے یکجا کنی یا خستہ باشد از ثمر
اندر زرع چین خوشہ ہا بعد از درودن[3] خصم او
پوستِ انار و خربزہ جمعے کنے از در بدر
چینی بگیری نفع زان باشد مباح وہم روا
برداشت چون شد ملک او در ملتقط میکن نظر
اندر زمینے چون کسی گاوان نشاند یا غنم
سرگین شود بیحد جمع پاچک ہم آنجا ہم بعر
خصمش نخواہد جمع آن بخلے کند بر مردمان
جائز نباشد غیر را اندک بود یا بیش تر
بادام و خرما گر کسے بدہد کسے را بہر آن
بخند نثارے بر شہے یا بر عروسے مہ چہر

---

[1] تعدی زیادتی، تجاوز عن الحد
نیاشامی نہ آشامی اشامیدن سے بمعنی
پینا۔ خمر شراباً طہوراً ۱۲
فقیر سعیدی غفرلہ

[2] پرکالہ ٹکڑے۔ کوچہ ہا
گلیاں، خستہ گٹھلی، ثمر کھجور۔

[3] درودن کھیتی کا کاٹنا، خصم
مالک کھیتی کے کاٹنے کے بعد مذکورہ
اشیاء اٹھانا جائز ہے۔ ملتقط بضم میم و
فتح قاف اٹھایا گیا رجوع کیا گیا۔ گاوان
گائے بھینس وغیرہ۔

خوردن نباشد داشتن چیزے از ان[1] اورادا
چیدن نباشد ہم روا بادام باشد یا شکر
مالے سپارد چون کسی بر مردمان از بہر آن
تا او دہد صدقہ بسے ہر جا کہ بیند مفتقر
اور احرام است بیشکے زانمال خوردن یکدرم
درویش باشد گرچہ او این حکم در خانی نگر
خلقے بچیند ہم خورد انگور جوز و چلغوزہ
باشد حلال و ہم روا بشنو زمن اے شہ پسر
خواہد معلم اجر چون یا خود مؤذن بر اذان
جائز نباشد در شرع مشروط[2] چون باشد اجر
برداشتن از مائدہ[3] زلہ حرام است بیشکے
گر خصم گوید ارفعوا بردار و خوش خرم ببر
چو نتو شوی مہمان کس در طعم او بخشش[4] مکن
جز استخوان سگ رامدہ جانان من چیزے دگر
مردار باشد پوستے پیش از دباغت بیع او
جائز نباشد در شرع ہم بیع اشعار اے پسر
چو نتو بہ بینی مردی گل میخورد منعش بکن
فرعون و ہامان یکہ گر خوردند گلہا بیشتر
بردہ خری چون گل خورد باریک بینی موے او
یا خود نشان چوب و لت[5] اندام آید در نظر
دیگر کنیزک طعم را از دیگران بے حد خورد
ردی بکن آزا مخر اندر خلاصہ کن نظر

---

[1] از آن بادام وخرما ہے۔ خانی کتاب کا نام ہے۔ جوز اخروٹ۔ چلغوزہ بالکسر ایک قسم کا مشہور پھل ہے ۱۲

[2] مشروط مقرر یہ متقدمین کے نزدیک ہے کیونکہ اس وقت معلمین اور مؤذنین حضرات کو بیت المال سے حصہ ملتا تھا اور متاخرین کے نزدیک تنخواہ لینا جائز ہے اور اسی پر فتویٰ ہے ۱۲

[3] مائدہ خوانچہ دستر خوان۔ زلہ بفتح زاء و تشدید لام پس خوردہ۔ خصم مالک۔ ارفعوا اٹھالو۔

[4] بخشش یعنی کسی کو کھانا دے نہیں سکتا۔ پوستے چمڑا۔ اشعار بال گل مٹی، چوب لکڑی۔

[5] لت لات یعنی اگر غلام کے وجود پر لکڑی یا لات کی ضرب کے نشان ہوں تو اسے مت خرید۔

مسجد بہ بینی تنگ چون باشد زمین چپ راست او
بستان ز خصمان[1] زود کن قیمت بدہ ہم سیم و زر
اصحاب احمد مصطفےٰ از بہر کعبہ ہمچنیں
دادند قیمت خصم را کردند قدرے[2] ہم جبر
ناقص قبائی چون کنی از بہر مومن مسلمی
تنہا شوی مغفور تو خواندم چنین اندر خبر
کامل قبائی چون کنی از جان و دل ایمان من
پوشی لباس مغفرت ہم خویش ہم مادر پدر
تا میتوانی جان من بر مومنان تعظیم کن
فاسق چو بینی مبتدع میکن اہانت بیشتر
چون مدح[3] فاسق کس کند عرش خدا لرزد چنان
گوئی کہ افتد بر زمین گردد جہان و زیر و زبر
بینی چو فاسق مبتدع از جان و دل دشمن بدان
یابی جزا نزدیک حق ایمان تو گردد معتبر
توفیق گر باشد ترا کارے[4] بکن تعجیل تر
این وقت را دان نعمتی ہر ساعتی دارد ثمر
امروز گر طاعت کنی فردا ترا باشد جزا
چون تو کنی عصیان گنہ یابی سزا اندر سقر
گر طالبی از صدق دل خواہد کہ یابد راہ حق
چون صبر بکنی بیشکے باشد چو سنگے سیم و زر
گر راہ خواہی مہر حق از صدق پیوندے درد
باید درون خویش راہ خالی کنی از کس دگر

[1] خصمان مالکان یعنی اگر مسجد چھوٹی ہے اور دائیں بائیں جگہ پڑی ہے تو مالکوں سے قیمتاً لے کر مسجد فراخ بنا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بنیٰ للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ ۱۲

[2] قدرے مقدار جبر بہاڑ یعنی بسیار قیمت۔ قبائی ناقص، ناقص کپڑا مبتدع بدعتی

[3] مدح فاسق سے
می لرزد عرش از مدح شقی
بدگماں گردد ز مدحش متقی
بلکہ فاسق کی شکایت کرنے کا حکم ہے اذکر الفاجر تاکہ اس کی بے حیائی سے لوگ بچ جائیں بد مذہب تمام فساق میں دشمن بداں قال علیہ الصلوٰۃ والسلام الحب للہ والبغض للہ او کما قال علیہ السلام۔ امروز آج کے دن الدنیا مزرعۃ الآخرۃ فردا دن قیامت۔

[4] دلا کارے بکن تا می توانی
غنیمت داں حیات زندگانی

در بیان
ختم کتاب و مناجات بجناب باری تعالیٰ

یارب[1] مرا گردان چنان از راہ لطف و رحمت
چون سگ شمارم اغنیا شاہان نیارم در نظر

باشم توانگر دل چنان از کس نخواہم حاجتے
فارغ نشینم شاد و خوش بیرن نیایم پیش در

راضی بفقر و فاقہ[2] ہم باشم بکنجے اندرون
ممنون نعمت سفلگان مارا مگردان تا حشر

از بہر روزی زرق ہم وقتی پریشان دل مکن
یارب بدہ صبرم چنان جز تو نخواہم کس دگر

یارب بحق[3] مصطفےٰ ہم انبیا ہم اولیا
گردان چنان این تحفہ را مقبول گرد بحر و بر

عاشق برو جملہ جہان از اندرون جان خود
بکنند پاکان جان درو دارند بالا چشم و سر

الفت چنان دہ خلق را جز این نخواہد ہیچکس
ہر جا کہ بیند مردمے تعویذ[4] او این مختصر

رنجے کشیدم مدتے ہم دردہا چون درد زہ
تا من بزادم این چنیں بحر معانی نامور

نظرے چو بکنی اندرو بینی سلوک و پندہا
ہر جنس[5] در وے حکمتے فقہ و کلام و ہم خبر

---

[1] یارب دعا کا خلاصہ یہ ہے کہ اے اللہ اتنا رحمت فرما کہ اغنیاء سے بے پرواہ ہو جاؤں۔ ۱۲۔

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

[2] فقر و فاقہ افلاس۔ بکنجے در گوشہ نشیں باشم، ممنون احسان مند سفلگان کمینے لوگ۔

[3] بحق بطفیل تحفہ نصائح کی شہرت و مقبولیت مصنف علیہ الرحمۃ کی دعا کے قبول ہونے کی بیّن دلیل ہے۔

[4] تعویذ اے اللہ اس کتاب کو اتنا ہر دل عزیز بنا کہ جب کوئی اس کو دیکھے تو اسے اپنے لئے تعویذ بنالے۔ بکر معانی دوشیزہ معانی باندراو اندرایں تحفہ۔

[5] ہر جنس ہر قسم کی۔ یک شعر مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بطرز مثنوی کتابیں لکھنا آسان ہے اور میں نے تحفہ نصائح ایک قافیہ (کہ آخری حرف راء مہملہ ہے) میں لکھی ہے۔

فائدہ:۔ مثنوی وہ ہے جس میں قافیے مختلف ہوں۔ راستی صحیح یہ مصنف علیہ الرحمۃ کی کسر نفسی اور تواضع ہے ۱۲۔

تالیف بخند چون کسی یا خود نویسد داستان
جز مثنوی نایاب نحو تحفہ نوشتم یک شعر
اصحاب علم و معرفت ہر گہ کہ بینند سوے او
عیبم نگیرد بہر حق ہم راست بخند زود تر
خود عیب دارم جملگی جز عیب در من ہیچ نہ
صد عیب یابی ہر سخن ہرگز نیابی یک ہنر
کردم[1] ہوس چوں زاغہا رفتارِ کبکان تا کنم
از یاد شد رفتار من گشتم خجل ہم منکسر
گر یک سخن زین جملگی یابد قبولی نزد حق
نازم چنان اندر جہان گردم چو سحبان معتبر
دارم امیدے از خدا خواند اگر صاحبدلے
بخند ز دل ما را دعا یابم نجاتے در قبر
ابیات[2] گفتم جملگی ہفصد بران ہشتاد و شش
ابواب او شد چہل و پنج اندر حساب و ہم حصر
ہفصد نود پنج دگر ہجرت محمد مصطفےٰ[۱]
عاشر ربیع الآخرین وقتِ ضحیٰ روز قمر

[1] کردم یعنی خواہش ہوئی کہ میں بھی علماء جیسا کام کروں۔ از یاد یعنی فراموش شد۔ جملگی تمام کتاب سے۔ نازم یعنی فخر کروں گا۔ سحبان عرب کے ایک بہت بڑے فصیح بلیغ مرد کا نام ہے۔

[2] ابیات یعنی ۷۸۶ ابیات اور ۴۵ باب ہیں۔ ہجرت یعنی ۱۰ ربیع الثانی بروز سوموار بوقت دوپہر ۷۹۵ھ کو مصنف علیہ الرحمۃ نے تحفہ مکمل کیا ۱۲۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج مورخہ ۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۱ھ ۲۴ مئی ۱۹۸۱ء بروز اتوار دار العلوم جامعہ سراجیہ خانقاہ شریف میں حاشیہ تحفہ اختتام پذیر ہوا۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم اللھم اغفر لکاتبہ والوالدیہ والاستاذیہ والاحبابہ ولمن لہ حق علیہ وللمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات برحمتک یا ارحم الراحمین بحرمت سید المرسلین۔
آمین ثم آمین

فقیر محمد احمد سعیدی مہتمم
دار العلوم جامعہ سراجیہ خانقاہ شریف
(بہاولپور)